یا حیّ یا قیّوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکشوف منازلِ احسان

صوفی محمد برکت علی لدھیانوی

[illegible]

مکتبہ دار الاحسان [illegible] فیصل آباد

یا حی بسم الله الرحمن الرحيم یا قیوم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد

النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد

خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي

لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

مکشوفات

منازلِ احسان

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام لاتحاف الصحاف المقبول المصطفین

دارالاحسان فیصل آباد ۞ پنجاب پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ۔ یا حی یا قیوم ۔ اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد ما خلقت ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ ۔ یا حی یا قیوم

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِیْ وَحُبُّہٗ مِلَّتِیْ

وَطَاعَتُہٗ مَنْزِلِیْ!

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

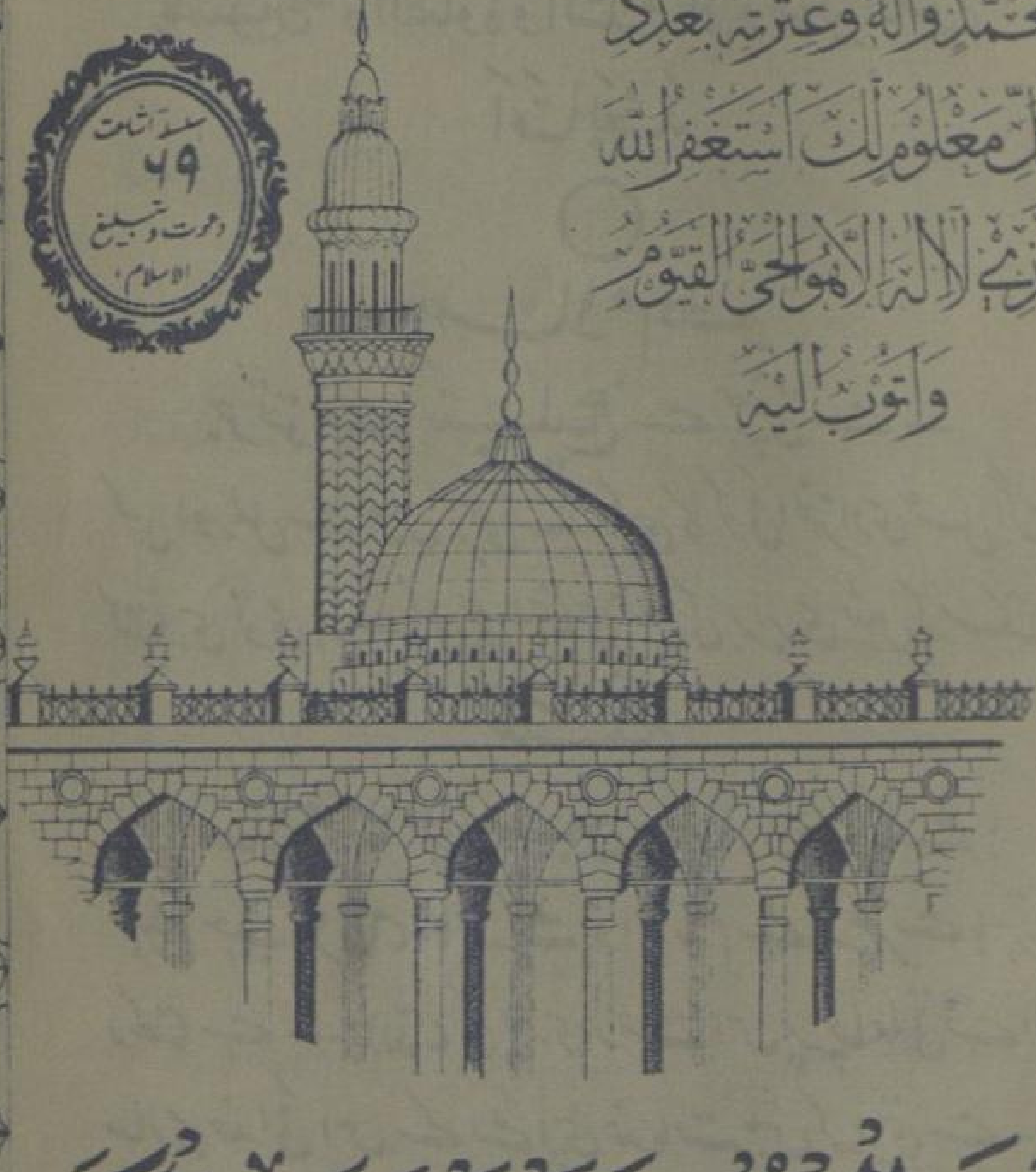
بسم اللہ الرحمن الرحیم　ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی　یا قیوم

دار الاحسان

اللھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

سلسلہ اشاعت
۷۹
دعوت و تبلیغ
الاسلام



تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

جلد اول

محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ۔ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۝

اَمَّا بَعْدُ

○

اسلام کو

جو تقویت تبلیغ سے پہنچتی ہے۔

کسی اور عمل سے نہیں پہنچتی ــــ کسی کا کوئی انفرادی عمل اگرچہ کتنا ہی قوی ہو ــ کسی بھی اجتماعی عمل کی برابری نہیں کر سکتا،

مُبلّغ

اسلام کا سچا معین ومعاون ہوتا ہے؛

مبلّغ جب اللہ کا برکت والا نام لے کر گھر سے باہر قدم رکھتا ہے ــ اللہ کی پوری رحمت اس پر چھا جاتی ہے، اور ساری خدائی اس کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیتی ہے۔

دین کے بہت سے معاون ہوتے ہیں،

کوئی دین پڑھاتا ہے ــ کوئی سکھاتا ہے ــــ

کوئی عملی نمونہ دے کر وضاحت سے سمجھاتا ہے۔

کوئی اُسے تر و تازگی بخشنے کے لئے اس پر اپنا خون بہاتا ہے
کوئی بدنی خدمت کرتا ہے ۔۔۔ کوئی مالی ۔۔۔

غرضیکہ

دین کے بے شمار معاونین ہوتے ہیں

اِن سب میں

جو درجہ دین کی تبلیغ کرنیوالوں کو حاصل ہے،

کسی دوسرے کو نہیں

ہر کوئی درجہ بدرجہ دین کا خادم و معاون ہے۔ مُبلّغ ان سب سے اعلیٰ و افضل ہے ۔۔۔ دین حاصل کر لینا اتنا مشکل نہیں ۔۔۔ جتنا کہ حاصل کئے ہوئے دین کو دوسروں تک پہنچانا مشکل ہے ۔۔۔ چل پھر کر ۔۔۔ گھر گھر دین کا پیغام پہنچانا کافی محنت کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ

بندوں کی صرف اس بات کو پسند کرتے ہیں ۔۔۔ جس پر کہ ۔ متکلم نے عملی نمونہ دیا ہو ۔۔۔ ہمارے ہاں

ایک خاندانی مقولہ

ہے ۔ کہ خالق ۔۔۔ مخلوق کی اس کلام کو ۔۔۔ اور صرف اس کلام کو ۔ جس پر کہ متکلم نے عملی نمونہ دیا ہوتا ہے ۔ نگارخانۂ دہر

ہیں اپنے نیک بندوں کی زبانوں پر زندہ و جاری رکھتے ہیں،

مُعلّم دین پڑھا کر فارغ ہو جاتا ہے

سخی سخاوت کر کے فارغ ہو جاتا ہے

متکلّم — بات کر کے فارغ ہو جاتا ہے

اِس طرح ہر معاون کے لئے ایک نہ ایک منزل ہے۔ جب وہ اس منزل پر پہنچ جاتا ہے — اس کا سفر ختم ہو جاتا ہے،

مُبلّغ کا سفر

کبھی ختم نہیں ہوتا — ہمیشہ جاری اور باقی رہتا ہے۔ زمانے کی گردش کا تبلیغ پر کوئی اثر نہیں ہوتا — بلکہ —

تبلیغ کا اثر گردش پر

چھا جاتا ہے — زمانے کی گردش تبلیغی راستے کو نہیں روک سکتی، اس کو کسی اور طرف نہیں موڑ سکتی — برعکس اس کے تبلیغ زمانے کی گردش کو روک سکتی ہے، جدھر چاہے موڑ سکتی ہے، دنیا میں

انقلابات

آتے رہتے ہیں — حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔ بستیاں بستی اور اجڑتی رہتی ہیں — **لیکن** — اللہ کے دین اسلام

کی دعوۃ و تبلیغ کا کام

ایک بار جاری ہو کر کبھی نہیں رکتا — سدا جاری رہتا ہے

حقیقت یہ ہے۔

کہ جب تک دین کی تبلیغ باقی رہے گی۔ دنیا قائم رہے گی۔ اور جب تک دنیا باقی رہے گی، دین کی تبلیغ جاری رہیگی ــ دنیا کا وجود اور تبلیغ لازم و ملزوم ہیں۔ جب تک دنیا میں ایک بھی اللہ کا نام لینے والا باقی رہے گا۔ قیامت نہیں آیگی اور اللہ کا نام تبلیغ کی بدولت جاری و ساری ہے۔ جب تک بندے بندوں کو اللہ کا پیغام سنانے رہیں گے، بندوں کو اللہ کے ذکر (یاد) کی دعوت دیتے رہیں گے۔ اللہ کا ذکر باقی رہیگا،

مُبلّغ

کبھی ناکام نہیں ہوتا ــ مبلغ کا کام اللہ کا پیغام سنانا اور پہنچانا ہے ــ اللہ نے صرف ایک بات فرض کی ہے ــ کہ میرے اس حکم کو میرے بندوں تک پہنچادو۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ میرے بندوں کو میرے اس حکم پر چلنے کے لئے مجبور بھی کردو ــ بندہ بندے کو پیغام پہنچا سکتا ہے، اس پیغام کے مطابق عمل کرنے کی جزا اور سزا کی ترغیب و ترہیب دے سکتا ہے، اس سے زیادہ اس کے ذمے اور کوئی شئے نہیں ــ جیسے ہم جانتے ہیں ــ

حضرت نوح علیہ السلام

ساڑھے نوسو برس اپنی امت کو توحید کا سبق سناتے رہے ــــ اور اللہ کی طرف بلاتے رہے ــ اور اس کے عذاب سے ڈراتے رہے ــــ کسی نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہ کیا ــ یہاں تک کہ ان کے اپنے لڑکے نے بھی نہ مانا ــــ انہیں مارا پیٹا بھی گیا ــ قوم جو بھی سختی کر سکتی تھی، ان پر کی گئی ــ لیکن انکے استقلال میں بال برابر فرق نہ آیا ـ ساری عمر چٹان کی طرح اپنے کام ــ دین کی دعوت و تبلیغ پر ڈٹے رہے

انبیاء علیہم السلام

کے ساتھ جتنے بھی واقعات ہوئے، ہماری عبرت کے لئے ہوئے، ــ حضرت نوح علیہ السلام کا یہ واقعہ بھی اسی لئے ہُوا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتیوں نے رسالت کے فرائض سرانجام دینے ہیں ــ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نوسو برس کی تبلیغی جدوجہد کا نمونہ پیش کر کے ہمیں درس دیا گیا، کہ حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی سے

استقلال و توکّل

کا سبق حاصل کریں ـ اور یہ کہ ــ آپؑ کو آپؑ کی قوم نے مسلسل ساڑھے نوسو برس ستایا ـ آپؑ کی کسی بھی بات کو

نہ مانا ___ آپ کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ___ لیکن نے باوجود ان سب کے آپ کے عزم آہنی پر کوئی بھی چیز اثر انداز نہ ہو سکی۔

اِسی طرح

اللہ ہمیں بھی ایسی استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

○

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث ___ کہ

" اللہ اور اس کے فرشتے آسمان والے اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں بھی اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں اس پر درود بھیجتی ہیں، جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے"

حضرت ابو امامہ باہلیؓ کہتے ہیں ___

" میں نے حضرت عمارہؓ کی زبانی فضیلؒ بن عیاض کو کہتے سنا، کہ عالمِ باعمل کو ___ جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے، آسمان کی ملکوت میں کبیر یعنی بڑا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔" ایک اہم مقام رکھتی ہیں،

چیونٹی اللہ تعالےٰ کی اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات میں سے ایک ننھی سی مخلوق ہے ___ جس آدمی کے لئے چیونٹی ___ جسے کہ دنیا میں کوئی خاص مقام حاصل نہیں ___ درود (رحمت) بھیجتی ہے اور مخلوقات کیوں نہ بھیجتی ہوں گی؟ ___ ارض وسما میں بسنے والی اللہ کی ہر مخلوق اللہ کے اس بندے پر ___ جو کہ اللہ کے

بندوں کو اللہ کا حکم سنانے گھر سے نکلتا ہے، درود بھیجتی ہے، اس کے لئے رحمت کی دعائیں مانگا کرتی ہے۔ اللہ اس کا ذکر فرشتوں میں کرتا ہے۔ کہ دیکھا! میرا بندہ۔ جس کے پیدا کرنے پر بھی تمہیں اعتراض تھا۔ اپنے گھر کو خیرباد کہہ کر میرے لئے نکل کھڑا ہوا۔ میرے دین کی حمایت کے سوا میری دنیا کی اور کوئی شئے اس کی نظروں میں اب کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اس نے مجھ کو دیکھا تک نہیں۔ صرف میرا حکم سنا ہے، اور سنتے ہی اپنے گھر سے نکل پڑا ہے۔

جب تک

بندہ اللہ کی راہ میں چلتا رہتا ہے۔ اس پر اللہ کی رحمت پوری طرح سایہ کئے رہتی ہے، فرشتے اس پر رشک کرتے ہیں۔ اس پر درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ اس کیلئے استقامت کی دعائیں کرتے ہیں، جب وہ حق کی حمایت میں باطل سے ٹکراتا ہے، فرشتے عش عش کر اٹھتے ہیں، اس کی صداقت پہ آفرین کہتے ہیں۔ اس کی جدوجہد کی داد دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس کی راہ میں اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ اس سے مصافحہ کرتے ہیں، معانقہ کرتے ہیں، اس کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ کسی مشکل مقام پہ لڑکھڑانے لگتا ہے، تو اللہ کے حکم سے فوراً

تھام لیتے ہیں ۔ کبھی گرنے نہیں دیتے ــــ اور اُسے خبر تک نہیں ہوتی ــــ اللہ تعالٰے اس کے دل پہ ایسے ایسے رموز و نکات منکشف فرماتے ہیں ۔ جنہیں وہ اور کسی بھی طرح حاصل نہیں کر سکتا ۔

اللہ

اپنی راہ میں نکلنے والوں کی ہر وقت ہر حال میں پوری پوری رہنمائی فرماتے رہتے ہیں ۔ انت الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھو ــــ اللہ کی ہر مخلوق کی یہ تمنا ہوتی ہے ــــ کہ اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے کسی کام آسکے ــــ زہے قسمت ــــ ان کی کوئی خدمت قبول کر لی جائے

سورج تمنا کرتا ہے ،

کہ ان پہ اس کی آتش نہ برسے ــــ اس کی تپش سے وہ محفوظ و مامون رہیں ۔ ریگستان کے ذرے چاہتے ہیں ، کہ ان کے تشریف لانے سے پہلے پہلے سرد ہو جائیں ہوائیں کوشش کرتی ہیں ۔ کہ ان کی مخالف سمت میں نہ چلیں ۔ جس راہ سے اللہ کے دین کی یہ حامی جماعت (دوسروں تک دین پہنچانے والی) گذرتی ہے اس راہ سے جنات و خبائث اٹھا دیئے جاتے ہیں ۔

جنگل کے خونخوار درندے راستہ چھوڑ کر غاروں میں جا چھپتے ہیں۔ زہریلے اور موذی خزندے اپنے اپنے بلوں میں جاگزین ہو جاتے ہیں — ان کے دلوں پر اللہ کی ہیبت طاری کر دی جاتی ہے، اور وہ کسی بھی راہ میں کھڑے ہونے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس جماعت کی خاطر چشمے ابلنے لگتے ہیں — پرندے اپنی سریلی بولیاں بول کر ان کا دل بہلاتے ہیں — سبزہ پورے جوبن سے نکھر کر ان کا استقبال کرتا ہے — بعض دفعہ زمین کی پہنائیاں سمیٹ دی جاتی ہیں۔ (طنابیں کھینچ دی جاتی ہیں۔) اور جہاں انہوں نے جانا ہوتا ہے، آن کی آن میں جا پہنچتے ہیں۔ جن لوگوں کی طرف وہ جا رہے ہوتے ہیں۔ ان کے دل نرم کر دیئے جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ان کی محبّت ڈال دی جاتی ہے، اگرچہ وہ کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں

بندہ

جب اللہ کی راہ میں نکلتا ہے — تو جتنی دیر گھر سے باہر رہتا ہے۔ اللہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں — اللہ پاک علیم و خبیر ہیں، خوب جانتے ہیں۔ کہ میرے اس بندے نے اپنا گھر بار میرے لئے چھوڑا — میرا حکم مان کر یہ اپنے گھر سے

نکلا — میرے لئے اس نے دور دراز کے سفر اختیار کئے، میری رضا حاصل کرنے کے لئے انواع واقسام کی صعوبتیں برداشت کیں — بھوک پیاس سہی — لوگوں کی نرم گرم — اچھی بُری ہر طرح کی باتیں سن کر صبر کیا — اور سب کچھ اس نے میری خاطر کیا، ورنہ اُسے کیا ضرورت پڑی تھی، کہ وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر در بدر خاک چھانتا پھرتا — راتوں کو درختوں تلے بسیرا کرتا

بے شک اُس وقت

وہ بندہ اللہ کے قریب ترین ہوتا ہے،

اگر

کوئی بات دل سے کہہ دے — اسی وقت اللہ اسے قبول فرمائے — جس طرح بندے — اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہر قسم کی تکالیف میں راحت محسوس کیا کرتے ہیں،

اُسی طرح

اللہ کو بھی اپنے بندوں کی دلجوئی محبوب ہوتی ہے — اللہ کی غیرت یہ گوارا نہیں کرتی — کہ اس کا بندہ اس کے دَر سے کبھی خالی لوٹے — اور پھر ایسے وقت — جبکہ وہ اس کی راہ میں اسی کے کام کے لئے چل رہا ہو —

اللہ کی قبولیّت

مبلّغ کی دعا کا استقبال کیا کرتی ہے،

تو میرے محترم ! —— آپ تبلیغ کے دوران یہ دعائیں اس طرح کیا کریں —

یا اللہ ! تیری پوری دنیا میں بسنے والے سارے مسلمان آپس میں متحد ہوں ! — یا حیُّ یا قیوم ! آمین !

یا اللہ ! تو مسلمانوں کے دلوں میں اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کردے - یا حیُّ یا قیوم - آمین !

یا اللہ ! ہمارے دلوں میں ہر شے ہے - تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ، ہمارے دل تیرے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں - تیرے لطف وکرم سے ہمارے یہ دل پھر سے تیرے حبیبِ اقدس سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور ومخمور ہوجائیں - یا حیّ یا قیوم - آمین !

یا اَللہ

ہم نے کب یہاں روز روز آکر تیرے در پر دستک دینی ہے — ہم تیری اس دنیا میں گھڑی پل کے مہمان ہیں — ایک بار جاکر پھر واپس نہیں آنا ؎

فقیروں کا جمگھٹ گھڑی دو گھڑی
شرابیں تری بادہ خانے ترے

تیری یہ دنیا اسی طرح بستی رہے گی — اور یہ میخانہ اسی

طرح لٹتا رہے گا۔ ہر کوئی ہوگا — ہم نہیں ہونگے، ہماری اس دعا کو ضرور ہی قبول فرمالے — آمین!

یا اللہ

تیرے لطف و کرم سے ہمارا تیری اس دنیا میں جینا تیرے لئے ہو، اور تیرے ہی لئے یہ جان اس تن سے نکلے۔

یاحیُّ یاقیوم!

اور ہم جیسے بھی ہیں — تیرے ہیں — تو اپنی رحیمی کریمی کے صدقے ہمیں اپنے دین کی دعوت و تبلیغ کیلئے قبول فرمالے

آمین!

ہم سب

ایک بے جان بت کی مانند ہیں — جس میں روح نہیں — تو اِس میں رُوح پھونک، جس سے یہ رواں دواں ہو، اور حرکت میں ہو — بے شک حرکت میں برکت ہے۔

یاحیُّ یاقیوم۔ آمین!

○

مومن

جب تبلیغ کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے — تو اللہ رب العالمین اس کی تصدیق فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میرے بندوں میں سے اس بندے نے میرے اس حکم کی

تعمیل کی ـــ

کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

یعنی ـــ تم سب امتوں میں سے چنی ہوئی امت (کے ایک فرد) ہو ـــ پھر فرمایا ـــ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

یعنی ـــ میں نے تمہیں اپنے سب بندوں میں سے اس لئے چنا ہے، کہ تم میرا پیغام لے کر میرے بندوں کی طرف نکلو (نہ کہ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے خاموش تماشائی بنے رہو) ـــ اور وہ پیغام یہ ہے

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط

یعنی

جن نیک کاموں کے کرنے کا میں نے حکم دیا ہے، (انہیں خود کرو ـــ اور) لوگوں کو کرنے کا حکم دو ـــ

اسی طرح

جن بری باتوں سے میں نے منع فرمایا ہے، ان سے خود باز رہو ـــ اور لوگوں کو باز رہنے کا حکم دو ـــ اور

اللّٰہ

کی ذاتِ باری پر ایمان لاؤ (کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ کل کائنات کا خالق و مالک و معبود ہے)

بے شک

اس کا اپنے گھر سے نکلنا میرے لئے ہے —

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں — میرے اس امتی نے میرے اس حکم —

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً

"پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک ہی آیت"

کی پوری قدر کی — اور اس کا اس راہ میں چلنا گویا میرے لئے ہے،

آپ غور فرمائیں

کہ کسی کا اللہ کے لئے اور اللہ کے رسول ﷺ کے سفر اختیار کرنا گھر بیٹھے اللہ اللہ کرنے سے کس قدر افضل ہے

جب تک

وہ سفر ختم کر کے واپس گھر نہیں لوٹتے، اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین کی راہ میں سفر کرنے والوں کے لئے فرماتے رہتے ہیں — کہ — میرے ان بندوں

کے سوا میرے کسی بندے کے دل میں میرے اس حکم کی
کوئی قدر و پرواہ نہیں — میری دنیا میں صرف ایک
یہ میرا بندہ ہے، جس نے میرے اس حکم کو مانا۔ میرا یہ
بندہ میری دنیا میں بسنے والے تمام بندوں میں سے
ایک بندہ ہے، جس کے دل میں میرا ڈر ہے، — اور
جستجوئے رضا بھی — اس کے پاؤں میری راہ میں
چل رہے ہیں۔ اس کے دل و دماغ میں صرف ایک ہی لگن
ہے، کہ یہ کونسا طریقہ اختیار کرے، جس سے کہ میرے
بندے میری طرف رجوع کریں۔ اہلِ دنیا اپنے
اپنے مشاغل میں مشغول ہیں — اور اس حد تک مصروف
ہیں۔ کہ میرے ذکر و طاعت کا خیال تک نہیں آتا۔

اُس وقت

اس بندے پہ اللہ پوری طرح متوجہ ہوتا ہے، اس کا ظاہری
حال اگرچہ کیسا ہو — حقیقتاً وہ اللہ کو ساری دنیا میں سے محبوب
ہوتا ہے۔

اللہ کے ایک بندے نے ایک دن اللہ سے عرض کی —
کہ تیری محبت کا دم بھرنے والے اور تیری راہ میں چلنے والے
عجیب و غریب قسم کے احوال میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کا ظاہری
حال مستحسن معلوم نہیں ہوتا — !

مذاقِ آگہی

اس لئے ۔ اور صرف اس لئے ۔۔ کہ ہر کمینہ میری محبّت کا دعوے دار نہ بن بیٹھے ۔۔۔ میری محبّت کے جلال کی تاب میرے مقربین کے سوا اور کون لا سکتا ہے، کیا کسی غلام کو یہ جرأت ہو سکتی ہے، کہ کسی بادشاہ کی شہزادی کی محبت کا دم بھرے، بادشاہ کی غیرت یہ کبھی گوارا نہیں کرتی، کہ اس کی شہزادی کی محبت کی بازی اس کا غلام جیت لے، اور میری محبت کا مقام اس سے کہیں نازک ہے ۔

اللہ

کے بعض بندوں کا ظاہری حال قابل دید نہیں ہوتا ۔ لیکن جو لذت و راحت انہیں اس حال میں ہوتی ہے، کہ اگر اس کا کسی بادشاہ کو پتہ چل جائے، تو سلطنت سے دستبردار ہو کر کسی ایسے جنگل کو نکل جائے، جہاں اسے کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ اور اس لذت و سرور میں محو و منہمک ہو کر ساری دنیا کو بھول جائے ۔

ہماری یہ بناوٹی زینت

ہمارے کندھوں پہ ایک ایسا بوجھ ہے، جسے نہ ہم اٹھا سکتے ہیں، نہ پھینک سکتے ہیں، یہ تہذیبِ مغرب سے جاری ہوئی، وہیں اس کا خاتمہ ہوگا۔ انشاء اللہ ! ۔۔۔ مغربی قومیں جن کے ہاں سے یہ بناوٹی تہذیب چلی، اپنی اس تہذیب سے متنفر و بیزار ہیں، اور ہر قیمت

پہ اسے ترک کرنے کو تیار ہیں — لیکن کر نہیں سکتیں۔

انسان کو

اللہ نے اپنی فطرت پہ پیدا کیا — یہی اس کی قدرتی تہذیب ہے، دیکھ لینا۔ اگر اللہ نے چاہا۔ ساری دنیا اس تہذیب کو اپنائے گی

اِس بھری دنیا میں کسی کو کسی بھی حال میں اطمینان حاصل نہیں، کیوں؟ — اس لئے کہ خالق ہی اپنی مخلوق کی سرشت جان سکتا ہے، خالق نے فرمایا — میرے ذکر میں میری مخلوق کا قرار ہے اور پھر کیسے تشفی آمیز انداز میں فرمایا —

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

یعنی خوب سن لو — کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پکڑتے ہیں (کہ اللہ کے ذکر کے بغیر دل کسی اور نعمت کو پا کر کبھی قرار نہیں پکڑ سکتا)

ذرا غور فرمائیں

کہ برِصغیر پاک و ہند میں مختلف سلسلوں کے مشائخ کرام دور دراز ممالک اور علاقوں سے کیوں تشریف لائے، آخر وہ کونسی کشش تھی — جو انہیں کشاں کشاں یہاں لے آئی۔ ان تشریف لانے والے حضرات میں سرفہرست یہ اولیائے کرام ہیں

حضرت سیّدنا علی الہجویری فیض عالم داتا گنج بخشؒ صاحب لاہوری

حضرت امام علی الحقؒ صاحب سیالکوٹی

حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز سیّدنا علی حسنؒ سنجری ثم اجمیری ولی الہند

حضرت سیّدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اوشی چشتی دہلوی

حضرت سیّدنا باوا صاحب خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکرؒ پاکپتن

حضرت سیّدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ صاحب کلیری

حضرت سیّدنا نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ۔ دہلی

حضرت سیدنا مخدوم جہانیاںؒ جہاں گشت

حضرت سیّد محمود مکیؒ صاحب۔ بھکر

حضرت پیر مکیؒ صاحب لاہور

حضرت پیر دستگیر بالا پیر میاں میرؒ صاحب لاہور

حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب لاہور

حضرت شاہ غوث بہاؤ الحق ذکریاؒ صاحب ملتان

حضرت سید صدر الدینؒ صاحب اوچ شریف

حضرت سیدنا بدر الدین احمد

مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سرھند

حضرت سیف الدین سید قطب علوی بخاریؒ ھلواروی

حضرت سید داتا ملک جمالؒ تمکین الوریٰ ھلواروی

حضرت رفیع احمد مجذوب قلندرؒ ہلواروی

حضرت شاہ محمد شعیبؒ صاحب ـ تور ڈھیری

حضرت شاہ عبد الغفور صاحبؒ سوات

حضرت شاہ عبد الرحیم صاحبؒ سرساوی

حضرت شاہ قادری

عبد الکریم صاحبؒ نصیر پوری

اللہ کے اِن مقبول بندوں نے

آتے ہی دین کی تبلیغ شروع نہیں کی — سب سے پہلے لوگوں کو اپنی شخصیت سے متعارف کرایا — کہ وہ اس علاقے میں اللہ کے دینِ اسلام کو پھیلانے آئے ہیں — کسی اور غرض و غایت کے لئے نہیں آئے — وہ اللہ اور اللہ کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے کر آئے ہیں، اور

عملی نمونہ

دے کر سمجھانے آئے ہیں — اس کے سوا کوئی اور کام کرنے نہیں آئے — نہ ہی انہیں کسی اور کام سے دلچسپی ہے — جب تک اللہ انہیں اپنے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے اس علاقے میں — جس میں کہ انہیں بھیجا گیا ہے، رکھے گا — ان کا لوگوں سے ملنا لوگوں سے محبت کرنا — لوگوں سے ناراض ہونا اللہ ہی کی خاطر ہو گا — یعنی

ان کا لوگوں سے ملنا — اللہ کے لئے ملنا ہو گا — ان کا کسی کو دوست رکھنا اللہ ہی کے لئے ہو گا — اسی طرح ان کا کسی سے رنج ہونا بھی اللہ ہی کے لئے ہو گا۔

پھر انہوں نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات تہہ نشین کرائی — کہ جس دنیا کے پیچھے دنیا ماری ماری پھرتی ہے — ان کی

نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہیں ـ پھر انہوں نے لوگوں کے دلوں میں یہ یقین پیدا کرایا، کہ جو وہ کہتے ہیں کرتے بھی ہیں۔ اور وہ وہی کہتے ہیں، جو کرتے ہیں، انہوں نے ہر نیک بات کا عملی نمونہ دے کر لوگوں کو بتلایا ـ کہ وہ دنیا میں نیکی کرنے اور ـ نیکی کرنے کا حکم سنانے آئے ہیں، اسی طرح انہوں نے برائی سے باز رہ کر یہ درس دیا ـ کہ اللہ نے انہیں برائی سے باز رہنے کا معلم بنا کر اپنی دنیا میں برائی کو روکنے کے لئے بھیجا ہے۔

ایک مُدّت

اس طرح دین کی خاموش تبلیغ میں مصروف رہنے کے بعد جب وہ تبلیغ کے میدان میں اترے، پورے کامیاب ہوئے۔ ماشاء اللہ!

اللہ نے اُنہیں

قناعت

کا خزانہ بخشا ہوا تھا ـ ان کی نظروں میں دنیا کی ہر شئے ہیچ و بے کار تھی ـ ان کا جینا اللہ کے لئے تھا۔ اللہ کے سوا کوئی اور مقصد نہ تھا ـ

جس طرح وہ ہمہ تن دھن و من ـ دین کی خدمت میں ـ

محو و منہمک تھے — دین نے بھی ان پہ اپنی رحمت کے سارے خزانے کھولے ہوئے تھے — وہ اللہ کے سوا کسی اور کے محتاج نہ تھے — جب انہوں نے اپنی زندگی کی ہر شے دین کے لئے وقف کر دی — دین نے بھی پھر ان سے کوئی شے چھپا کر نہ رکھی — یہاں تک کہ —

خزانوں کی کنجیاں بخش دیں

دنیا سے انہیں کوئی رغبت ہی نہ تھی — آخرت کمانے آئے تھے — آخرت کما گئے —

جب اپنے تئیں کسی رنگریز کے حوالے کرتے، تو ساتھ ہی اپنی مرضی کو اس کے حوالے کر دیتے — کسی خاص رنگ کی کبھی فرمائش نہ کرتے، جس بھی رنگ میں وہ رنگتا رنگے جاتے — یہی وجہ تھی — کہ جو رنگ ایک بار چڑھ جاتا کبھی نہ اترتا — اور —

جسے چاہتے — اپنے رنگ میں رنگ لیتے —!

جہاں بھی جاتے — اللہ کے لئے جاتے — اللہ کے سوا کوئی اور غرض و غایت نہ ہوتی —!

ایران

کے سپہ سالار رستم — بار بار حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے پوچھتے رہے — کہ وہ کیوں

اُن کے ملک میں آئے ہیں ؟ ان کے وہاں آنے کا کیا مطلب ہے ؟ — ان سب کا

ایک ھی جواب

تھا۔ کہ وہ اپنی مرضی سے کبھی بھی کہیں نہیں جاتے — جہاں جاتے ہیں — اللہ کے بھیجے ہوئے جاتے ہیں۔ اللہ نے انہیں حکم دیا ہے —

کہ میرے بندوں کو ظلمت سے نکال کر ھدایت کی طرف لاؤ،

پس ھم

اللہ کا یہ پیغام لے کر تیرے اس ایران میں آئے ہیں اس کے سوا ہمارا یہاں آنے کا کوئی مطلب نہیں، نہ ہمیں تیرے ملک کی ضرورت ہے، نہ مال کی — ہم تو تجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جانا چاھتے ھیں۔ جس اللہ نے ھم سب کو پیدا کیا ھے، اُس کی طرف رجوع کر نیکی دعوت دینا چاھتے ھیں۔ اور — دین کی یہ دعوت ھم نے دے کر رھنا ھے۔ کبھی نھیں رُکنا۔ اور نہ ھی کوئی طاقت ھمیں اس سے روک سکتی ھے،

گذرے ہوئے دور کے۔

صوفیائے عظام

کی تبلیغ کے رنگ و ڈھنگ میں ایک عجیب کیف پایا جاتا تھا۔ حضرت سیدنا

داتا گنج بخش فیضِ عالم رحمۃ اللہ علیہ

سے لے کر۔ آج سے چند سو سال پہلے تک اسلام کی

دعوت وتبلیغ

کے علمبردار **صوفیائے عظام** ہی رہے۔ جب انہیں تبلیغ کے لئے تیار کیا جاتا۔ برسوں تربیت کی جاتی

مجاھدہ کی بھٹی

میں ڈال کر کندن بنا دیا جاتا۔ ان کے من سے بدی کو ہمیشہ کے لئے نکال کر **مکارم اخلاق** سے آراستہ کر دیا جاتا۔ **یعنی** — جس طرح سنار کسی گلوبند پہ نقش ونگار بنانے میں ایک مدت گذار دیتا ہے، اور اس کی محنت کی قیمت سونے کی اصل قیمت سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے

اِسی طرح

جب وہ انسان گر انہیں انسان بنانے کیلئے زہد وریاضت کی بھٹی میں ڈالتا۔ تو کافی محنت اور عقلمندی سے اپنے پیشِ نظر

رکھتا۔ دنیا کی تمام برائیوں کو ایک ایک کر کے اُسے دکھلاتا پھر اس سے ایسی نفرت دلاتا، کہ وہ خود بخود اس سے باز آجاتا ہمیشہ کے لئے اُسے ترک کر دیتا۔ جب تمام برائیوں کو دل سے دور کر دیتا۔ پھر ایک ایک نیکی کی تعلیم دیتا۔ سب سے پہلے اُسے شوق کا مژدۂ جانفزا سناتا۔ پھر جب وہ تمام مراحل طے کر لیتا۔ تو اسے اپنے سامنے بٹھا کر۔ اُس کی۔

رُوح میں رُوح ——
دَم میں دَم ——
ہوش میں ہوش ——
دِل میں دِل —— اور
جان میں جان —— ملا کر اپنی طرف سے
کامل کر دیتا

یعنی

اُسے اپنے کمال سے مکمل کر کے فارغ کر دیتا
پھر اُسے کسی بھی میدان میں گرنے کا کوئی خطرہ نہ رہتا۔

لیجئے

اللہ کے بندے نے اللہ کے بندے کو اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کیلئے تیار کر دیا۔ اور وہ بندہ ایک مُلک کے

لئے ما شاء اللہ کافی ہوا۔

چونکہ وہ اللہ کے لئے اللہ کی راہ میں نکلتے — انہیں ماسوائے کوئی دلچسپی نہ ہوتی — نہ انہوں نے کبھی کوئی انجمن بنائی، نہ کبھی مجلس بلائی — نہ کسی کو سیکرٹری بنایا نہ خزانچی — نہ کبھی کسی کو کوئی دعوت نامہ بھیجا — نہ خود کہیں کسی کے گئے — نہ کسی کی دعوت کھائی — نہ جائیداد بنائی، نہ محل بنائے — جہاں جا کر بیٹھ گئے، ساری عمر وہاں گذار دی — اپنے رہنے کے لئے کبھی کوئی گھر نہ بنایا — نہ ہی اپنے ذاتی استعمال کے لئے کوئی ساز و سامان رکھا — نہ کسی سے کوئی دوستی رکھی، نہ دشمنی ساری عمر مسافروں کی طرح رہ کر چل دیئے۔ اپنا سارا وقت اور اپنی ساری فراغت اللہ ہی کے دین اسلام کو فروغ دینے میں صرف کی — نہ کبھی کسی سے لڑے، نہ جھگڑے — نہ بحث کی، کسی فرقے میں کوئی حصہ نہ لیا۔ نہ کسی کو برا کہا — نہ کسی کی توہین کی، — نہ کوئی خاص لباس پہنا — نہ کوئی عمدہ کھانا کھایا — جیسا بھی ملا، پہنا — اور جیسا بھی ملا۔ کھایا۔ اگر کسی نے برا بھلا کہا۔ صبر کیا، خاموش رہے — نہ مفتی بنے — نہ محدث — نہ غوث بنے — نہ قطب — نہ قلندر — اپنے نام کے آگے اپنے تئیں کسی لقب سے ملقب نہ کیا — اپنی طرف سے گمنام زندگی

گذارنے کی پوری کوشش کی — نہ اُن میں ریا تھی،
نہ شہرت پسندی — دنیا میں جو بھی کرتے تھے۔ (اللہ
کے لئے کرتے تھے — ایک مدت اس حال میں رہنے کے
بعد جو بھی کوئی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا — مسلمان
بن جاتا — مومن بن جاتا — دیندار بن جاتا — نیکوکار
بن جاتا — برائی چھوڑ جاتا — نیکی لے جاتا — اور

یہ سلسلہ

شب و روز لگاتار جاری رہتا

ایک دسترخوان

پہ بیٹھ کر سب مل کر کھاتے — اور تھوڑے سے کھانے
میں اتنی برکت ہوتی — کہ کبھی ختم نہ ہوتا۔ ملاقات کے لئے
کوئی علیحدہ کمرہ نہ بناتے، نہ کہیں فرش بچھاتے، نہ قالین،
نہ کوئی سواری رکھتے — جس ایک آدمی پہ دم بھر کے
لئے توجہ فرماتے — دینِ اسلام کی صحیح نمائندگی کے
لئے تیار کر دیتے۔ جو پیغام لے کر جاتا — پوری
طرح لوگوں تک پہنچاتا —

اِس طرح

ملک بھر میں تبلیغ کا جال بچھ جاتا

نہ طمع کرتے ۔ نہ جمع کرتے ۔ جو روزی اللہ دیتا ۔ جب تک تقسیم نہ کر دیتے ۔ کبھی نہ بیٹھتے ، اور صبح کے لئے کوئی بھی شئے جمع نہ رکھتے ، ہر روز اس حال میں شام کرتے ۔ کہ کل کے لئے نہ کوئی ذخیرہ ہوتا نہ فکر ۔ اور

نہ ہی جی اٹھنے کی اُمید !

ان کا گھر سے نکلنا ہمیشہ کے لئے نکلنا ہوتا تھا ۔ اور حقیقت میں ان کا اللہ کی راہ میں ہی اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی صحیح تفسیر ہے ، جب وہ تبلیغ دین کا تہیہ کر کے اپنے گھروں سے نکلتے ، تو واپس لوٹنے کی امیدیں توڑ کر نکلتے ، جہاں وہ اپنا مرکز بنا کر دین کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہوتے ۔ گویا وہ مرکز ۔ سفر ہی تصور کیا جاتا ۔

حضرت نصیر الدّین صاحب موج دریا ھلواردی رح

استنبول میں پیدا ہوئے ، جب اللہ کی راہ میں نکلے ، تو آپ کی والدہ ماں متا بھری نگاہوں سے پوچھنے لگی ۔ "کہ کب واپس لوٹ کر آؤ گے" ؟ ۔ آپ نے فرمایا ۔ "اگر مجھے وہیں رہنے کا حکم مل گیا ، تو میں کیا کر سکوں گا ؟"

چنانچہ

آپ پیدل چلتے ہوئے آئے، اور ہلواڑے کو اپنا

تبلیغی مرکز

بنایا۔ وہیں عمر گذار کر واصل الی الحق ہوئے۔ مرنے کے بعد ان کی قبریں زندہ رہیں۔ اور اسلام کی جو خدمات وہ زندگی میں کیا کرتے تھے، مرنے کے بعد بھی اسی آب و تاب سے ہمیشہ جاری رہیں!

چونکہ وہ دنیا میں اللہ کے لئے جئے۔ اللہ نے بھی انہیں ہمیشہ زندہ رکھا۔ ماشاءاللہ!

یہ لوگ

آیہ اُخرِجَت لِلنَّاس کی صحیح تفسیر ہیں، جو اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کیلئے اللہ کی راہ میں گھر سے نکلے۔ اور پھر اللہ ہی کی راہ میں اللہ ہی کے لئے مرے۔ اللہ سبحانہٗ ان کی آخری آرام گاہوں پر اپنی رحمت کے پھول برسائے۔ آمین!

ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہمارا حال ان سے قطعی مختلف ہے۔ ہم پوری طرح دنیاوی کاموں میں مصروف و مشغول ہیں۔ دین کے کاموں کے لئے حقیقتاً ہمارے پاس کوئی وقت ہی نہیں

ہمارا

آپ سے صرف یہ مطلب ہے۔ کہ

آپ اپنی فراغت کا وہ وقت جو آپ فضول کاموں میں
صرف کرتے ہو، دین کی تبلیغ میں صرف کیا کریں!"

زیادہ نہیں

تو ہفتے میں ایک دن ـ عصر و مغرب کے درمیان ضرور
دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کے لئے وقف کر دیں، اور
یہ آپ کے لئے دنیا و آخرت میں بے شک
خیر و برکت کا موجب ہو گا

یہ کام

اللہ کا کام ہے، اس میں ہم کیوں جھجکیں؟ ــــ کوئی بناوٹی
بات نہ بنائیں، قدرتی لہجہ میں مادری زبان میں جو نیک باتیں
آپ کو آتی ہوں، ان کی تلقین کریں. باتیں عام سادہ اور
مختصر ہوں، ــــ اللہ آپ کے دل میں اپنے دین کی
تبلیغ کا شوق عنایت فرمائے ــ آمین!
اور ــــ آپ اس دُھن میں محو ہو کر راحت حاصل کریں،

اللہ ہمیں

ہماری بکھری ہوئی داستان کے اوراق سے استفادہ نصیب فرمائے!

ہمارے بزرگوار

حضرت شاہ عنایت صاحبؒ کے ایک مرید

نے اپنے تئیں اللہ کے لئے سرکار کی خدمت میں پیش کردیا
کتنی بڑی قربانی ہے! — چند ماہ حاضری کے بعد اُسے
ریاضت کے لئے گڑھوال کی پہاڑی پہ اللہ کے
توکّل پر رہنے کے لئے بھیج دیا گیا — یہاں وہ ذکر واذکار
میں مصروف رہا — ایک سال بعد حضرت شاہ صاحبؒ
کے دل میں خیال آیا۔ کہ جاکر دیکھیں تو سہی — کہ وہ کس
حال میں ہے؟ — جب آپ وہاں پہنچے، انہیں نہایت
کامیاب پایا — تھوڑی دیر بعد اُس مرد نے ایک ٹیلے پر
کھڑے ہوکر بہ آواز بلند پکارا "اے پہاڑ کی ہرنیو!
حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے
پہاڑ کی اس وادی کو سرفراز فرمایا ہے — ان کی مہمان
نوازی کے لئے جلدی حاضر ہو جاؤ!" — یہ سنتے ہی
ہرنیوں کی ایک ڈار آپہنچی — جتنا دودھ درکار تھا،
ہرنیوں کے تھنوں سے دوہ کر حضرت شاہ صاحبؒ کی
خدمت میں پیش کیا — ہرنیاں خرام ناز سے اٹکھیلیاں
کرتی ہوئی واپس چلی گئیں

تھوڑی دیر بعد آپ نے پھر ایک ٹیلے پر کھڑے ہوکر آواز
دی — "اے جنگل کے ہاتھیو! مبارک ہو — ہمارے
حضرت صاحب اس جنگل میں تشریف فرما ہیں، انہیں پہاڑ

کی سیر کرائی ہے — فوراً حاضری دو!

تھوڑی دیر میں بہت سے ہاتھی وہاں آپہنچے — مرید نے سرکار کی خدمت میں عرض کیا — ان کی پیٹھ پر سوار ہو جائیں۔ اور وادی کی سیر فرمائیں۔ سرکار کے غلام ہیں، نہایت ادب و احتیاط سے جگہہ جگہہ لئے پھریں گے،۔ اور کبھی نہ گرائیں گے! — حضرت شاہ صاحبؒ نے شاید اس سے پہلے کبھی ہاتھی نہ دیکھا تھا — سوار نہ ہوئے۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے

اپنے مرید کو اس طرح کی ریاضت میں ڈال کر دین کی تبلیغ کی تربیت دی — اس کا یہ مطلب نہیں — کہ ہر کسی کو اس قسم کے مجاھدے کی ضرورت ہے، اس طرح کی ریاضت کے بغیر بھی بندہ دین کی خدمت میں کام کر سکتا ہے — لیکن جماعت میں چند ایک ایسے مردوں کی ضرورت ہوتی ہے،

آج

ہمارے قویٰ اتنے مضبوط نہیں — اور نہ ہی اتنا طویل وقت ہے — پھر بھی **اوامر و نواھی** کی پابندی ضروری ہے۔ جس کے بغیر خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔

ھمارے دادا پیر و مرشد

عارفِ مدقق و ماھرِ محقق و معدنِ اسرار د

مخزنِ انوار ـ مقبول بارگاہِ الٰہ ـ حضرت

حاجی عبدالرّحیم شاہ صاحبؒ سرساوی

کے ہمعصر اور دوست

حضرت سائیں توکّل شاہ صاحبؒ

انبالہ کے

ایک مشہور و معروف سالک و مجذوب ہوئے ہیں

آپؒ کے ایک مرید نے

جنگل میں جا کر ریاضت کی اجازت چاہی

آپؒ نے فرمایا

"کہ ایک اللہ کا بندہ ایک جنگل میں اللہ اللہ میں مصروف تھا۔ اس کے پاس صرف ایک کوزہ پانی تھا ـ جو گر گیا ـ جب وہ تجدیدِ وضو کے لئے اٹھا ـ تو اس نے دیکھا ـ کہ ایک ریچھ اُسی کوزے کو ایک چشمے سے بھر کر دونوں ہاتھوں میں اٹھائے لئے آ رہا ہے ـ اس کے پاس پانی سے بھرا ہوا کوزہ رکھ کر واپس لوٹ گیا!"

آپؒ نے فرمایا

جب تک تجھکو

ایسی جمعیّت حاصل نہیں — جنگل میں نہیں جانا۔

بندہ جب اللہ کے حضور میں صدقِ دل سے جھکتا ہے، نفس کی ساری خواہشوں کو ایک طرف رکھ کر اللہ کے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اللہ کی ساری خدائی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے — ہر معاملہ میں اس کی معاون و مددگار بن جاتی ہے

حکایات

دوسرے انسانوں کے احوال سے دلچسپی رکھنا انسان کی سرشت میں شامل ہے، اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ سبحانہٗ نے قرآن حکیم میں **اوامر و نواھی** کو حکایات کی روشنی سے اس طرح منور کر دیا۔ کہ انسانی ذہن حقائق کو ان کی اصلی حالت میں آسانی سے قبول کر لے — اور انسان ان گناہوں کو سمجھ لے، جن کی بدولت ماضی میں قومیں مغضوب ہوئیں،

اور

اُن نیک اعمال سے بھی واقف ہو جائے، جن کی بدولت بندے اللہ سبحانہٗ کے انعام کے مستحق بنے۔

یہودیوں نے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ اگر آپ سچے رسول ہیں، تو ہمیں بتائیں، کہ بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے جا پہنچے، تو اللہ سبحانہٗ نے سورۂ **یوسف** نازل فرما کر نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر دلیل مہیا کی، بلکہ ایک مثالی انسان کی حیاتِ طیبہ کو حکایت کے ایسے دل نشیں سانچے میں پیش کیا۔ کہ اوامر سے رغبت بڑھے اور نواہی سے نفرت۔

قلبِ انسانی

حکایت کی طرف جلد راغب ہو جاتا ہے، قرآنی حکایات کا پڑھنا اور ان میں دلچسپی رکھنا دین کا ایک ضروری جزو ہے۔

وہ حکایات

جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس جلوہ گر ہو، ضروری ہیں۔ اور ان میں پوشیدہ اوامر و نواہی ہمارے لئے قانون ہیں — **قرآنی حکایات** اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکایات سب انسانوں پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہیں۔

ان کے علاوہ

تمام حکایات مخصوص احوال پہ روشنی ڈالتی ہیں — اور مطابقِ حال ہی کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔

فسق وفجور

اور فواحش نے جب حکایات میں اپنا رنگ نمایاں کیا، توحکایات شیطان کا سب سے مؤثر حربہ بن گئیں، اور تہذیب کو حال کی شرمناک حالت میں لے آئیں۔

اسی قسم کی حکایات کو

شیطان نے زمانۂ حاضرہ میں تھیٹر، ناول اور سینما کی صورت میں پیش کیا، اور بنی نوعِ انسان کو بہت حد تک گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

مومن کیلئے

حکایات کے تمام شیطانی پہلوؤں سے مکمل اجتناب ضروری ہے

کیونکہ

حکایت اگرچہ کیسی ہو، — دل پر اثر انداز ہوتی ہے —!

غیر ضروری حکایات

محویت پر اثر انداز ہوتی ہیں

جب بندہ

کسی عمل پر استقامت حاصل کر لیتا ہے، تو بعض اوقات اُس عمل کی برکت سے ایسے حالات کا ظہور ہوتا ہے۔ جو— عام کے لئے دلچسپ — خاص کے لئے سبق آموز

اور خاص الخاص کے لئے اپنے احوال کے شاہد بنجاتے ہیں

حکایت

خاص کے لئے مشعلِ راہ اور خاص الخاص کیلئے موجبِ طمانیت ہے، لیکن عام کے لئے غیر ضروری ہے۔ چونکہ

موجودہ دَور

عام طور پر عوام پر مشتمل ہے، اس لئے ضروری ہے، کہ موجودہ حال کے زمانے میں دینِ اسلام کے اوامر و نواہی ہی پر رغبت دلائی جائے، نہ کہ تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کے بارے میں حکایات بیان کی جائیں، جو دلچسپ تو ہو سکتی ہیں۔ لیکن عام ذہن کے لئے مایوسی لاتی ہیں۔

تقویٰ

کے اعلیٰ معیار کی حکایات

سے عام آدمی استفادہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ مایوس ہو جاتا ہے۔ مثلاً —

حضرت بابا صاحب **فرید الدّین گنج شکرؒ** نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ کہ یا رب العالمین! تیرا کوئی بندہ ایسا بھی ہے، جس کو تیرا ہی ذکر ہو، فکر ہو۔ تیرا ہی خیال ہو، اور تیری ذات کے سوا اسے کہیں کا ہوش نہ رہا ہو،

یا اللہ ! اگر تیرا کوئی ایسا بندہ ہے، تو مجھے بھی اس کی زیارت کرا دے ! —— حکم ہوا —— کہ فلاں جنگل میں ہے !— وہاں پہنچنا مشکل ہے۔ اس جگہ جا کر زیارت کرے — !

حضرت باوا صاحبؒ اس جنگل میں تشریف لے گئے۔ وہاں جھاڑیاں، کریر وغیرہ کے جُھنڈ کثرت سے تھے، حضرت باوا صاحب بڑی مشکل سے ان کے پاس پہنچے اور دیکھا، کہ ایک اللہ کا بندہ استغراق کی حالت میں بیٹھا ہے، جس کو کسی چیز کی ہوش نہیں — گھاس ٹانگوں اور بغلوں میں سے نکل کر سر کے برابر تک پہنچا ہوا ہے۔ اور وہ چاروں طرف سے گھاس میں گھرا ہوا بیٹھا ہے۔ آپؒ نے ہیبت کے مارے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی، کہ یا اللہ ! اپنے اس خاص بندے کو کلام کرنے کی اجازت مرحمت فرما — مجھے ڈر ہے کہ میرے بلانے سے کہیں اس کو ایذا نہ پہنچے !
اللہ تعالےٰ کے حکم سے وہ ہوش میں آ گئے — اور فرمایا۔
" آپ کیسے تشریف لائے ؟" — حضرت باوا فریدالدین گنج شکرؒ نے فرمایا —— " زیارت کو آیا ہوں "!
فرمایا — " اچھا زیارت کر لو !

زیارت کر کے حضرت باوا صاحب نے فرمایا۔
"مجھے کوئی خدمت فرمایئے"!
اس بزرگ نے فرمایا — "مجھے کسی خدمت کی ضرورت نہیں"!
حضرت باوا صاحب نے پھر فرمایا —
"آپ کو گرمی سردی کی تکلیف ہوتی ہو گی ۔ اگر حکم ہو تو آپ کے اوپر کوئی جھونپڑی یا چھپر نہ بنا دوں"!
انہوں نے فرمایا
"مَیں اللہ کے ساتھ ہوں، اور یہ چاند سورج — گرمی سردی — برف بارش، سب اُس کی مخلوق ہیں — اور میں خود اُس کی مخلوق ہوں! اور آپس میں ہم کنبہ ہیں! مجھے کسی قسم کی تکلیف نہیں!"
حضرت باوا صاحبؒ نے فرمایا — "کہ پھر کوئی اور خدمت ہی فرمایئے!"

فرمایا

"بس ہے تمہارے لئے یہی خدمت کافی ہے کہ آپ مجھ کو میرے حال پہ چھوڑ دیں، اور تشریف لے جائیں، کیونکہ

آپ کی وجہ سے میرا وصل ٹوٹ گیا ہے، اور دیدار کی لذّت میں فرق آگیا ہے"

چنانچہ

حضرت باواصاحبؒ واپس تشریف لے آئے ۔ اور اُن کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ۔

وہ پھر مستغرق ہو گئے، جیسے کہ پہلے تھے ۔!

وہی حکایت

بندے کے لئے دُور رَس نتائج پیدا کرسکتی ہے، جو اس کی اپنی ذات سے متعلق ہو ۔

اصل چیز

حکایت نہیں، بلکہ وہ قلبی اور جسمانی جدوجہد ہے ۔ جو حکایت کے پس منظر میں ہے ۔ اس لئے ۔ حکایت کی بجائے ۔ وہ جدّوجہد ضروری ہے ۔ جسے عرفِ عام میں

جہادِ اکبر

کے نام سے پکارا جاتا ہے!

اگر

غور سے دیکھا جائے، تو قرآن حکیم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکایات کے علاوہ تمام حکایات مخصوص احوال کی پیداوار ہیں اگر سامع یا قاری کا حال فاعل کے حال کے مطابق ہو، تو حکایت بیحد مؤثر ہوتی ہے، اور ہدایت کے لئے مستقل تصوّر بن جاتی ہے، لیکن اگر حالات اس کے برعکس ہوں، تو ذہن سے جلد محو ہو جاتی ہے اور ضائع ہو جاتی ہے

استقامت

اپنے پہلو میں ایک حکایت لایا کرتی ہے — یہ حکایت فاعل کی روح کے لئے بلندی — اور غیر مطابق سامع یا قاری کے لئے کسل (سُستی) لاتی ہے۔

حکایات کی غیر محتاط زیادتی ——
قال کو مشکوک اور **حال** کو پراگندہ کرتی ہے۔
اور — یہ خسارہ ہے۔

استقامت فی الاعمال حال کو بہتر کرتی ہے
اور — یہ نعمت ہے۔

حکایت

کا لکھنا — بیان کرنا — اور سُننا انسان کی فطرت میں شامل ہے، چنانچہ — بندے نے بھی زمانہ حاضرہ کی لاکھوں حکایات

میں سے یہ مختصر سی دو حکائیتیں لکھ دی ہیں۔ ورنہ بندہ اس بات کا قائل ہے، کہ عموماً حکایت کا نفع فاعل ہی کو ہوتا ہے،

حال ماضی کا شاھد ھے

دفتر هستی میں

انسان کی اپنی ہستی کی حکایت ہی مقبول ہوا کرتی ہے
لوگوں کی حکائیتیں پڑھنا ہماری طریقت میں مسلمان کی خودی کے منافی ہے

بندہ

اپنے دوستوں سے آپ بیتی سنانے کی فرمائش کیا کرتا ہے۔ جگ بیتی نہیں جگ بیتی بیت چکی — جیسے بھی بیتی — بیت چکی —

الله

ہمیں ایک قابلِ رشک زندگی عنایت فرمائے — آمین! گذرے ہوئے دور کا قصّہ موجودہ دور میں کسی کو کیا نفع پہنچا سکتا ہے، ہاں وقتی طور پر طبیعت میں جوش پیدا کر سکتا ہے — جب تک بندہ کسی حکایت کا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ لطف اندوز ہوتا ہے۔ پڑھ چکنے کے بعد کسی قصّے کی کوئی یاد باقی نہیں رہتی!

امر و نھی

کے مطابق، زندگی گذارنے سے ہر زندگی ایک پوری حکایت بن جاتی ہے — گذری ہوئی حکایات پڑھ کر — انسانی جذبات ابھرا کرتے ہیں — اور دین کی ساری حکایات

اوامر و نواھی ہی کے پودے کا پھل ہے۔

بندہ جب کسی امر و نہی پہ صدق دل سے کاربند ہو جاتا ہے، کسی بھی حال میں اُس سے نہیں پھرتا ــــ اپنے اصول پہ چٹان کی طرح ثابت قدم رہتا ہے۔ اللہ کی پوری رحمت اس پر چھائی رہتی ہے ــ دم بھر کے لئے بھی جدا نہیں ہوتی۔ اللہ اس کا وکیل و کفیل و نصیر بن جاتا ہے

اور یہ ایک داستان ھے

اسی طرح

دنیائے اسلام کی تمام داستانیں اوامر و نواہی ہی سے متعلق ہیں:

اللہ ھمیں

نیک کام کرنے اور بدی سے باز رہنے کی توفیق بخشے

آمین! یاحیّ یاقیوم! آمین!

○

دین کا دارومدار

تین چیزوں پہ ھے

امر بالمعروف ــــ نھی عن المنکر ــ اور یاد ــــ ہر حکایت ان سے ہے ــ یہ حکایت سے نہیں ــ

وما علینا الاّ البلاغ

مقاماتِ ولایت

اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے!

اللہ احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے!

وَ اَحۡسِنُوۡا ۚ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○

اور احسان کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

البقرہ : ۱۹۵

○

اللہ توبہ کرنیوالوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے :

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ○

یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں سے، اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے

البقرہ : ۲۲۲

○

اللہ متقی کو دوست رکھتا ہے

فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ○

پس یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں سے

العمران : ٧٦ محبت کرتا ہے

اللہ صبر کرنیوالے کو دوست رکھتا ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں سے محبت

العمران : ١٤٦ کرتا ہے۔

اللہ انصاف کرنیوالے کو دوست رکھتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں

المائدہ : ٤٢ سے محبت کرتا ہے

اللہ متوکل کو دوست رکھتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ بیشک اللہ تعالےٰ توکل کرنیوالوں سے

العمران : ١٥٩ محبت کرتا ہے

اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ اور جان لو، اللہ پرہیزگاروں کے

اَلْمُتَّقِیْنَ ۝ (التوبہ: ۳۶) ساتھ ہے۔

اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان کرنیوالوں کے قریب ہے۔

الاعراف : ۵۶

محسنین کا اجر ضائع نہیں جاتا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا

التوبہ : ۱۲۰

اللہ محسنین کے ساتھ ہے

وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

العنکبوت : ۶۹

اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالوں کے ساتھ ہے

ایمان

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول نبی امی پر جو اللہ پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور انکی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔

الاعراف : ۱۵۸

○

مومن سچے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ق صلے

اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہ سب صادق ہیں۔

الحدید : ۱۹

○

مومن اور فاسق برابر نہیں

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ۝	تو کیا مومن اور فاسق ایک دوسرے کے مانند ہیں۔ وہ برابر نہیں ہیں۔

السجدہ : ۱۸

اللہ مومنوں کے ساتھ ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اور بیشک اللہ مومنوں کے ساتھ ہے

الانفال : ۱۹

مومنوں کیلئے اجر عظیم ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝	اللہ نے وعدہ کیا ہے، کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کیلئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے،

المائدہ : ۹

مومنوں کو ہمیشہ کے لئے جنّت

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔

(التوبہ : ۱۱۱)

وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَ رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ان باغوں کا وعدہ کیا ہے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں پاکیزہ گھروں کا اور اللہ کی رضامندی اس سے بھی بڑی چیز ہے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

التوبہ : ۷۲

مومن کو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب آسمانی پر ایمان لانے کا حکم

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا

اے ایمان والو! اللہ پر اور اس کے

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝

النساء: ١٣٦

رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو اس
نے اپنے رسولؐ (آخر الزمان) پر نازل
کی ہے، اور جو کتابیں اس سے پہلے
نازل کی تھیں، ایمان لاؤ، اور جو اللہ
اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں
اور اس کے رسولوںؑ اور قیامت کے
دن سے انکار کرے وہ دور کی گمراہی
میں جا پڑا۔

مسلمان کامل کی علامت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کے نزدیک میں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"

(مشکوٰۃ شریف جلد اول - صفحہ ۹ - شمارہ ۲۱)

ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس امر کی گواہی دینا، کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا۔

الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ	(۴) حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۴ شمارہ ۲)

○

پورا مسلمان کون ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰہُ عَنْہُ"	حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ــ" پورا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ و مامون رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جن سے خدا نے منع فرمایا ہے
وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ، قَالَ اِنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ	(یہ الفاظ بخاریؒ کے ہیں اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں) کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ مسلمانوں میں سب سے اچھا کون شخص ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ شخص ــ جس کی زبان اور ہاتھ سے

لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ ۔ مسلمان محفوظ رہیں ۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴ شمارہ ۴)

ایمان کا ذائقہ

وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا " رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ "جس شخص نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمدؐ کو اپنا رسول مان لیا۔ اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵ شمار ۶)

تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ "لَا یُؤْمِنُ

حضرت علیؓ سے روایت ہے ۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ کہ " بندہ اس وقت

عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ
يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِىْ
بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ
وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ
مشکوٰۃ شریف مترجم
(جلد اول صہ ۳۲ شمار ۹۶)

تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک
کہ ان چار باتوں کا یقین نہ رکھے،
(۱) اس امر کی شہادت دینا۔ کہ خدا کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا
رسول ہوں، مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے
ساتھ بھیجا ہے (۲) موت کو حق جانے
(۳) مرنے کے بعد جی اٹھنے (دوبارہ زندہ
ہونے) کو سچ مانے (۴) اور تقدیر پر
ایمان رکھے۔"

ایمان کامل کی حلاوت و ذائقہ کا بیان

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ
فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ
الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ

حضرت انسؓ سے روایت ہے، فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے —
"تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ
پائی جائیں، اس کو ایمان کا مزا اور
لطف حاصل ہوگا۔ (۱) وہ شخص جو
اللہ اور رسول کو سب سے زیادہ عزیز و
محبوب رکھتا ہو (۲) وہ شخص جو بندہ

عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ
مَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی
الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ
اللّٰہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ
یُّلْقٰی فِی النَّارِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
مشکوٰۃ شریف مترجم
جلد اول صد ۲۴ شمار ۵

سے صرف اللہ کی خوشنودی اور رضامندی
کیلئے محبت کرے (۳) وہ شخص جس کو اللہ
نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی
نورانیت عطا فرمائی ہو اور وہ پھر کفر کی طرف
واپس جانا ایسا ہی بُرا جانتا ہو، جیسا کہ اس
امر کو برا سمجھتا ہے، کہ اسکو آگ میں ڈال
دیا جائے (بخاریؒ و مسلمؒ)

○

بڑے گناہوں کا بیان

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی
الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ
مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ
حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ
یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے،
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
"زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں
رہتا اور چوری کرنے والا چوری کے
وقت پورا مومن نہیں رہتا اور
شراب پینے والا شراب پینے کے
وقت مومن کامل نہیں رہتا۔ اور
(دوسروں کا) مال لوٹنے والا جب کہ
اس کو لوٹتے ہوئے لوگ دیکھ رہے

النَّاسُ اِلَيۡهِ فِيۡهَا اَبۡصَارَهُمۡ حِيۡنَ يَنۡتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمۡ حِيۡنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاِيَّاكُمۡ اِيَّاكُمۡ مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ	ہوں، پورا مومن نہیں رہتا۔ اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے وہ خیانت کے وقت مومن کامل نہیں رہتا پس تم لوگ ان تمام باتوں سے بچو (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۸ شمار ۴۷)

ایمان کی شاخوں کا بیان

وَعَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ـ "اَلۡاِيۡمَانُ بِضۡعٌ وَّسَبۡعُوۡنَ شُعۡبَةً فَاَفۡضَلُهَا قَوۡلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدۡنَاهَا اِمَاطَةُ الۡاَذٰى عَنِ الطَّرِيۡقِ وَالۡحَيَاۤءُ شُعۡبَةٌ مِّنَ الۡاِيۡمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ	حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ "ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں۔ سب سے بہتر اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے کم درجے کا ایمان کسی تکلیف و اذیت دینے والی چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے، اور (شرم و حیا بھی) ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴ شمار ۳)

توحید

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ	اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں
النسآء : ۸۷	

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج	اس کے سوا کوئی معبود نہیں

(الانعام : ۱۰۳)

وَھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ	اور وہ اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

(القصص : ۷۰)

وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ ؕ	اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(ال عمران : ۶۲)

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج	اور (لوگو) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

(البقرہ : ۱۶۳)

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط — صرف اللہ ہی ایک معبود ہے

(النسآء : ۱۷۱)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ — (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کہ وہ اللہ ایک ہے

(الاخلاص : ۱)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ — اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

(الاخلاص : ۴)

رسالت و وحدانیت کا بیان

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے. کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ یعنی اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول ص۱۳ شمارہ ۳۱)

جنتی کون ہے !

وَعَنْ عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ "جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) داخل ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۳ شمار ۳۲)

جنت و دوزخ کو واجب کرنیوالی باتوں کا بیان

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ "ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ" قَالَ رَجُلٌ "یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ"۔ قَالَ مَنْ مَّاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "دو باتیں ہیں۔ جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں"۔ ایک شخص نے پوچھا۔ کونسی چیزیں ہیں جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ "جو شخص شرک کی حالت میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۳ شمار ۳۳)

وحدانیت کا اعتراف جنّت کی کنجی ہے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے، کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ — "اس امر کی گواہی دینا - کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جنّت کی کنجی ہے۔"

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۴ شمارہ ۳۵)

نماز و زکوٰۃ

نماز کا حکم

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

(البقرۃ : ۴۳)

○

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ ○

اے ایمان والو : صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو۔

(البقرۃ : ۱۵۳)

○

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

میرے بندوں سے جو ایمان لائے ہیں فرمادیں کہ نماز قائم کریں

(ابراھیم : ۳۱)

○

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر قرار پکڑ

(طٰهٰ : ۱۳۲)

○

فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○

پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور اللہ کو مضبوط پکڑے رہو۔ وہ تمہارا آقا ہے، کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے

(الحج : ۷۸)

○

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(النور : ۵۶)

○

اُتْلُ مَا اُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ

کتاب سے جو آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی ہے پڑھ (کر سنائیں) اور نماز قائم کریں

(العنكبوت : ۴۵)

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○	اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں (داخل) نہ ہو !

(الرّوم : ۳۱)

○

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ	اور (اے پیغمبرؐ کی بیبیو!) نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کرو

(الاحزاب : ۳۳)

○

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○	اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو اور بے شک وہ (نماز) بھاری ہے سوائے اوپر عاجزی کرنیوالوں کے جو جانتے ہیں ۔ کہ وہ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں ۔ اور یہ کہ وہ اسی کی طرف پھر جانے والے ہیں

البقرۃ : ۴۵، ۴۶

○

نماز بقید اوقات

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض کی گئی ہے۔

(النسآء : ١٠٣)

درمیانی نماز کی پابندی

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○

تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کیلئے خاموش (ادب کے ساتھ) کھڑے رہا کرو

(البقرۃ : ٢٣٨)

نماز برائیوں سے روکتی ہے

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے

(العنکبوت : ٤٥)

مسلمانوں کے رفیق صرف نمازی مسلمان ہیں

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ○

تمہارا دوست بس اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں۔ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ رکوع کرتے ہیں۔

(المائدہ : ۵۵)

نماز کا اجر ضائع نہیں ہوتا

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ط اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ○

اور جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں، اور انہوں نے نماز کو قائم رکھا تو ہم اصلاح کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتے

(الاعراف : ۱۷۰)

نمازیوں کیلئے فلاحِ آخرت

الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ

یہ کتاب ہے کہ اس میں شک نہیں

لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○	ہے۔ ہدایت ہے متقیوں کے لئے جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں اور اس (مال) میں سے جو ہم نے انکو دیا ہے۔ خرچ کرتے ہیں۔

(البقرہ ۱: ۲،۱، ۳)

○

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○	جو لوگ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ وہی اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(لقمٰن : ۴، ۵)

نمازیوں کو ھدایت

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	اللہ کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے۔ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○

رکھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈرے تو امید ہے۔ کہ ایسے ہی لوگ ہدایت پانے والوں میں ہوں

(التوبہ : ۱۸)

نمازیوں کو بشارت

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

اور خوشخبری دیجئے عاجزی کرنے والوں کو، کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اور ان تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کو جو انہیں پہنچتی ہیں۔ اور نماز کے قائم رکھنے والوں کو اور انکو جو اس مال میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے ہیں

(الحج : ۳۴، ۳۵)

○

نمازی بے خوف و غم ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بے شک جو لوگ ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور انہوں نے نیک عمل کئے اور نماز قائم کی، اور زکوٰۃ دیتے رہے۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس اجر ہے اور نہ ان پر خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"

(البقرہ : ۲۷۷)

بے نمازوں کیلئے دوزخ کی وعید

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝

(جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے) تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ کہیں گے، کہ ہم نمازیوں میں نہ تھے

(المدثر : ۴۲، ۴۳)

غفلت سے نماز پڑھنے والوں کیلئے ویل

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سو خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے ۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

سَاهُوْن ۝ (اخیر وقت میں پڑھتے ہیں)

(الماعون: ۴، ۵)

نماز میں سستی کاہلی اور ریاکاری منافقوں کا کام ہے

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

بے شک منافق اللہ کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے، اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں۔ تو سست اور کاہل ہوکر (صرف) لوگوں کے دکھانے کو اور خدا کو یاد ہی نہیں کرتے مگر تھوڑا سا، اور وہ انہیں غافل کر کے مارے گا

(النسآء: ۱۴۲)

تارک نماز کیلئے عذاب

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝

پھر ان کے بعد چند ناخلف (برے) انکے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ دیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے پس جلد غی میں ڈالے جائیں گے

(مریم : ۵۹)

اہلِ کتاب نماز کی ہنسی اڑاتے ہیں

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جب تم لوگ نماز کے لئے اذان دیتے ہو۔ تو یہ (لوگ) اُسے بھی ہنسی اور کھیل بناتے ہیں۔ یہ اسلئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔

(المائدہ : ۵۸)

زکوٰۃ نہ دینا مشرکوں کی صفت ہے

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور خرابی ہے مشرکوں کی جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

(حٰمٓ : ۶-۷)

زکوٰۃ کن لوگوں کا حق ہے

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(التوبہ : ۶۰)

خیرات (زکوٰۃ) تو فقیروں کا حق ہے اور مسکینوں کا اور ان کا جو اس کے وصول کرنے والے ہیں۔ اور ان کا جن کے دلوں کو الفت دلائی جاتی ہے اور غلام آزاد کرانے میں اور جن پر قرض ہو اور اللہ کی راہ میں (جہاد) اور مسافروں کا حق ہے یہ اللہ کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

زکوٰۃ دینے والوں کا مال دگنا ہوتا ہے

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝

(الرّوم : ۳۹)

اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی رضا جوئی کے لئے دیتے ہو۔ تو ایسے ہی لوگ اپنے مال کو دوگنا کرنیوالے ہیں۔

نماز کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْکَبَائِرُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک مٹا دیتے ہیں ان گناہوں کو۔ جو ان کے درمیان ہوئے ہیں۔ جبکہ گناہ کبیرہ نہ کئے گئے ہوں
(مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صـ ۱۲۵ شمارہ ۵۱۸)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَءَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئٌ؟ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئٌ

اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی یہ بتائے، کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو، اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، تو کیا اس کے جسم پہ کوئی میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا،

قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس بدن پر ایسی حالت میں میل باقی نہ رہیگا، آپؐ نے فرمایا۔ بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی، معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب سے گناہوں (صغیرہ) کو

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۵ شمار ۵۱۹)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے ایک ایسا کام کیا ہے، جس پر حد واجب ہے! پس آپؐ حد کو مجھ پر جاری کیجئے، راوی کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حد و جرم مستوجب سزا کے متعلق کچھ دریافت نہیں فرمایا۔ اور نماز کا وقت آگیا۔ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہو چکے، تو اس شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جرم

قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قابلِ حد کا ارتکاب کیا ہے، آپ کلام الٰہی کے مطابق مجھ پر حکم لگایئے: آپ نے فرمایا، کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا، ہاں۔ فرمایا آپ نے۔ تحقیق اللہ بخش دیا تیرے گناہوں کو اور تیری حد کو

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۱۲۶ شمارہ ۵۲۱)

○

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھنا پھر میں نے پوچھا۔ اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ پھر میں نے پوچھا۔ اس کے بعد کون سا کام اچھا ہے؟ فرمایا۔ خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابنِ مسعودؓ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں۔ اور اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۶ شمار ۵۲۲)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ نے فرمایا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ بندہ (مسلم) اور کفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائل ہے اور ترک نماز اس فرق کو دور کر دیتا ہے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۶ شمار ۵۲۳)

فرض نمازوں کو خوبی سے ادا کرو

عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُمُسُ صَلَوٰاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَھُنَّ وَ صَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو فرض کیا ہے اللہ تعالےٰ نے، پس جس شخص نے ان نمازوں کیلئے اچھی طرح وضو کیا۔ انکے وقت پر ان کو پڑھا۔ اور رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا۔ اور حضور قلب سے نماز کو ادا کیا۔ اس کے

عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالنَّسَآئِيُّ نَحْوَهٗ

لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ بخش دے اس کو، اور جو ایسا نہ کرے۔ اس کے لئے خدا کا کوئی وعدہ نہیں ـــ وہ چاہے اس کو بخشے اور چاہے عذاب دے

ابوداؤدؒ / مالکؒ / نسائیؒ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۶ اشمار ۵۲۴)

نماز و روزہ کا حکم

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی امامہؓ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو اپنی پانچ نمازیں۔ اور روزے رکھو اپنے مہینے (رمضان) کے۔ اور ادا کرو اپنے مال کی زکوٰۃ اور اطاعت کرو اپنے حاکم کی۔ داخل ہو جاؤ تم اپنے رب کی جنت میں

(احمدؒ / ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صہ ۱۲۶ شمار ۵۲۵)

بچوں کو نماز پڑھانے کا حکم

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدُ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد رضہ سے اور وہ اپنے دادا رضہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں۔ تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہوجائیں۔ (اور نماز نہ پڑھیں تو) ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور علیحدہ کردو ان کے سونے کی جگہ (یعنی ان کو تنہا سلاؤ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صہ ۱۲۷ شمار ۵۲۶)

تارکِ نماز کا حکم

وَعَنْ بُرِیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا۔ وہ کافر ہوا۔

احمدؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۷ شمار ۵۲۷)

نماز کی فضیلت

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ قَالَ

حضرت ابی ذرؓ نے کہا (کہ ایک روز جاڑوں کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ (یعنی پت جھڑ کا وقت تھا) آپؐ باہر تشریف لے گئے۔ پس آپؐ نے درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور ان شاخوں سے

فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ	پتے گرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔
لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ	ابوذرؓ! ابوذرؓ نے عرض کیا، حاضر
اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیَ	ہوں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جب
الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ	بندہ مسلمان خالص اللہ کے لئے نماز
اللّٰہِ فَتَھَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ	پڑھتا ہے، تو گرتے ہیں اس کے
کَمَا یَتَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ	گناہ اس طرح، جسطرح کہ یہ پتے
عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ	درخت سے جھڑتے ہیں
(رَوَاہُ اَحْمَدُ)	(احمدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۷ شمارہ ۵۲۹)

○

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو	حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص
بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ	روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ
ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر
مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ	کیا۔ پس فرمایا۔ کہ جو شخص محافظت
لَہٗ نُوْرًا وَّ بُرْھَانًا وَّنَجَاۃً	کرتا ہے نماز پر تو یہ نماز اس کے لئے
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ	نور کا سبب ہوگی۔ اور قیامت کی بخشش
یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ	کا ذریعہ اور جو نماز کی محافظت نہ کرے
نُوْرًا وَّلَا بُرْھَانًا وَّلَا	اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی

نَجَاۃً فَکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ،

نہ کمال ایمان کا اور نہ ذریعہ بخشش کا اور وہ قیامت کے دن قارون فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (یعنی اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۸ شمار ۵۳۱)

ترکِ نماز کا حکم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ مگر نماز کو، (کہ اس کا انکار ان کے نزدیک موجب کفر تھا) (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۱۲۸ شمار ۵۳۲)

اندھیرے میں مسجد جانے کا ثواب

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ تِرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان لوگوں کو خوشخبری پہنچاؤ، جو اندھیروں میں مسجد کی طرف جاتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن اس کے سبب سے ان کو کامل روشنی نصیب ہو گی۔

(ترمذیؒ / ابوداؤدؒ / ابن ماجہؒ عن سہل بن سعدؓ و انسؓ

صفحہ ۱۵۶ شمار ۱۶۸

نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ایک آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ پچیس درجہ زیادہ (ثواب میں) رکھتی ہے اس نماز سے جو گھر یا بازار میں

سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ
ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا
تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ
ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ
لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ
لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ
لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ
عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا
صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ فِیْ
مُصَلَّاہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا
یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ
مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ وَ
فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَتِ
الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَزَادَ
فِیْ دُعَآءِ الْمَلٰٓئِکَۃِ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ

پڑھے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ جب
وضو کیا۔ پھر مسجد کی طرف چلا خالص
نماز کی نیت سے، تو جو قدم وہ
مسجد کی طرف اٹھاتا ہے اس قدم
کی بدولت ثواب میں اس کا درجہ بلند
کیا جاتا ہے۔ اور دور کیا جاتا ہے
اس کے سبب سے اس کا گناہ،
پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے، تو جب
تک وہ نماز میں مشغول رہتا ہے فرشتے
اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ یعنی اے
اللہ بخشش کر اس کی، یا اللہ رحم کر
اس پر اور جب تک تم سے کوئی نماز
کے انتظار میں رہتا ہے۔ اس کا
وہ وقت نماز ہی شمار ہوتا ہے اور ایک
روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ جو وقت کہ
داخل ہوتا ہے مسجد میں اس حالت میں
کہ ہوتی ہے اس کو نماز روکنے والی
اور فرشتوں کی دعا میں یہ الفاظ زیادہ

مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہیں۔ اللّٰھم اغفر لہٗ اللّٰھم تب علیہ مالم یوذ فیہ مالم یحدث فیہ یعنی اے اللہ بخشدے اسکو اے اللہ توبہ قبول کر اس کی جب تک کہ وہ ایذا نہ دے کسی کو مسجد میں اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۵۳ شمار ۶۵۰)

فجر و عشا کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عثمانؓ نے کہا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی، اس نے گویا آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔
(مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۳۸ شمارہ ۵۸۱)

نماز باجماعت کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ	حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی چالیس دن تک نماز باجماعت میں تکبیر الاول میں شریک ہو گا۔ خداوندِ عالم اس کو دو چیزوں سے معافی دے گا۔ پہلے دوزخ کی آگ سے، دوم منافقت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۹۲ شمار ۸۷ (مع اردو)

زکوٰۃ کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ	حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضؓ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا۔ کہ تو ایک ایسی قوم میں جارہا ہے۔ جو اہلِ کتاب ہے یعنی یہود و

إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا
اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا
لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ
قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ
صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ
فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ
فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ
مِنْ أَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ
عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَإِنْ هُمْ
أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ
وَكَرَآئِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ
اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ
فَإِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
اللهِ حِجَابٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نصاریٰ - پس تو ان کو (اسلام کی دعوت
دے اور) اس امر کی شہادت
کی طرف بلا کہ تعالیٰ کے سوا
کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تعالیٰ کے رسول
ہیں۔ اگر وہ اس کو مان لیں،
یعنی اسلام قبول کر لیں۔ تو ان کو
بتلا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ
نمازیں فرض کی ہیں رات اور دن میں اگر وہ
اسکو بھی قبول کر لیں، تو پھر انکو بتلا کہ اللہ
تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو دولت
مندوں سے لی جاویگی۔ اور غرباء پر تقسیم کی جاوے
گی، اگر وہ اسکو بھی مان لیں، تو پھر ان کا بہترین
مال (زکوٰۃ میں) نہ لے (بلکہ متوسط درجہ کا مال
لے) اور (زکوٰۃ وصول کرنے میں) مظلوم کی
دعا سے اپنے آپ کو بچا۔ اسلئے کہ مظلوم کی دعا
اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ اول صفحہ ۱۲۱۴ شمار ۱۶۸۰)

زکوٰۃ پوری ادا کرنے کا حکم

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَإِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَإِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَ إِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ . وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ

رواہ ابوداؤد

حضرت جابر بن عتیک رض کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس ایک چھوٹا سا قافلہ آئے گا یعنی زکوٰۃ لینے کے لئے عامل آئیں گے۔ جو مبغوض ہوں گے یعنی انکو لوگ اپنا دشمن سمجھیں گے، اس لئے کہ وہ مال لینے آئیں گے۔ پس جب وقت تمہارے پاس ان میں سے کوئی آئے، تو تم اس کو مرحبا کہو۔ اور اس کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال حاضر کر دو اور کوئی چیز ان کے اور اپنے درمیان حائل نہ رکھو۔ اگر وہ زکوٰۃ لینے میں انصاف سے کام لیں، تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر ظلم کریں تو ان کا وبال ان پر ہوگا۔ اور تم راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو اور پوری زکوٰۃ دے دینا۔ ان کی رضامندی ہے

اور عامل کو چاہیئے۔ کہ وہ تمہارے لئے
دعا کریں۔
(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۱۷ شمار ۱۶۹۰)

زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو کوئی شخص حاصل کرے مال پس اس پر اس وقت زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب تک اس پر ایک سال نہ گذر جائے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ اول صفحہ ۴۱۸ شمار ۱۶۹۵)

مصارفِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔

فقیر[۱] - مسکین[۲] - عامل[۳] - رقاب[۴] - غارم[۵]
فی سبیل اللہ[۶] - ابن السبیل[۷]

فقیر وہ شخص ہے، جس کے پاس کچھ ہو۔ مگر نہ اتنا۔ کہ نصاب کو پہنچ جائے، یا نصاب کی قدر ہو، تو اس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو۔ مثلاً۔ رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لئے لونڈی، غلام۔ علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں، جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں، یونہی اگر مدیون ہے، اور دین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، تو فقیر ہے۔ اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا، کئی نصابیں ہوں۔ (ردالمختار)

مسکین وہ ہے، جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے۔ کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور اسے سوال حلال ہے۔ فقیر کو سوال ناجائز ہے، کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو، اسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔ (عالمگیری)

عامل وہ ہے، جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر

وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے، کہ جو وصول کر لایا ہے، اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے

(درّمختار)

رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا۔ کہ اس مال زکوٰۃ سے بدل کتابت ادا کرے، اور غلامی سے گردن رہا کرے

(عامہ کتب)

غارم سے مراد مدیون ہے۔ یعنی اس پر اتنا دین ہو۔ کہ اسے نکال لینے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ اگرچہ اس کا اوروں پر باقی ہو۔ مگر لینے پر قادر نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے، کہ مدیون ہاشمی نہ ہو۔

(درّمختار)

فی سبیل اللہ۔ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں۔ مثلاً کوئی شخص محتاج ہے، کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے سواری اور زادِ راہ اس کے پاس نہیں، تو اسے مال زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ کہ یہ راہِ خدا میں دینا ہے۔ اگر وہ کمانے پر قادر ہو، یا حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، مگر اس کو حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا

طالب علم — کہ علم دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے، اسے دے سکتے ہیں۔ کہ یہ بھی راہِ خدا میں دینا ہے، بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوٰۃ لے سکتا ہے، جبکہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو۔

اگرچہ کسب پر قادر ہو۔

یونہی ہر نیک بات میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے، جبکہ بطور تملیک ہو، کہ بغیر تملیک۔ زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

(درّمختار)

ابن السبیل، یعنی وہ مسافر، جس کے پاس مال نہ رہا۔ زکوٰۃ لے سکتا ہے، اگرچہ اس کے گھر مال موجود ہو۔ مگر اسی قدر لے، جس سے حاجت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں، یونہی اگر مالک نصاب کا مال کسی میعاد تک کے لئے دوسرے پر دین ہے، اور ہنوز میعاد پوری نہ ہوئی، اور اب اسے ضرورت ہے، یا جس پر اس کا آتا ہے، وہ یہاں موجود نہیں، یا موجود ہے، مگر نادار ہے۔ یا دین سے منکر ہے اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہو، تو ان سب صورتوں میں بقدر ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے۔ کہ قرض ملے، تو قرض لیکر کام چلائے۔

واللہ اعلم و رسولہٗ احکم بالصواب

بہارِ شریعت حصّہ پنجم

حضرت مولینا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

روزہ

روزہ کی فرضیت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے اگلوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(البقرۃ : ۱۸۳)

روزہ گنتی کے چند دنوں میں ہے

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ

(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں۔ تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اور ان پر جو کہ اسکی طاقت رکھتے ہیں۔ بدلہ ہے کھانا ایک

مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَ
اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞

فقیر کا پس پھر جو کوئی اپنی خوشی سے
زیادہ نیکی کرے وہ اس کیلئے بہتر ہے
اور اگر تم روزہ رکھو، تو یہ تمہارے لئے بہتر
ہے اگر تم جانتے ہو

(البقرة : ۱۸۴)

۞

روزوں کا مہینہ رمضان کا ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ
مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ
مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا

رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں
قرآن نازل کیا گیا۔ جو لوگوں کے لئے
(سراسر) ہدایت ہے، اور جس میں ہدایت
کی روشن دلیلیں اور حق کو باطل سے
جدا کرنے والی ہیں۔ پس تم میں
سے جو کوئی یہ مہینہ پائے، تو وہ اس کے
روزے ضرور رکھے۔ اور جو بیمار ہو
یا سفر میں ہو۔ دوسرے دنوں میں
تعداد پوری کرے، اللہ تمہارے لئے
آسانی چاہتا ہے، اور تمہارے لئے تنگی
نہیں چاہتا۔ اور تاکہ گنتی پوری کرو اور

اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ — تاکہ اللہ کی بڑائی کرو۔ اس لئے کہ ہدایت دی تمکو اور تاکہ تم شکر کرو

(البقرۃ : ۱۸۵)

روزوں کی راتوں میں عورتوں کے پاس جانا اور صبح صادق تک کھانا پینا درست ہے!

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ — تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت حلال کی گئی وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو

(البقرۃ : ۱۸۷)

○

صبح صادق سے رات تک روزہ پورا کرو

وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ — اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آجائے، تمہیں فجر کا سفید دھاگہ (رات کے) سیاہ دھاگے سے پھر تم روزے کو رات تک

اِلَى الَّيْلِ ج	پورا کرو

(البقرہ : ۱۸۷)

○

اعتکاف میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ لا فِى الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○	اور تم ان (اپنی عورتوں) سے مباشرت نہ کرو۔ جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں (بیٹھے) ہو، یہ اللہ کی حدیں ہیں، تم ان کے قریب نہ جاؤ، یوں اللہ لوگوں کیلئے کھول کر نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔

(البقرہ : ۱۸۷)

○

روزہ رکھنے کا ثواب

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ	حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام باب الریان

مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ	ہے۔ اس دروازے ہیں سے
لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ	جنت کے اندر (صرف) روزہ رکھنے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ	والے داخل ہونگے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۶۳ شمار ۱۸۶۱)

روزہ اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى	فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ	وسلم نے کہ رمضان اور قرآن بندہ
الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ	کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ
لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ	کہے گا۔ کہ اے پروردگار میں نے
اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ	اس کو کھانے اور خواہشات سے دن
الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ	میں روکے رکھا پس اس کے لئے میری
بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ وَ	سفارش کو قبول فرما۔ اور قرآن یہ
يَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ	کہے گا۔ کہ میں نے اس کو رات کی نیند
النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِیْ	سے باز رکھا یعنی سونے نہیں دیا۔
فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ	پس اس کے حق میں تو میری
رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ	سفارش قبول کر۔ پس انکی سفارش

شُعَبِ الْاِیْمَانِ

قبول کی جائیگی

(مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم - صفحہ ۴۶۵ شمار ۱۸۶۶)

رمضان کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّیُنَادِیْ مُنَادٍ یَّا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت آتی ہے رمضان کی پہلی رات قید کئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جن اور بند کئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے اور نہیں کھولا جاتا ہے دوزخ کا کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے، اور نہیں بند رکھا جاتا اس کا کوئی دروازہ اور اعلان کرتا ہے ایک اعلان کرنے والا۔ کہ اے نیکی کے طالب متوجہ ہو نیکی کی طرف اور اے برائی کے ارادہ رکھنے والے! باز رہ برائی سے اور اللہ آزاد کرتا ہے (اس مبارک مہینہ میں بہت

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

سے لوگوں کو دوزخ سے اور ایسا ہی ہر رات کو ہوتا ہے، یعنی منادی کرنیوالا روزانہ رات کو یہ اعلان کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۴۴ شمارہ ۱۸۶۴)

روزہ رکھنے کا ثواب

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّہٖ وَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان کے ہر نیک عمل کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اس طرح کہ ایک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے یہاں تک کہ سات گنا تک یہ ثواب پہنچ جاتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ روزہ (کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے اس لئے کہ روزہ) صرف میرے لئے ہے، یعنی اس کو صرف میری خوشنودی کیلئے رکھتا ہے، اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (روزہ دار) چھوڑتا ہے اپنی خواہشات کو اور اپنے کھانے کو صرف میری خوشی کیلئے اور روزہ دار

لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
مشکوٰۃ شریف مترجم
جلد اول صفحہ ۴۶۳
شمارہ ۱۸۶۳

کیلئے دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے، اور روزہ ڈھال ہے رکہ اس کے سبب سے دنیا میں بندہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے) اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو، تو وہ نہ تو فحش باتیں کریں اور نہ بیہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہدے کہ میں روزہ دار ہوں، (مجھ کو برا کہنا یا کسی سے لڑنا زیبا نہیں ہے)

○

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ــ کہ ہر چیز کی زکوٰۃ

شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَّ زَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

ہے۔ اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۸۶ شمار ۱۹۷۳)

روزہ ڈھال ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "روزہ ڈھال ہے"۔ (یعنی روزہ گناہوں سے بچاتا ہے)

(مشارق الانوار صفحہ ۲۲۰ شمار ۶۷۶)

حج و قربانی

مقدور والوں پر حج فرض ہے

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ	اور اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج (فرض) ہے جو اس کیلئے راستہ طے کرنیکی طاقت رکھتا ہو۔

(العمران : ۹۷)

حج میں فسق اور لڑائی جھگڑا نہیں چاہیئے

فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾	پس جس نے ان مہینوں میں (احرام باندھ کر) حج لازم کر لیا تو حج میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی برا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے، اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کو معلوم ہو جائیگا اور راستے کا خرچ ساتھ لیجاؤ، کیونکہ راستے کا بہتر خرچ پرہیزگاری ہے، اور اے

(البقرة : ۱۹۷) عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو

احرام کے بعد حج اور عمرہ پورا کرو

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو

(البقرة : ۱۹۶)

احرام میں شکار کی ممانعت

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط

اے ایمان والو! جب تم حالتِ احرام میں ہو، تو شکار نہ کرو

(المائدہ : ۹۵)

دریا کا شکار حلال ہے

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ

تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا۔ تاکہ تمہارے

لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ	لئے اور قافلوں کے لیے فائدہ
صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ	ہو، اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا
حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ	ہے جب تک تم حالتِ احرام میں ہو اور
الَّذِيٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝	اللہ سے ڈرو، جسکی طرف (قیامت کے
	دن) اکٹھے کئے جاؤ گے !

(المائدہ : ۹۶)

قربانی کرنے کا حکم

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝	پس تو اپنے پروردگار کیلئے نماز پڑھ اور
(الکوثر : ۲)	قربانی کر۔

اللہ کو قربانی کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ پرہیزگاری پہنچتی ہے

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا	اللہ کو ان کے گوشت اور ان
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ	کے خون نہیں پہنچتے۔ لیکن اس کو
يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۗ	تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔
كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ	اسی طرح ہم نے انکو تمہارا مطیع کر دیا
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا	ہے۔ تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو۔ کہ اس

هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

نے تمہیں ہدایت کی اور (اے نبیؐ) احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے

(حج : ۳۷)

عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ يَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباس کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ لوگو! اللہ تعالے نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اقرع بن حابسؓ کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ہر سال؟ آپؐ نے فرمایا۔ اگر میں ہاں کہدیتا، تو ہر سال حج واجب ہوتا۔ (یعنی ہر سال حج کا ادا کرنا فرض ہو جاتا) اور ہر سال واجب ہوتا۔ تو اسکو ادا نہ کر سکتے اور نہ ادا کرنیکی طاقت رکھتے حج ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے:

(مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ اول صفحہ ۶۰۶ شمار ۲۴۰۶)

حج کے شرائط

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَایُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے۔ فرمایا زاد و راحلہ (یعنی آمدورفت کا کھانے کا خرچہ اہل و عیال کے کھانے کا خرچ اور تمام مصارفِ سفر (ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ اوّل صفحہ ۶۰۷ شمار ۲۴۱۱)

حج کا ثواب

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ کہ "جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس سے مسجدِ حرام یعنی مکہ") تک اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ	جاتے ہیں۔ اور جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے
	ابو داؤد / ابن ماجہ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۰۸ شمارہ ۲۴۱۷)

حج کی فضیلت

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا۔ اور پھر راستہ ہی میں مرگیا تو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔
رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ	بیہقی فی شعب الایمان

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۰۹ شمارہ ۲۴۲۲)

حج نہ کرنے پر وعید

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَاءَ یَھُوْدِیًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًّا

رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت نے یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے، اور وہ مرگیا اور حج نہ کیا۔ پس اس کو اختیار ہے — یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر

(دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۰۸ شمارہ ۲۴۲۰)

حج بدل کا حکم

وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ وہ جناب نبی اکرم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ	صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ	میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا
الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا	باپ بوڑھا (اتنا کمزور ہے کہ)
الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ	حج وعمرہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور
اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ	نہ سواری پر سفر کرنے کی اس میں
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ	قوت ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو اپنے
اَبُوْدَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ	باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرلے
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ	(ترمذیؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ) ترمذیؒ کے
حَسَنٌ صَحِيْحٌ	نزدیک یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۰۷ شمارہ ۲۴۱۳)

اللہ کے پسندیدہ اعمال

۱۔ ذکرِ الٰہی

ذکر کرنے کا حکم

فَاذْكُرُونِیٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○

پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھونگا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو

(البقرۃ : ۱۵۲)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ○

اور جب تو بھول جائے تو اپنے پروردگار کو یاد کر اور کہہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی راہ بتلادے

(الکھف : ۲۴)

اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط

اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے

(العنکبوت : ۴۵)

○

اللہ کا ذکر کثرت سے کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○	اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کرو بہت زیادہ ذکر

(الاحزاب : ۴۱)

○

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○	اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پاؤ

(الجمعۃ : ۱۰)

○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○	اے ایمان والو! جب تم (کافروں کے ایک) گروہ سے مقابلہ کرو۔ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(الانفال : ۴۵)

○

اللہ کے ذکر سے روگردانی میں عذاب

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○

اور جو میری یاد سے منہ پھیرے، پس بیشک اس کیلئے تنگی کا جینا ہے اور ان کو ہم قیامت کے دن اندھا اٹھائینگے کہے گا اے میرے رب کیوں اٹھایا مجھے اندھا۔ اور تحقیق میں تھا دیکھنے والا۔ کہے گا (اللہ) اس طرح آئی تھیں تیرے پاس ہماری نشانیاں پس تو ان کو بھول گیا۔ اسی طرح آج تو (بھلا دیا جائے گا)۔ چھوڑ دیا جائیگا

(طٰہٰ : ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶)

○

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ○

اور جو اپنے پروردگار کی یاد سے منہ موڑے، اللہ اسے سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

(الجن : ۱۷)

○

اللہ کے ذکر کی تاکید

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ ۙ	کیا ایمان والوں کیلئے (ابھی) وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور حق سے جو نازل ہوا۔ اس کیلئے جھک جائیں۔

(الحدید : ۱۶)

اللہ کی یاد سے غافلوں پر شیطان کا تسلّط

وَ مَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَہٗ شَیۡطٰنًا فَہُوَ لَہٗ قَرِیۡنٌ ○	اور جو اللہ کی یاد سے آنکھیں بند کرلے (غافل ہوجائے) ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں پس وہ اس کا ساتھی ہوجاتا ہے۔

(الزخرف : ۳۶)

ذکر الٰہی کی فضیلت

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ	حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَ اَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَۃً

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

پوچھا گیا۔ کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کون سا بندہ رفع و اعلیٰ ہو گا درجہ میں۔ آپ نے فرمایا اللہ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ذکر الٰہی کرنے والے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر (جہاد کرنے والا) اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔ اور وہ خود (یعنی جہاد کرنے والا) یا تلوار خون سے رنگین ہو جائے۔ (یعنی وہ شہید ہو جائے) پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں اس سے بہتر ہے۔

(احمدؒ/ ترمذیؒ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم صفحہ ۵۳۶/۴ شمار ۲۱۷۳)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ صَقَالَۃٌ وَ صَقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنْ یَّضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر چیز کی صفائی ہے۔ اور دل کی صفائی اللہ کا ذکر ہے اور کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی ذکر الٰہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے۔"

(بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۳۷ شمارہ ۲۱۷۸)

○

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ میری نسبت جو خیال و گمان رکھتا ہے۔ میں اس کے

فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

لئے ایسا ہی ہوں، یعنی اس سے اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں۔ (اگر وہ مجھ سے معافی کا خواستگار ہے، اسکو معافی دیتا ہوں اور عذاب کا خیال رکھتا ہے تو عذاب کرتا ہوں) اور جب میرا بندہ ذکر کرتا ہے تو میں اسکے پاس موجود ہوتا ہوں، اگر وہ دل میں مجھکو یاد کرتا ہے، تو میں بھی اس کا ذکر دل میں کرتا ہوں اور وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے (مسلم/بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۱۵۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور چھا جاتی ہے اس پر رحمت اور نازل ہوتی ہے اس پر سکینت یعنی سکون واطمینان

وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

قلب اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ان شخصوں میں جو ان کے قریب ہیں یعنی مقرب فرشتے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۱۵۴)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے راستے پر جا رہے تھے۔ کہ ایک پہاڑی آپؐ کی راہ میں پڑی۔ جس کو جمدان کہا جاتا ہے، آپؐ نے (پہاڑی دیکھ کر) فرمایا۔ چلو یہ ہے جمدان۔ سبقت لے گئے مفردون۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۱۵۵)

ذاکر کی فضیلت

لَوْ اَنَّ رَجُلاً فِیْ حَجْرِہٖ دَرَاھِمُ یُقَسِّمُھَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ الذَّاکِرُ لِلّٰہِ اَفْضَلَ

عَنْ اَبُوْمُوْسیٰ الْاَشْعَرِیْ

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں جن کو وہ تقسیم کر رہا ہو، اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ تو ذاکر اس سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (قولِ متین ترجمہ حصن حصین صفحہ ۲۷)

○

ذاکرین کے لئے جنت کی بشارت

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُھُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَھُمْ یَضْحَکُوْنَ ○

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

بے شک جو لوگ ہمیشہ اپنی زبان اللہ کے ذکر سے تر رکھتے ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔

(ابی درداءؓ)

(قولِ متین ترجمہ حصن حصین عربی صفحہ ۳۷)

○

عَنْ اَبُوْسَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلَى

صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ایک جماعت دنیا میں اللہ کو نرم و نازک بستروں پر یاد کرتی ہے۔ جنہیں اللہ بلند جنتوں میں داخل فرمائے گا۔

(قول متین اردو ترجمہ حصن حصین عربی صفحہ ۴۷)

مسجد میں ذکر کی مجلس لگانے کی فضیلت

يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ قِيلَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ قَالَ أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

عَنْ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قیامت کے روز لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ اہلِ کرم (جن پر اللہ عزوجل انعام فرمائے گا) کون ہیں؟ دریافت کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہلِ کرم کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ مساجد میں ذکر کی مجلسیں کرنے والے۔ (ابو سعید خدریؓ)

(قول متین ترجمہ اردو حصن حصین عربی صفحہ ۲۸)

جنگل میں ذکر کرنے کا حکم

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّ شَجَرٍ وَّ مَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْٓءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِیْهِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةَ بِالْعَلَانِیَةِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جتنا ہو سکے تقویٰ اختیار کرو۔ ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کو یاد کرو۔ اور جو کچھ برائی (گناہ و غفلت) کی ہو۔ اس کی اللہ ہی سے توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ اور ظاہری گناہ کی ظاہری توبہ

(قول متین اردو ترجمہ حصن حصین کتابی صفحہ ۲۵)

باہمی محبت کا اجر

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ

مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ
وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ
الْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَ
الْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ
رَوَاہُ الْمَالِکُ
وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ
قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی
اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ
لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ
یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ
وَالشُّهَدَآءُ

آپس میں میری رضامندی وخوشنودی کے
لئے محبت کرتے ہیں۔ ان سے مجھ کو محبت
کرنا ضروری ہے، اور جو لوگ محض میری رضا
کیلئے باہم بیٹھتے ۔ اور میری تعریف
کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ملاقات
کرتے ہیں۔ اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔
ان سے بھی مجھ کو محبت کرنا واجب ہے (مالکؒ)
اور ترمذیؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عظمت اور جلال کے
سبب جو لوگ آپس میں محبت رکھتے ہیں
ان کے لئے (آخرت) میں نور کے منبر
ہوں گے، اور انبیاءؑ و شہدا ان
پر رشک کریں گے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۷۵ شمار ۴۷۹۰)

جہاد

اللہ کی راہ میں جم کر لڑنے والوں سے اللہ کی محبت

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ۝

یقیناً اللہ تعالے نہایت محبوب رکھتا ہے، ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں جنگ کرتے وقت ایسی مضبوط صفیں باندھتے ہیں، جیسے کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار جس میں کوئی سوراخ نہ ہو

(الصّف : ۴)

مجاہد ملامت سے نہیں ڈرتا

يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۝

(اور مومن) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے

(المائدہ : ۵۴)

کفار سے جہاد کا حکم

فَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ○

بس کافروں کا کہا نہ مان اور اس (قرآن) کے ساتھ ان سے جہاد کر بڑا جہاد

(الفرقان : ۵۲)

○

مجاہدین کو عذابِ عظیم سے نجات

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت تبلاؤں، جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو۔

(الصّف : ۱۰، ۱۱)

مجاہدین کے لئے مغفرت

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ	(اس کے بدلے میں اللہ) تمہارے گناہ
يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ	بخش دیگا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ	داخل کریگا۔ جنکے نیچے نہریں جاری ہیں
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ	اور ہمیشہ رہنے کے باغوں میں پاکیزہ
عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ	گھروں میں (داخل کریگا) اور ایک
الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى	اور چیز دے گا۔ جسے تم چاہتے ہو۔
تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ	اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی
وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ	فتح اور (اے پیغمبر) مومنوں کو
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	بشارت دے۔

(الصّف : ۱۲، ۱۳)

مجاہد کیلئے مغفرت اور مرتبہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا	اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ	نے ہجرت کی، اور اپنے مال اور
اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ	جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اللہ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	کے نزدیک وہی بڑے مرتبے

وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُونَ ○ والے ہیں

(التوبہ : ۲۰)

○

مجاہدین کی بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي
الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللّٰهُ
الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ
دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ
الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللّٰهُ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ
أَجْرًا عَظِيمًا ○

معذوروں کے علاوہ جہاد سے
بیٹھ رہنے والے مومن اور اپنے
مال اور جان سے اللہ کی راہ میں
جہاد کرنے والے (درجے میں) برابر
نہیں ہیں۔ اللہ نے اپنے مال و
جان سے جہاد کرنے والوں کو
بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں
فضیلت دی ہے، اور نیکی کا وعدہ اللہ
نے ہر ایک سے کیا ہے، اور اللہ نے
مجاہدوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجرِ عظیم
میں (بھی) فضیلت دی ہے۔

(النسآء : ۹۵)

○

مجاہد کو اللہ راستہ دکھائیں گے

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

اور جن لوگوں نے ہمارے لئے جہاد کیا ہم ضرور انکو اپنی راہیں دکھا دینگے، اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

(العنکبوت : ۶۹)

○

اپنے مال اور جان سے جہاد کرنیوالا سچا مومن ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

بے شک مسلمان تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک نہ کیا اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ سب ہی سچے مسلمان ہیں۔

(الحجرات : ۱۵)

○

فئے کے مصرف

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ. يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

(مالِ غنیمت ہیں) محتاج مہاجرین کا حق بھی ہے۔ جو اپنے گھر اور مال سے بے دخل کر دیئے گئے اللہ سے فضل اور رضامندی طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ وہ سب سچے (مسلمان) ہیں۔

(الحشر : ۸)

○

مشرکین سے جہاد کا حکم

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ"

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مشرکین سے اپنی جان ومال اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو

(ابوداؤدؒ / نسائیؒ / دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۶ شمار ۳۶۴۴)

جہاد ہمیشہ جاری رہے گا

وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور مسلمانوں کی ایک جماعت کہیں نہ کہیں ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۱ شمار ۳۶۲۵)

ایک مجاہد کا واقعہ

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ میں ہیں!" یہ سن کر ایک خستہ حال شخص نے کہا

فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ	ابوموسیٰؓ۔ تم نے رسول اللہ صلی اللہ
سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى	علیہ وسلم کو یہ الفاظ فرماتے سنا ہے؟
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ	ابوموسےٰؓ نے کہا۔ ہاں (یہ سن کر)
هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ	وہ شخص اپنے دوستوں میں چلا آیا اور
اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَأُ	کہا۔ میں تم کو آخری سلام کہتا ہوں
عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ	یہ کہہ کر اس نے تلوار کے نیام کو
جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ	توڑ ڈالا۔ اور پھینک دیا۔ پھر تلوار لے کر
مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ	دشمن کی طرف روانہ ہوا۔ اس سے
فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ	لڑا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔
رَوَاهُ مُسْلِمٌ	(مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۶۲ شمارہ ۳۶۷)

جہاد میں پاسبانی کی خدمت کی فضیلت

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ	کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ	علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔
" رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِىْ	" ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری
سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ	اللہ تعالےٰ کی راہ میں (ایام جہاد میں)

صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ وَ	ایک مہینے کے روزوں اور شب بیداری سے
اِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ	بہتر ہے اور اگر وہ چوکیداری کی خدمت
عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُهٗ	انجام دیتا ہوا مارا جائے، تو اس کے اس عمل
وَ اُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ	کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے جس میں وہ
وَ اَمِنَ الْفَتَّانَ"	مشغول تھا۔ (یعنی اس کا ثواب اسکو
رَوَاهُ مُسْلِمٌ	ملتا رہتا ہے) اور اس کو جنت سے رزق
	ملتا رہتا ہے۔ اور فتنہ میں ڈالنے والے
	(یعنی عذابِ قبر کے فرشتے یا دجّال یا
	شیطان وغیرہ) سے امن میں رہتا ہے

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۰ شمار ۳۶۱۷)

جہاد میں جانے اور مال خرچ کرنیکی فضیلت

وَعَنْ عَلِيٍّ وَ اَبِي الدَّرْدَاءِ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ، ابی درداء
وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ اُمَامَةَ	ابی ہریرہ، ابی امامہ، عبد اللہ
وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَ	بن عمر، عبد اللہ بن عمرو، جابر بن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ	عبد اللہ اور عمران بن حصین رضی
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ	اللہ عنہم اجمعین سب کے
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ	سب جناب رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ
كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
"مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ
بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ
سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَ
مَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ
وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ
دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ
دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ
الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ
لِمَنْ يَّشَآءُ"
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث
بیان کرتے ہیں۔ کہ آپؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ
"جو شخص اللہ کی راہ
(یعنی جہاد) میں خرچ کرنے
کے لئے مال بھیجے اور خود گھر
میں رہے۔ اس کو ہر درہم
کے بدلے سات سو درہم
ملیں گے، اور جو شخص خود اللہ
کی راہ میں لڑا۔ اور جہاد میں اپنا مال
بھی خرچ کیا۔ اس کو ہر درہم کے
بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے، پھر
آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَاللّٰہُ
یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ۔

ابن ماجہ رحؒ

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۴ شمار ۳۶۷۹)

مجاھد کی فضیلت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا وَفِي أُخْرَى لَهُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے،

"وہ شخص دوزخ میں نہ جائیگا، جو اللہ کے خوف سے رویا ہو۔ جب تک کہ دوہا ہوا دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے، (یعنی جسطرح دودھ کا واپس جانا محال ہے اسی طرح اس شخص کا دوزخ میں جانا محال ہے) اور اللہ کی راہ میں بندہ کے جسم کا غبار اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے (یعنی مجاہد دوزخ میں نہ جائیگا)۔ (ترمذیؒ) اور نسائیؒ کی ایک روایت میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کہ مسلمان کے نتھنوں میں اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے۔ کہ بندہ کے پیٹ میں اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں

جمع نہ ہوگا۔ اور بخل و ایمان ایک جگہ
جمع نہیں ہوتے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۷ شمار ۳۶۵۰)

جہاد کی ترغیب

وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ "لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا — "فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ البتہ جہاد اور نیت ہے، پس جب تمکو جہاد کیلئے بلایا جائے تو تم سب اپنے گھروں سے نکل پڑو۔"
(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۵ شمار ۳۶۴۱)

جہاد کی فضیلت

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا" (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)	نے فرمایا۔ "صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں جانا۔ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔" (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۹ شمار ۳۶۱۶)

مجاہدین کی خدمت کا ثواب

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ	حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "جس شخص نے کسی جہاد کرنیوالے کا سامان درست کر دیا۔ اس نے گویا جہاد ہی کیا۔ اور جو شخص جہاد کرنیوالے کے اہل و عیال کا خدمتگزار بنا اس نے بھی گویا جہاد ہی کیا۔" (یعنی ان دونوں کاموں کا ثواب جہاد کے برابر ہے۔)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۰ شمار ۳۶۲۱)

جہاد میں شریک نہ ہونے پر وعید

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ"

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔ جس شخص نے نہ تو جہاد کیا۔ نہ جہاد کرنے والوں کا سامان درست کیا۔ اور نہ مجاہدین کے اہل وعیال کی خبر گیری کی۔ اس کو قیامت سے پہلے اللہ تعالےٰ کسی سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔ (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۶ شمار ۳۶۴۳)

جہاد کی فضیلت

وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ

حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ۔ پھر ان کو دوزخ کی آگ

نہیں چھوتی

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۰ شمارہ ۳۶۱۸)

جہاد میں پاسبانی کا ثواب

وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اللہ کی راہ میں (کافروں کی سرحد پر) ایک دن کی نگہبانی ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے، سوائے اس دن کے" ترمذی، نسائی

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۷ شمارہ ۳۶۵۳)

اللہ کی راہ میں پاسبانی کی حقیقت

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری یعنی

الدُّنيَا وَمَا عَلَيْهَا"
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

محافظت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔" (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۹ شمارہ ۳۶۱۵)

شہادت کا طالب شہید ہے

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالے سے سچے دل سے شہادت کو طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالے اس کو شہید کا مرتبہ عنایت فرما دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پہ مرے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۳ شمارہ ۳۶۳۲)

جہاد کی فضیلت

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ
"جو شخص مرا۔ اور جہاد نہ کیا اور جہاد کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لایا۔ اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی۔"
(مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۴ شمار ۳۶۳۷)

○

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهٗ فِى النَّارِ اَبَدًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کافر اور کافر کا مارنے والا دوزخ میں کبھی یکجا نہیں ہوتے (یعنی کافر کو مارنے والا کبھی دوزخ میں نہیں جاتا۔ (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵۰ شمار ۳۶۱۹)

○

دعوت وتبلیغ الاسلام

تبلیغ کا حکم

يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ

اے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس (پیغام) کو (لوگوں تک) پہنچا دیں۔ جو آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آپؐ پر اتارا گیا ہے۔ اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا، تو آپؐ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا۔

(المائدہ : ۶۷)

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○

پس جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا گیا ہے اسکو کھول کر سنا دیجیے اور مشرکین کی پرواہ نہ کیجیے۔

(الحجر : ۹۴)

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

(مومن) نیک کاموں کا حکم دینے والے اور برے کاموں سے روکنے والے

وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنیوالے ہیں اور مومنوں کو خوشخبری سنادیں۔

(التوبہ : ۱۱۲)

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور نصیحت کرتے رہو، بیشک نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔

(الذّٰریٰت : ۵۵)

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝

پس وہ اس بارے میں تجھ سے نہ جھگڑیں اور تو ان کو اپنے رب کی طرف بلا، بیشک تو سیدھے راستے پر ہے۔

(الحج : ۶۷)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

اپنے پروردگار کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیں۔ اور (اگر ضرورت پڑے تو) ان سے اچھی طرح سے بحث کریں۔ بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے۔ اس کو جو اس کی راہ سے بھٹکے، اور وہی ان کو خوب جانتا

ہے جو ہدایت پر ہیں ۔

(النحل : ۱۲۵)

○

اچھی باتوں کی ہدایت کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا

مسلمانوں کا فرض ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

اور چاہیے، کہ تم میں ایک جماعت ہو، جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے نیک کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے، اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔

(آل عمران : ۱۰۴)

○

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

تم بہترین امت ہو، جو لوگوں کو (بھلائی کے) لیے نکالی گئی ہے ۔ تم نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔

(آل عمران : ۱۱۰)

خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○	(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!) معافی کو لازم پکڑو، اور نیک کام کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو۔

(الاعراف : ۱۹۹)

○

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○	اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکو کار بھی ہو۔ اور کہے، کہ میں اللہ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں :

(حٰمٓ السجدہ : ۳۳)

○

بنی اسرائیل لوگوں کو بُرے کاموں سے منع نہ کرنے پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسےٰؑ کی زبانی ملعون قرار پائے،

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا	بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ ان پر داؤدؑ اور عیسےٰؑ بن مریم علیہم السلام کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی

يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

کی، اور حد سے باہر نکل جاتے تھے، برے کاموں سے جو کیا کرتے تھے، کسی کو روکتے نہیں تھے، البتہ برا کام ہے جو وہ کرتے تھے۔

(المآئدہ : ۷۸، ۷۹)

○

تبلیغ کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ "پہنچاؤ میری طرف سے، اگرچہ ہو ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت مفید حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ، اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قصے سنو ان کو لوگوں کے سامنے بیان کردو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں، اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرلے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۹ شمار ۱۸۷)

تبلیغ کی فضیلت

وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور جس طرح سنا تھا۔ اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے۔ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۶ شمار ۲۱۵)

عالم وعابد کے مراتب کا بیان

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ	حضرت حسن (بصری) رضؓ سے مرسلاً روایت

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ عَنْ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ اَحَدُھُمَا کَانَ عَالِمًا یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَالْاٰخَرُ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ ھٰذَا الْعَالِمِ الَّذِیْ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ عَلَی الْعَابِدِ الَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ کَفَضْلِیْ عَلٰۤی اَدْنَاکُمْ

رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

ہے۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا حال پوچھا گیا۔ جن میں سے ایک تو عالم تھا۔ جو فرض نماز پڑھتا تھا۔ اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا۔ اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا۔ آپؐ سے پوچھا گیا۔ ان میں سے کون بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے۔ اس عابد پر، جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا۔ ایسی ہی نفیلت ہے، جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر

(دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۹ شمار ۲۳۲)

خلاف شرع امور کو روکنے کا حکم

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کسی امر خلافِ شرع کو دیکھے (مثلاً خلافِ شرع باجے اور شراب کی چیزیں) ان کو اپنے ہاتھوں سے توڑ دے (ضائع کر دے) اور اگر ہاتھوں سے برباد کرنے کی قوت نہ ہو، تو پھر زبان سے منع کرے اور زبان سے منع کرنے کی بھی قوت نہ ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۳ ۵ جلد ۴۹۰۸)

گناہ کو گناہ سمجھو

وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عُمَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عرس بن عمیرؓ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا

رَوَاهُ ابوداؤد

ہے جب زمین پر گناہ کئے جائیں تو جو شخص انکو دل سے برا سمجھے وہ اگرچہ وہاں موجود ہو اس شخص کی مانند سمجھا جائیگا جو وہاں موجود نہیں ہے اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو۔ اور ان گناہوں کو برا خیال نہ کرے، وہ اس شخص کی مانند ہوگا۔ جو وہاں موجود ہے۔ (یعنی گناہوں کو برا سمجھنے والا گنہگاروں کے زمرہ سے خارج سمجھا جائیگا اور برا نہ سمجھنے والا گنہگاروں میں شامل خیال کیا جائے گا (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۴۵ شمار ۴۹۱۲)

امر بالمعروف کا حکم

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہو گی یعنی

لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ وَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ	یا تو) تم البتہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم اور بری باتوں کی ممانعت) کرتے رہو گے (اور یا) عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائیگا۔ اور اس وقت تم اللہ سے دعا کرو گے اور تمھاری دعا قبول نہ کی جائیگی۔ (ترمذیؒ)
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ	

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۴۵ شمارہ ۴۹۱۱)

○

بری باتوں سے روکو

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَھَتْھُمْ عُلَمَآءُھُمْ فَلَمْ یَنْتَھُوْا فَجَالَسُوْھُمْ فِیْ مَجَالِسِھِمْ وَاٰکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بنی اسرائیل جب گناہوں میں مبتلا ہو گئے، تو اول ان کے علماء نے ان کو اس سے منع کیا۔ اور جب وہ منع کرنے سے بھی باز نہ آئے، تو وہ بھی انکی محفلوں میں شریک ہونے لگے۔ اور ان کے ہم نوالہ و ہم پیالہ بن گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے

فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاؤُدَ وَعِيْسٰى
بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ
لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ
دَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ
كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ
عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهٗ
عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ
عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ
اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى
بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا
لَعَنَهُمْ

سبب سیاہ کر دیا۔ (یعنی جو لوگ گنہگار نہ
تھے۔ ان کے دلوں کو گنہگاروں میں مل
جانے کے سبب سیاہ کر دیا) پس لعنت کی
اللہ تعالیٰ نے ان پر حضرت داؤدؑ اور حضرت
عیسٰیؑ کی زبان پر، اور یہ لعنت ان کے گناہ
کرنے اور حد سے تجاوز کر جانے پر کی گئی
تھی۔ راویؓ کا بیان ہے۔ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے
یہ کہہ کر آپؐ اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا۔ قسم
ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے، تم اس وقت تک عذاب الٰہی
سے نجات حاصل نہ کر سکو گے، جب تک کہ تم
ظالموں اور فاسقوں کو گناہوں سے نہ
روکو (ترمذیؒ۔ ابوداؤدؒ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے
فرمایا (جیسا کہ تم خیال کرتے ہو) ایسا ہرگز
نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم تم انکو اچھی باتوں
کا حکم دو، بری باتوں سے روکو، ظالم کے ہاتھ
کو پکڑ لو۔ انکو حق پر آمادہ کرو۔ اور حق

پر ان کو قائم کردو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ تم ہیں
سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے
ساتھ وابستہ کردے گا۔ اور پھر تم پر لعنت
فرمائیگا۔ جیساکہ بنی اسرائیل پر لعنت کی تھی

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۴۹ شمارہ ۴۹۱۹)

علمی مجلس عبادت کی مجلس سے بہتر ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَّ اَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں میں سے گذرے جو مسجد میں منعقد ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا، دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں، لیکن ان میں سے ایک بہتر ہے دوسری سے ان دونوں مجلسوں یا جماعتوں میں سے ایک عبادت میں معروف ہے اور اللہ سے دعا کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش و رغبت کا اظہار کر رہی ہے، خواہ اس کو دے یا نہ دے اور دوسری جماعت فقہ یا علم حاصل کر رہی ہے اور

الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

جاہلوں کو علم سکھا رہی ہے پس یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں (یہ کہکر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں بیٹھ گئے (دارمی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۷۱ شمارہ ۲۳۹)

تبلیغ و ہدایت کے ثواب کا بیان

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستے پر بلائے) اسکو اتنا ہی اجر ملیگا، جتنا کہ اس کو جو اسکی پیروی اختیار کرے اور اس (اطاعت گذار) کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا - اور جو گمراہی کی طرف بلائے، اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا - جتنا کہ اس کو، جو اسکی اطاعت کرے - اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا - (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۹ شمارہ ۱۵۰)

اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

رسولؐ اسی غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ لوگ ان کی اطاعت کریں

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ اسی لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔

(النسآء : ۶۴)

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(اٰلِ عمران : ۱۳۲)

اللہ سے محبت کرنیوالوں کو اتباعِ رسول کا حکم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ

آپؐ فرمادیں۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم

اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

سے محبت کریگا، اور تمہارے گناہ بخش دیگا، اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(آل عمران : ۳۱)

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ؐ کی اطاعت کرو۔ اور جو تم میں سے حاکم ہیں۔ ان کی بھی، پھر اگر تم کسی بات میں جھگڑ پڑو۔ تو اس (معاملے) کو اللہ اور رسول ؐ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ پہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ (تمہارے لئے) بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

(النسآء : ۵۹)

○

اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت، آپس میں نہ جھگڑنے اور صبر کرنے کا حکم

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا

اور اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑا کرو۔ ورنہ تم

وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

بزدل ہوجاؤ گے، اور تمہارا ہوا اکھڑ جائیگی اور صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(الانفال : ۴۶)

لکڑی کی تلوار بنا لینا اور خانہ جنگی میں حصّہ نہ لینا

عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ صَيْفِيِ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ إِلَى أَبِيْ فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ إِنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ

حضرت عدیسہؓ کہتی ہیں۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے والد حضرت اہبانؓ کے پاس تشریف لائے، اور اپنے ساتھ ان کو (میدان جنگ میں) نکلنے کے لئے فرمایا۔ میرے والدؓ نے فرمایا۔ کہ میرے دوست آپؐ کے چچیرے بھائی (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ جب لوگ باہم مختلف ہوجائیں (ان میں نااتفاقی اور خانہ جنگی برپا ہوجائے، تو لکڑی کی تلوار بنا کر رکھنا۔ چنانچہ میں نے لکڑی کی تلوار بنا کر رکھی ہے (اگر

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ

آپؐ چاہیں تو میں لکڑی کی تلوار لے کر آپؐ کے ساتھ نکلوں؟) حضرت عدیسہؓ کہتی ہیں کہ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میرے والدؓ کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت محمد بن مسلمہؓ سے بھی روایت ہے (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۲۔ باب الفتن)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ○

بیشک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے کردار) میں بہترین نمونہ ہے (یعنی) اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کے ہونے کی امید رکھتا ہے۔ اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

(الاحزاب : ۲۱)

○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ○

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو (ترک کر کے) ضائع نہ کرو

(محمد : ۳۳)

رسولؐ کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے، تو بیشک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی

(النسآء : ۸۰)

○

قیامت کو اللہ اور رسولؐ کے تابعدار نبیوںؑ، صدیقوں شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ○

اور جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا. تو وہ ان کے ساتھ ہیں، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوںؑ، صدیقوں، شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ. اور یہی اچھے رفیق ہیں۔

(النسآء : ۶۹)

○

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنیوالے کو جنّت

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریگا۔ اللہ اسکو ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

(الفتح : ۱۷)

اللہ اور رسولؐ کے نافرمان گمراہ ہیں

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

اور جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی، بے شک وہ کھلی گمراہی میں پڑا

(الاحزاب : ۳۶)

اللہ اور اس کے رسول کے مخالف مردود ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝

بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جھگڑا کرتے ہیں وہی ذلیلوں میں ہیں۔

(المجادلہ : ۲۰)

اللہ اور رسولؐ کے نافرمان کو عذابِ دوزخ

وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کریگا تو بیشک اللہ (اسکو سخت عذاب دینے) والا ہے

(الانفال : ۱۳)

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کریگا، بیشک اس کیلئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(الجن : ۲۳)

اللہ اور رسولؐ کے تابعدار اپنی مراد کو پہنچیں گے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

اور جو اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کریگا بیشک اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

(الاحزاب : ۷۱)

سُنّت پر عمل کرنے کا اجر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ
بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ
فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ
رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ
الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رض

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔ کہ جس شخص نے میری امت
کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو
اپنا رہنما بنایا۔ اس کو سو شہیدوں
کا ثواب ملے گا۔ بیہقی نے یہ روایت اپنی
کتاب "الزہد" میں حضرت ابن عباس رض
سے نقل کی ہے (بیہقی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۳ شمار ۱۶۶)

○

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ
طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَ
اَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ
دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالے عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جس شخص نے پاک و حلال کھایا۔
طریق سنت پر عمل کیا۔ اور اس
کی زیادتیوں سے لوگ امن میں رہے
وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص

هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِي قُرُوْنٍ بَعْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ	نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے لوگ تو آج کل بہت ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اور میرے بعد بھی ایسے لوگ ہونگے (ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۴ شمارہ ۱۶۸)

کتاب اللہ اور سنّتِ رسول کو مضبوط پکڑ لو

وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا۔ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهِ رَوَاهُ الْمُوَطَّا	حضرت مالک بن انسؓ بطریقِ مرسل بیان کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ (موطا)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵ شمار ۱۷۶)

نافرمان کی سزا کا بیان

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا۔ مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہُوا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے میرا انکار کیا۔

(بخاریؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۴ - شمارہ ۱۳۵)

حلال وحرام کا بیان

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا

حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپؐ ہماری طرف منہ کرکے بیٹھ گئے۔ اور ہم کو نہایت مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے

الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا
الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ
مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ
أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ
وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ
كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهٗ
مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ
فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ
الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا
وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ
وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ
الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ
بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ

اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ پس
ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شاید) یہ
آخری وصیت ہے پس آپؐ ہم کو کچھ
اور نصیحت فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا
میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ تم
اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور نصیحت
کرتا ہوں۔ تم کو سننے اور اطاعت
کرنے کی۔ اگرچہ تم کو حبشی غلام
کی اطاعت کرنی پڑے۔ پس تم
میں سے جو شخص میرے بعد زندہ
رہے، اور اختلاف کثیر کو دیکھے گا۔
ایسی حالت میں تم پر لازم ہے۔ کہ
میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین
کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑے۔ اسی (طریقہ)
پر بھروسہ رکھو۔ اس کو دانتوں سے
مضبوط پکڑے رہو، اور بچو تم (دین میں)
نئی باتیں پیدا کرنے سے۔ اس لئے کہ ہر
نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی

وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّھُمَا کُمْ یَذْکُرِ الصَّلٰوۃَ

ہے۔ (احمدؒ/ ابوداؤدؒ/ ترمذیؒ/ ابن ماجہؒ) مگر اس روایت میں ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۱ شمار ۱۵۷)

صراطِ مستقیم کا بیان

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَ قَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِنْھَا شَیْطٰنٌ یَدْعُوْا اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاِنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الْاٰیَۃَ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (سیدھا) خط کھینچا۔ پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر آپؐ نے اس خط کے دائیں بائیں اور چند خط کھینچے اور فرمایا یہ بھی راستے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، وَاِنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ (یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے، بس اس کی پیروی کرو۔) (احمدؒ/ نسائیؒ/ دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۲-۵۱ شمار ۱۵۸)

اکلِ حلال

حلال وطیب روزی کھاؤ

يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ

"اے لوگو! جو (کچھ) زمین میں ہے اس میں سے حلال (اور) پاکیزہ کھاؤ!"

(البقرۃ : ۱۶۸)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں، کھاؤ،

البقرہ : ۱۷۲

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

سو اس میں سے کھاؤ، جو اللہ نے تمہیں حلال اور پاکیزہ دیا ہے اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو

(النحل : ۱۱۴)

خبیث اور طیّب مال برابر نہیں ہو سکتا

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○	آپ فرما دیں، کہ ناپاک اور پاکیزہ (حرام اور حلال) برابر نہیں ہے، اگرچہ تجھے ناپاک (حرام) کی کثرت اچھی لگے پس اللہ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو! تاکہ تم کامیاب ہو

(المائدہ : ۱۰۰)

○

طیّبات اور طعام اہلِ کتاب حلال ہے

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ؗ	آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں، اور اہلِ کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔

(المائدہ : ۵)

○

اللہ تعالیٰ پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ	حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا جناب
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے،
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاک چیزوں
اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ	کو قبول کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ
اِلَّا طَیِّبًا وَّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ	نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا
الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ	ہے، جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا
الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ	ہے، چنانچہ فرمایا ہے۔ اے رسولو!
یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ	کھاؤ پاک چیزوں میں سے، اور نیک
الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا	کام کرو۔ اور فرمایا ہے۔ اے ایمان
وَقَالَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ	والو! کھاؤ پاک کھانوں میں سے جو ہم
اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ	نے تم کو دیئے ہیں، پھر ذکر کیا آپ
مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا، جو
الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ	طویل سفر کرتا ہے، (حج کے لئے، یا کسی
اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ	اور عبادت کے لئے، یا قبولیت دعا کی
اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَ	جگہ تلاش کرنے کیلئے) پراگندہ بال اور
مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ	غبار آلودہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان
وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَّغُذِیَ بِالْحَرَامِ	کی طرف اٹھاتا اور کہتا ہے اے پروردگار

فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰالِكَ
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اے پروردگار (مجھکو یہ چیز دے مجھکو فلاں چیز دے) حالانکہ کھانا اس کا حرام، لباس اس کا حرام اور حرام ہی میں پرورش کیا گیا ہے، پھر کیونکر اس شخص کی دعا قبول کی جائے،

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳ شمار ۲۶۴۰)

ہاتھ سے کما کر کھانا

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ــ "نہیں کھایا کسی نے کبھی کوئی کھانا۔ جو بہتر ہو اس کھانے سے جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے، اور اللہ کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔"
(بخاریؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳ شمار ۲۶۳۹)

اخلاص

اللہ ہی کیلئے عبادت کرو

قُلِ اللّٰہَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّہٗ دِیۡنِیۡ ۝

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ ہی کی عبادت اس طرح کرتا ہوں، کہ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خاص رکھتا ہوں!

(الزّمر : ۱۴)

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ

خبردار! اللہ ہی کیلئے ہے خالص دین

(الزّمر : ۳)

اللہ کی رضا جوئی کیلئے خرچ کرنا

وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ ؕ

اور تم تو اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے خرچ کرتے ہو۔

(البقرۃ : ۲۷۲)

اللہ کے فرمانبردار ہو کر عبادت کرو

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا	وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود
هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ	نہیں، تو خالص اسی کے فرمانبردار ہو کر
لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	اسکی عبادت کرو۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○	لئے ہیں جو جہانوں کے پالنے والا ہے

(المؤمن : ۶۵)

○

اللہ کی رضاجوئی کیلئے کھانا کھلانا

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ	ہم تو صرف اللہ کی رضاجوئی کیلئے
اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً	تمہیں کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے کچھ بدلہ
وَّلَا شُكُوْرًا ○	اور شکر گذاری نہیں چاہتے۔

(الدھر : ۹)

○

اللہ کی خوشنودی کیلئے جان قربان کرنا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ	اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں
نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ	جنہوں نے اللہ کی خوشنودی کیلئے

اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ۝ | اپنی جانوں کو بیچ ڈالتا ہے۔ اللہ بندوں پر بڑی ہی شفقت رکھتا ہے۔

(البقرہ : ۲۰۷)

باہمی محبت کا اجر

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوۡلُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اَیۡنَ الۡمُتَحَابُّوۡنَ بِجَلَالِیۡ اَلۡیَوۡمَ اُظِلُّھُمۡ فِیۡ ظِلِّیۡ یَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیۡ

رَوَاہُ مُسۡلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ، جو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں انکو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔ اور آج میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۵ شمارہ ۴۷۸۵)

اللہ کے لئے محبّت

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ	وسلم نے ابوذر رض سے فرمایا! ابوذر رض
یَا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ	ایمان کی کونسی شاخ زیادہ
اَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ	مضبوط ہے؟ عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس
اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاتُ	کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتا ہے
فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ	فرمایا۔ آپس میں دوستی رکھنا محض
وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ	کی رضامندی کے لئے اور لوگوں
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ	سے محبت و بغض رکھنا محض کیلئے
الْاِیْمَانِ	(بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۸ شمار ۴۷۹۲)

باہمی محبّت کا اجر

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی	کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ	صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ (رَوَاہُ مَالِکٌ) وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَآءُ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو لوگ آپس میں میری رضامندی و خوشنودی کے لئے محبت کرتے ہیں۔ ان سے مجھ کو محبت کرنا ضروری ہے۔ اور جو لوگ محض میری رضا کے لئے باہم بیٹھتے اور میری تعریف کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ ان سے (بھی) مجھکو محبت کرنا واجب ہے۔ (مالکؒ) اور ترمذیؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری عظمت و جلال کے سبب جو لوگ آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کیلئے (آخرت میں) نور کے منبر ہونگے اور انبیاءؑ و شہداء ان پر رشک کریں گے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۷ شمار ۴۷۹۰)

ایفائے عہد

عہد پورا کرنے کا حکم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵ — اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔

(المائدہ : ۱)

وَ اَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ — اور تم میرا عہد پورا کرو۔ میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

(البقرہ : ۴۰)

وَ بِعَھْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْا ط — اور اللہ کے عہد کو پورا کرو

(الانعام : ۱۵۳)

وَ اَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا — اور جب تم اللہ سے عہد کرو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو۔ اور تم نو اللہ کو اپنے

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط

اور پر صبر من قرار دے چکے ہو۔

(النّحل : ۹۱)

قیامت کو عہد کی باز پُرس

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا

اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی بابت (قیامت کو) پوچھا جائے گا

(بنی اسرائیل : ۳۴)

عہد پورا کرنیوالے سچے متقی ہیں

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

ہاں! جس نے اپنا عہد پورا کیا، اور (اللہ سے) ڈرا تو بیشک اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے

(العمران : ۷۶)

عہد پورا کرنیوالے کو اجرِ عظیم

وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

اور جس نے اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کیا۔ تو اللہ اُسے بڑا بھاری بدلہ دے گا

(الفتح)

عہد کرنیوالے عقل والے ہیں

اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝

نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں وہ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو نہیں توڑتے

(الرعد : ۱۹، ۲۰)

ایفائے وعدہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ (خلیفہ اول) کے پاس علاء حضرمیؓ (عامل) کی طرف سے مال آیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى	نے لوگوں سے کہا۔ جس شخص کا
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو
وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ	یا کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قِبَلَهَا عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا	کچھ وعدہ کیا ہو، وہ ہمارے پاس آئے
قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ جناب رسول
وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا
وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ	کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اتنا اور اتنا
يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ	مرحمت فرمائیں گے، یعنی تین بار دونوں
جَابِرٌ فَحَثَّ لِيْ حَثْيَةً	ہاتھ بھر کر۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت
فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ	ابوبکرؓ نے مجھ کو ایک لپ بھر کر زر نقد
خَمْسُ مِائَةٍ قَالَ خُذْ	دیا۔ شمار کیا، تو وہ پانسو تھے، پھر فرمایا
مِثْلَيْهَا	پانسو پانسو دو مرتبہ اور گن لو۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)	(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۶ شمار ۴۶۵۹)

○

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ	حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ
وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ	صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ دیکھا

وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَشْبَهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قُلُوصًا نَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ	(بڑھاپا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر ہو چکا تھا، اور حسن بن علیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جماعت کو تیرہ جوان اونٹوں کے دینے کا حکم فرمایا تھا۔ ہم ان اونٹوں کو لینے گئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر آگئی۔ اور ہم کو کچھ بھی نہ دیا گیا۔ پھر جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوںؓ نے اعلان کیا، کہ جس شخص سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو۔ وہ ہمارے پاس آئے، میں حاضر ہوا، اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ انھوںؓ نے اونٹوں کے دیدینے کا حکم فرمایا (ترمذیؒ)

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۶ شمار ۴۶۶۰

ایفائے وعدہ کا سبق آموز واقعہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي	حضرت عبد اللہ بن ابی الحمساءؓ

الحُسْنَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے میں نے آپؐ سے ایک چیز خریدی تھی جس کی کچھ قیمت ادا کرنے سے باقی رہ گئی تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا کہ میں بقیہ قیمت لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر حاضر ہونگا۔ میں اس وعدہ کو بھول گیا۔ تیسرے دن مجھ کو یہ بات یاد آئی۔ کہ میں بقیہ قیمت لے کر اسی جگہ پہنچا جہاں کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ بیٹھے ہیں۔ مجھ کو دیکھتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے مجھ کو بڑی زحمت میں مبتلا کیا۔ میں تین روز سے یہاں بیٹھا ہوا تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۰۷ شمارہ ۴۶۶۱)

وعدہ کی تشریح

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَدَ رَجُلاً فَلَمْ یَاْتِ اَحَدُھُمَا اِلٰی وَقْتِ الصَّلٰوۃِ وَذَھَبَ الَّذِیْ جَاءَ لِیُصَلِّیَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے — جس شخص نے کسی سے کوئی وعدہ کیا (مثلاً یہ کہ تم فلاں جگہ آنا) اور دونوں شخصوں میں سے ایک نماز کے وقت تک وہاں نہ پہنچا اور دوسرا نماز کیلئے چلا گیا تو اس دوسرے شخص پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ (رزینؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم (مترجم) صفحہ ۴۸۷ شمارہ ۴۶۶۴)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ ھَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت عبد اللہ بن عامرؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک روز میری ماں نے مجھ کو بلایا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے اور کہا۔ ادھر آ میں تجھ کو دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں سے پوچھا۔ تم نے اس کو کیا چیز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيْهِ؟ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ	دینے کا ارادہ کیا تھا؟ انہوںؓ نے کہا۔ میں نے ایک کھجور دینے کا خیال کیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا (یہ عبد اللہ بن عامرؓ کے بچپن کا واقعہ ہے جبکہ بچوں کو لالچ دے کر بلایا جاتا ہے)
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ	(ابوداؤدؒ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم شمار ۴۶۶۳ صفحہ ۴۸۷)

وعدہ کی حقیقت

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ اُمْنِيَّتِهِ	حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت آدمی اپنے کسی بھائی سے کوئی وعدہ کرے

اَنْ يَفِيَ لَهٗ فَلَمْ	اور اس کی یہ نیت ہو۔ کہ وہ
يَفِ وَلَمْ يَجِئْ	اس وعدہ کو پورا کرے گا۔
لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ	اور کسی سبب سے وہ اس کو
عَلَيْهِ	پورا نہ کر سکے، اور وعدہ پر نہ آئے
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ	تو اس پر کچھ گناہ نہیں!
وَالتِّرْمِذِيُّ	(ابوداؤدؒ / ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۸۲ شمار ۴۶۶۲)

○

صِدق

مومنوں کو سچّوں کا ساتھ دینا چاہیئے

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ○	مسلمانو! اللہ سے ڈرو! اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو

(التوبہ ۱۱۹)

○

سچے ہی نیکوکار اور پرہیزگار ہیں

وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ○ لَھُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ؕ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۚ لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِیۡ	اور جو سچی بات لے کر آیا۔ اور جس نے اس کو سچ مانا۔ یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ جو چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں موجود ہو گا۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ دور کرے اللہ ان سے برائی

عَمِلُوْا وَ يَجْزِ يَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

جو انہوں نے کی تھی۔ اور اچھا بدلہ دے انہیں ان کے اعمال کا جو وہ کرتے تھے۔

(الزمر: ۳۳ تا ۳۵)

سچوں کو راہِ جنت آسان

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ○

پس جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ اور سچ مانا اچھی بات کو پس ہم اسی کے لئے آسانی کا گھر (بہشت) آسان کریں گے۔

(اللّیل: ۵ تا ۷)

سچوں کیلئے جنت اور اللہ کی خوشنودی

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ط لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(قیامت کے دن) اللہ فرمائے گا۔ کہ سچے بندوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔ ان کے لئے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

بہشتی ہوں گی۔ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے، اور وہ اللہ سے راضی ہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔

(المائدہ : ۱۱۹)

○

خوش طبعی میں سچ بولو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۸ شمار ۴۶۶۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ (ہاں! لیکن اس خوش طبعی میں بھی) میں سچی بات کہتا ہوں۔ (ترمذیؒ)

○

جھوٹ اور سچ کا بیان

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ

تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سچ بولنا اختیار کرو۔ اس لئے کہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے، اور نیکی جنت میں لیجاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے، وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے، اور بچو تم جھوٹ سے اسلئے کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لیجاتا ہے اور فسق و فجور دوزخ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے، اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی بہشت میں لے جاتی ہے۔ جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۷۵ شمار ۴۶۱۱)

حیا

حیا نیکی اور بھلائی پیدا کرتی ہے

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حیا بھلائی اور نیکی کے سوا کوئی بات پیدا نہیں کرتی۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حیا کی تمام اقسام بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۰ شمارہ ۴۸۴۸)

○

حیا کی تعریف

عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَآءُ رَوَاہُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ	ہر دین اور مذہب میں ایک خلق ہے (یعنی ایک بہترین صفت ہے) اور اسلام کا وہ خلق (یعنی وہ صفت) حیا ہے۔ (مالکؒ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۲ شمار ۴۸۶۵)

حیا ایمان کا جزو ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَآءِ وَالْجَفَآءُ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ حیا ایمان کا ایک جزو ہے اور ایماندار جنت میں جائے گا۔ اور بیحیائی بدی میں سے ہے، اور بدکار شخص دوزخ میں جائے گا۔ (احمدؒ / ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۰ شمار ۴۸۵۴)

ایمان اور حیا ساتھ ساتھ ہیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَآءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ فِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حیا اور ایمان کو ایک جگہ رکھا گیا ہے۔ (یعنی ایک دوسرے سے وابستہ ہے) ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے کہ ان میں سے جب ایک کو دور کیا جاتا ہے۔ تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے۔ (بیہقی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۳ شمار ۴۸۶۶)

شرم اٹھ جانے کے بعد جو چاہے سو کرو

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِى فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ
رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیائے سابقین کے کلام میں سے جو بات لوگوں نے پائی ہے (یعنی ایسی بات جس میں تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے یا جس کا حکم اب تک باقی ہے) یہ بات ہے۔ کہ جب تونے شرم کو اٹھا کر رکھ دیا، تو اب جو تیرا دل چاہے کر۔ (بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۰ شمار ۴۸۴۹)

○

پردہ

ازواجِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں رہنے کا حکم

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی	اور (اے نبیؐ کی بیویو!) اپنے گھروں میں بیٹھی رہو۔ اور پہلے زمانہ جاہلیت کی طرح زینت ظاہر نہ کرتی پھرو۔

(الاحزاب : ۳۳)

عورتوں کو سر پہ چادر اوڑھنے کا حکم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ	اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیبیوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو۔ کہ اپنے اوپر اپنی چادریں ذرا نیچے لٹکا لیا کریں۔ اس سے غالباً یہ پہچانی جائیں گی۔ اور ایذا نہیں دی جائیں گی'

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ — اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(الاحزاب : ۵۹)

مرد اور عورتیں نیچی نگاہ رکھیں

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط

مومنوں سے فرمادیں کہ اپنی نگاہیں (بدنظری سے بچنے کے لئے) جھکا لیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (بدکاری سے بچیں) یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔

(النور : ۳۰)

عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

اور مومن عورتوں سے فرمادیں اپنی نظریں (بدنظری سے بچنے کے لئے) جھکائیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ مگر جو ظاہر ہے اس میں سے اور اپنی

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ص — چادریں اپنے گریبانوں تک ڈالے رکھیں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ — اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں

(النور : ۳۱)

عورتیں آہستہ چلیں

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور زمین پر اپنے پیر نہ ماریں کہ اپنی جو زینت وہ چھپاتی ہیں معلوم ہو جائے۔ اور مسلمانو! سب ایک ساتھ اللہ کی طرف رجوع ہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(النور : ۳۱)

نامحرم عورت کو دیکھ کر فوراً نگاہ پھیرلو

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ مَا

حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا (کہ اگر ناگاہ کسی عورت پر بلا قصد نظر پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

مَدَّنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ ھٰذَا

ے فرمایا کہ اپنی نظر پھیر لو (یعنی اچانک اگر کسی عورت پر نظر پڑ جائے، تو اس میں کوئی گناہ نہیں مگر فوراً اس طرف سے نگاہ پھیر لینی چاہیئے۔ اگر قصداً دیکھتا رہے، تو گنہگار ہوگا)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ترمذی شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۴۶ شمار ۹۰)

○

اگر عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ نہ دیکھو

قَالَ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ

عن ابی ابن بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور انہوںؓ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے، یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے علیؓ! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو۔ کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر ہے اور تمہارے لئے دوسری نظر نہیں، (یعنی پہلی نظر معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں) (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف مع اردو جلد دوم صفحہ ۳۴۶ شمار ۹۱)

عورت عطر لگا کر محفل میں نہ جائے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر آنکھ زنا کرتی ہے (اگر کوئی شخص نامحرم عورت پر شہوت سے نظر کرے تو یہ آنکھ زنا ہے) اور عورت نے جب عطر لگایا اور وہ کسی مجلس سے گذری، تو وہ ایسی اور ایسی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے، کہ وہ زناکار ہے، اس میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ترمذی شریف مع اردو جلد دوم صفحہ ۸ ۳۴۳ شمار ۱۰۰)

رشک

رشک جائز ہے

عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَاتَحَاسَدُوْا وَيُرْوٰى لَا
حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَيْنِ رَجُلٌ
اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ
يَتْلُوْهُ اٰنَاۤءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۤءَ
النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ
اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِىَ
هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ
وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا
فَهُوَ يُنْفِقُهٗ فِىْ حَقِّهٖ
فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ
مَا اُوْتِىَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا
يَفْعَلُ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں حسد اور جلن نہ کیا کرو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو آدمی میں، ایک تو وہ مرد جس کو اللہ نے قرآن دیا ہے سو وہ اس کو رات اور دن کی ساعتوں میں پڑھا کرتا ہے، تو وہ کہے کہ اگر مجھ کو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو میں بھی کرتا۔ جیسا یہ کرتا ہے، دوسرا وہ مرد جس کو اللہ نے مال دیا ہے سو وہ اس کو بجا خرچ کیا کرتا ہے، تو یوں کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا۔ جیسا اس کے پاس ہے تو میں بھی کیا کرتا۔ جیسا یہ کرتا ہے (بخاریؒ)

(مشارق الانوار مترجم صفحہ ۵۸۸ شمار ۱۸۳۸)

تواضع و انکساری

تواضع کا حکم

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور مومنوں کے لئے اپنے (تواضع کے) بازو جھکا دے

(الحجر : ۸۸)

○

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور اپنے بازو جھکا دیں ان کے لئے جو مومنوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں

(الشعرآء : ۲۱۵)

○

اللہ کے خالص بندے وہی ہیں جو فروتنی کرتے ہیں

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں۔

(الفرقان : ٦٣)

○

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ○	اور جب بیہودہ (لوگوں) کے پاس سے گذرتے ہیں تو شریفانہ طریقے سے گذر جاتے ہیں (ہر لغویات سے)

(الفرقان : ۷۲)

○

تواضع اختیار کرو

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر کہا۔ لوگو! تواضع اور فروتنی اختیار کرو۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے تواضع سے کام لے اللہ تعالے اس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو اپنی نگاہ میں حقیر و ذلیل خیال کرتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں وہ بزرگ و برتر ہوتا

فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَ فِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ (بیہقی)	ہے، اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو پست کر دیتا ہے۔ پھر وہ لوگوں کی نگاہوں میں حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے اور اپنی نگاہوں میں وہ اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے، یہاں تک کہ پھر وہ لوگوں کی نگاہوں میں کتے اور سور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم صفحہ ۵۳۸ شمار ۴۸۹۰ جلد دوم)

○

عاجزی کی تاکید

وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ	حضرت عیاض بن مجاشعیؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعے آگاہ کیا ہے کہ عاجزی اور فروتنی اختیار کرو۔ اس قدر کہ کوئی شخص کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی کرے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۱ شمار ۴۶۷۹)

○

عفو و درگذر

عفو کا حکم

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ

پس معاف کرو اور درگذر کرو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لائے

(البقرۃ : ۱۰۹)

○

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

پس انہیں معاف کر اور ان کے لئے بخشش مانگ

(العمران : ۱۵۹)

○

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ○

معافی اختیار کرو۔ نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاھلوں سے کنارہ کش رہو۔

(اعراف : ۱۹۹)

ف :- جاہلوں سے منہ پھیر جاؤ۔

○

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخشے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔

(النّور : ۲۲)

○

عفو کرنا تقوٰی میں داخل ہے

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ	اور یہ کہ تم معاف کردو تقوٰی کے زیادہ قریب ہے۔

(البقرۃ : ۲۳۷)

○

عفو بڑا صبر کا کام ہے

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝	اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا، تو بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

(الشوریٰ : ۴۳)

○

بدی کا بدلہ بدی سے نہ دو

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "تم امعہ نہ ہنو۔ کہ اس طرح کہو اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے۔ اور ظلم کریں گے، تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ اپنے لئے یہ امر قرار دو۔ کہ اگر نیکی کریں، تو تم بھی نیکی کرو۔ اور برائی کریں، تو تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۱۵ شمارہ ۴۹۰)

قدرت کے باوجود انتقام نہ لینے کا حکم

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسٰى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے، اللہ تعالیٰ نے نے فرمایا ہے وہ شخص کہ (انتقام کی) قدرت رکھنے پر لوگوں کو معاف کردے۔ (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۸ شمار ۴۸۹۱)

○

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ	حضرت انسؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنی زبان کو بند رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عذاب سے اسکو بچائیگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی و بخشش چاہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمالیتا ہے (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۹ شمار ۴۸۹۲)

○

قناعت و توکّل

توکّل کا حکم

وَ تَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝	اور اللہ پر بھروسہ رکھ اور اللہ کافی کارساز ہے۔

(النّسآء : ۸۱)

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝	پھر جب تو ارادہ کرے تو اللہ پر بھروسہ رکھ بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(آل عمران : ۱۵۹)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ﳖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝	پس اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

(التوبہ : ۱۲۹)

توکّل والوں کو اللہ کافی ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

اور جو کوئی ڈرے اللہ سے وہ اس کے لئے مشکل سے نکلنے کی راہ کرے گا اور اسے اس جگہ سے رزق دیگا۔ جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور جو توکل کرے اللہ پر پس وہ کافی ہے۔ اس کو بیشک اللہ اپنے ارادہ کو پہنچنے والا ہے تحقیق اللہ نے ہر چیز کے لئے اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

(الطّلاق : ۲-۳)

○

توکّل کا حکم

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝

پس تو اللہ پر بھروسہ کر، بے شک تو کھلے حق پر ہے

(نمل : ۷۹)

○

بے طمع لوگوں کو فلاح

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اور جو شخص اپنے نفس کے بخل (حرص) سے بچایا گیا۔ سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(الحشر : ۹)

مشیّتِ الٰہی یہ ہے کہ لوگوں کو غیر مساوی رزق ملے

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ

اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو جتنا اللہ نے اسے دیا ہے اسی میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے۔

(الطلاق : ۷)

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

کیا وہ لوگ تیرے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں، ہم نے ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں ان کی روزی تقسیم کر دی ہے اور ہم نے ان میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے ہیں۔ تا کہ بعض

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ

ان کے بعض کو محکوم بنائیں

(الزخرف : ۳۲)

اللہ پر بھروسہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَرِقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے' میری امت میں ستر ہزار بےحساب جنت میں داخل ہوں گے، اور یہ لوگ جو نہ منتر کرتے ہوں گے اور نہ شگون بد لیتے ہوں گے، اور صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں گے۔

(بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۵ شمار ۵۰۶۳)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنِ مَاجَةَ	کہتے ہیں۔ کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرلو۔ ایسا بھروسہ جیسا کہ بھروسہ کا حق ہے۔ تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا۔ جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے (اپنے گھونسلوں میں) جاتے ہیں۔ (ترمذیؒ و ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۶ شمارہ ۵۰۶۷)

○

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَ اَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ	حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تمہارا رب بزرگ و برتر فرماتا ہے اگر میرے بندے میری اطاعت کریں۔ تو میں ان پر رات کو مینہ برساؤں جب کہ وہ سوتے ہوں، اور دن کو آفتاب نکالوں اور

وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ	بادل کے گرجنے کی آوازوں کو نہ سناؤں۔ (احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۰ شمار ۵۰۰۷)

اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کی فضیلت۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى	کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا	تشریف لائے اور فرمایا، پیش کی
فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ	گئیں (دکھائی گئیں) مجھ پر امتیں
الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ	(خواب یا حالتِ کشف میں) پس پیغمبروںؐ
النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ	نے اپنی امتوں کے ساتھ گذرنا شروع
وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ	کیا۔ ایک نبیؐ گذرا کہ اس کے ساتھ ایک
وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ	آدمی تھا (صرف ایک تابع) اور ایک نبیؐ گذرا
وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ	جس کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک نبی گذرا
فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا	کہ اس کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ اور ایک
سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ	نبی گذرا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا
اَنْ يَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ	پھر میں نے ایک بڑی جماعت یا انبوہ کو
هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ	دیکھا۔ جو آسمان کے کناروں میں بھری

ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ	ہوئی تھی۔ (اس کی زیادتی کو دیکھ کر) میں
فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا	نے یہ امید باندھی۔ کہ یہ میری امت
سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيَ	ہو گی۔ لیکن مجھ کو بتایا گیا۔ کہ یہ موسیٰ
انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ	علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ
سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ	کہا گیا۔ دیکھ! میں نے ایک بڑے انبوہ
فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ	کو دیکھا جس سے آسمان کے کنارے
وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ	معمور تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا۔ دائیں بائیں
اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ	دیکھ۔ میں نے ایک بڑے انبوہ کو اپنے
الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ	پہلوؤں میں پایا جو آسمان کے کناروں
هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ	تک پھیلے ہوئے تھے۔ پھر مجھ سے کہا
وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ	گیا۔ یہ تیری امت ہے۔ اور ان کے
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ	علاوہ ستر ہزار اور ہیں۔ جو بےحساب
فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ	جنت میں داخل ہوں گے، اور یہ وہ
فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ	لوگ ہوں گے، جو نہ تو بدشگون لیتے
يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ	ہیں۔ اور نہ منتر پڑھواتے ہیں اور نہ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ	اپنے جسم پر داغ لیتے ہیں۔ اور صرف
ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ	اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (یہ سن کر)
فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ	عکاشہ بن محصن رضؓ (صحابی) کھڑے ہوئے اور
يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ	عرض کیا، دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ ان لوگوں

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں مجھ کو شامل کر دے۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا۔ میرے لئے بھی دعا فرما دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجھ پر عکاشہ رضؓ سبقت لے گیا۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۵ شمار ۵۰۶۴)

اللہ سے مانگو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے! اللہ کے احکام امر و نہی کو محفوظ رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ اور محفوظ رکھ تو اللہ کے حق کو۔ تو تو اللہ کو اپنے سامنے پائیگا۔ اور جب تو سوال کا ارادہ کرے، تو اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد چاہ اور یہ بات یاد رکھ، کہ ساری مخلوق اگر جمع ہو کر تجھ کو کچھ نفع پہنچانا چاہے، تو ہرگز تجھ کو نفع نہ پہنچا سکیگی

قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

مگر صرف اتنا، جتنا کہ اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا کر رکھ دیے گئے۔ اور صحیفے خشک ہو گئے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ دوم صفحہ ۵۸۷ شمار ۵۰۷۰)

احمد / ترمذی

○

ایک واقعہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے، ایک ان میں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور دوسرا کچھ پیشہ کرتا تھا۔ پیشہ ور بھائی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی یہ کہا۔ کہ وہ کام کاج نہیں کرتا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تجھ کو اسی کی برکت سے رزق دیا جاتا ہے (ترمذیؒ)

(یہ حدیث صحیح غریب ہے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۹ شمار ۵۰۷۵)

سخاوت وایثار

ایثار

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

توجہاں تک تم سے ہو سکے، اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور تعمیل کرو اور خرچ کرتے رہو، کہ یہ تمہارے ہی حق میں بہتر ہے۔ اور جو شخص اپنے بخل طبعی سے بچا رہے تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(تغابن : ۱۶)

محبوب چیز کو خرچ کے بغیر نیکی حاصل نہیں ہو سکتی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

جب تک تم اپنی پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔ بھلائی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔

(العمران : ۹۲)

ایثار

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَ لَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ ط

اور اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ خود ان کے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو۔

(الحشر : ۹)

○

سخاوت کی فضیلت

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ ایذا دیتے ہیں انہیں کے لئے ان کے رب کے پاس بدلہ ہے۔ نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(البقرہ : ۲۶۲)

○

اِتحّادبینَ المسلمینَ

اصلاح بین النّاس

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ	اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں
الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا	لڑیں، تو ان میں صلح کراؤ، پھر اگر ایک
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْ	گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو تم
بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَی	اس زیادتی کرنے والے (گروہ) سے
الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ	لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم
تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی	کی طرف پلٹ آئے، پھر اگر پلٹ آئے
اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ	تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ	اور عدل کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ
وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ	عدل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے
الْمُقْسِطِیْنَ ۝ اِنَّمَا	مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو
الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا	اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ، اور
بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ	اللہ سے ڈرو۔ تاکہ تم پر رحمت کی
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝	جائے

(الحجرات : ۹-۱۰)

صلح کرنے کا ثواب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ "
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " میں تم کو وہ عمل بتادوں جس کے ثواب کا درجہ روزہ، صدقہ اور نماز کے ثواب سے زیادہ ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ضرور بتایئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ عمل) دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا ہے، اور جو شخص دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد پیدا کرے وہ مونڈنے (یعنی دین میں خلل ڈالنے) والا ہے۔ (ترمذیؒ / ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۵۲۳ شمار ۴۸۱۵)

مومن سے محبت کرو

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَحُّمِہِمْ وَتَوَادِّہِمْ وَتَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مومنوں کو آپس میں رحم کرنے محبت رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایسا پائے گا۔ جیسا کہ بدن ہے۔ جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے۔ تو سارے بدن کے اعضا اس کے دکھ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اور بیداری اور بخار میں سارا جسم شریک رہتا ہے (بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴ شمار ۴۷۳۴)

سارے مسلمان ایک ہیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ	حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مسلمان مسلمان کے لئے مانند مکان کے ہے۔ (یعنی سارے مسلمان ایک مکان کی مانند ہیں کہ مکان کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے) یہ کہکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی
انگلیوں میں داخل کر کے بتلایا۔ کہ سارے
مسلمان اس طرح ملے اور جکڑے ہوئے ہیں
(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴ شمار ۴۷۳۶)

سب مسلمان دینی بھائی ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ
اَخُ الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ
وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ
اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ
اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ
بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ
الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ لَہٗ
اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ
عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ مسلمان مسلمان کا (دینی) بھائی
ہے۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر نہ تو ظلم
کرے۔ نہ اس کو رسوا ہونے دے۔ اور نہ
اس کو ذلیل و حقیر سمجھے۔ تقویٰ اس جگہ
ہے۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کیا اور پھر
فرمایا۔ انسان کے لئے اتنی برائی کافی ہے
کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و ذلیل
جانے۔ مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان

وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پر حرام ہیں۔ یعنی مسلمان کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۵ شمار ۴۷۴۰)

پڑوسی کو نہ ستاؤ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔"قسم ہے اللہ کی ایمان نہیں لایا ۔ قسم ہے اللہ کی ، ایمان نہیں لایا ۔ قسم ہے اللہ کی ایمان نہیں لایا ۔ (یعنی ایمان کامل) پوچھا گیا ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کون شخص ایمان نہیں لایا ۔ فرمایا ۔ وہ شخص (اللہ پر ایمان نہیں لاتا) جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں (بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۶ شمار ۴۷۴۳)

حُسنِ ظن

اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اچھا گمان رکھنا (اللہ تعالےٰ کے ساتھ) منجملہ بہترین عبادت کے ہے (یعنی اللہ تعالےٰ کے ساتھ حُسنِ ظن بھی عبادت میں داخل ہے)

(احمدؒ/ ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۵ شمارہ ۴۸۲۵)

عیب پوشی

مسلمان بھائی کے عیب کو چھپاؤ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے، اور پھر وہ اس کو چھپائے، تو اس کو اس کا ثواب اس شخص کے برابر ہوگا۔ جس نے کہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچایا۔

(احمدؒ / ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۱ شمارہ ۴۷۶۵)

قول الثابت با لعمل

ثابت قدم رہنے والے مسلمانوں پر فرشتوں کا نزول جنت کی بشارت

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝	بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے ۔ پھر اسی پہ ثابت قدم رہے ۔ نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے (موت کے وقت اور قبروں سے اٹھنے کے وقت) اور کہتے ہیں) نہ خوف کرو ۔ اور نہ غم کھاؤ اور خوشخبری ہے تمہیں اس جنت کی ، جس کا تم وعدہ دئے جاتے تھے

(حٰم السجدہ : ۳۰)

ثابت قدم رہنے کا حکم

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ	پس استقامت پکڑو جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم کیا گیا ہے ۔

(ھود : ۱۱۲)

اللہ کو محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ
اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى
اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ
رَوَاهُ بُخَارِی وَمُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ کے نزدیک سب عملوں سے
بہت پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ ہوتا ہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشارق الانوار صفحہ ۲ ۳ ۷ شمار ۴ ۴ ۲ ۲)

○

اِحسانُ

احسان کرنیوالوں کو اللہ دوست رکھتا ہے

وَ اَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور احسان (نیکی) کرو، بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہے احسان (نیکی) کرنیوالوں کو

(البقرۃ : ۱۹۵)

احسان کرنے کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى

بے شک اللہ انصاف احسان اور قرابت داروں کی خبرگیری کا حکم دیتا ہے۔

(النحل : ۹۰)

وَ اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

اور تو بھی احسان کر جسطرح اللہ نے تجھ پر احسان فرمایا ہے۔

(القصص : ۷۷)

اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(التوبہ : ۱۲۰)

○

احسان کا بدلہ احسان ہے

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝

احسان کا بدلہ سوائے احسان کے اور کیا ہے۔

(الرحمٰن : ۶۰)

○

احسان کرنیوالوں کے لئے بہت کچھ ہوگا۔

نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝

ہم تمہارے گناہ معاف کر دینگے، اور احسان کرنے والوں کو اور بھی بہت کچھ دیں گے

(البقرۃ : ۵۸)

○

صلہ رحمی

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا

(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۶ شمار ۴۷۰۲)

احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شرابی جنت میں نہ جائیگا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا، جو بہت زیادہ احسان جتانے والا ہو اور نہ وہ شخص جو ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالا ہو اور نہ شراب کا پینے والا

(نسائیؒ / دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۸ شمار ۴۷۱۴)

ماں باپ کی طرف رحمت وشفقت کی ایک نظر کا اجر

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو بیٹا ماں باپ کی طرف رحمت وشفقت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اگرچہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں: اللہ بہت بڑا اور پاکیزہ ہے

(بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۲ شمار ۴۷۲۵)

احسان وسلوک کی فضیلت

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بہترین نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے احسان وسلوک کرنا ہے۔ باپ کے مرنے کے بعد

(مسلمٌ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۵ شمارہ ۴۶۹۸)

والدین کی نافرمانی پر وعید

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَآءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِی الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر گناہ (بجز شرک) اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے (یعنی ان میں سے جس قدر اللہ چاہے) مگر ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا، مگر اللہ اس کی سزا دنیا ہی میں مرنے سے پہلے اس کو دے دیتا ہے

(بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۲ شمارہ ۴۷۲۶)

امانت

امانت کے ادا کرنے کا حکم

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ

اگر تم میں سے بعض نے بعض کو امین بنایا تو وہ شخص اس کی امانت ادا کرے اور اللہ سے ڈرے، جو اس کا پروردگار ہے۔

(البقرۃ : ۲۸۳)

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں کو ادا کرو۔

(النسآء : ۵۸)

امانت داروں کی خوبی

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

(مومن وہ ہیں) جو اپنی امانتوں اور عہد

وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ کی حفاظت کرتے ہیں

(المؤمنون : ۸)

امانت داری کے اٹھ جانے کا ذکر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَقَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب امانت ضائع کی جائے تو انتظار کر قیامت کی۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے کہا۔ جس نے کہا تھا کہ قیامت کب آئے گی پھر اس مرد نے کہا، امانت کا ضائع ہونا کیسا؟ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو، تو منتظر رہ قیامت کا۔

(بخاریؒ)

(مشارق الانوار صفحہ ۱۸۷ شمار ۲۱۹)

صبر

صبر کرنے کا حکم

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو! صبر کرو اور (دشمن کے مقابلے میں) قدم مضبوط رکھو اور (دشمن کے) مقابلہ کے لئے مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب ہو۔

(ال عمران : ۲۰۰)

وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔

(الانفال : ۴۶)

صبر کے ذریعہ سے مدد مانگو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝	سہارا حاصل کرو، بلا شبہ حق تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(البقرۃ : ۱۵۳)

اللہ صبر کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝	اور اللہ صبر کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے

(آل عمران : ۱۴۶)

صابرین کیلئے بشارت ہے

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝	اور صبر کرنے والوں کو بشارت دو ان لوگوں کو کہ جب انہیں مصیبت پہنچتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں۔

(البقرۃ : ۱۵۵، ۱۵۶)

صابرین کے لئے اللہ کی رحمت

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ

یہی ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت ہے۔

(البقرہ : ۱۵۷)

صبر کرنے کا حکم

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝

اور اپنے رب کے حکم پر صبر کر تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور جب تو رات کو اٹھے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھ

(الطور : ۴۸)

صابرین کو اجر

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

بے شک صبر کرنے والوں کو بیحساب ثواب دیا جائے گا۔

(الزمر : ۱۰)

صابرین ہدایت پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

اور یہی ہدایت پر ہیں

(البقرۃ : ۱۵۷)

مومن کی شان

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی شان عجیب ہے اس کے تمام کام نیکی ہیں - اور یہ شان صرف مومن کے ساتھ مخصوص ہے اگر اسکو خوشی حاصل ہے (یعنی فراخی کشادگی اور خوشحالی اللہ کا شکر کرے پس یہ شکر اس کیلئے نیکی ہے اور جب کوئی معیبت پہنچے تو صبر کرے اور یہ صبر بھی اس کیلئے نیکی ہے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۶ شمارہ ۵۰۶۵)

آدابِ مجلس

مجلس میں کوئی آجائے تو اس کیلئے جگہ نکالنی چاہیئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو کشادگی کرو اللہ تمہارے لئے کشادگی کر دے گا۔ اور جب تم سے کہا جائے، کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ اللہ درجے بلند کریگا ان کے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں۔ اور جن کو علم دیا گیا ہے

(المجادلہ: ۱۱)

مجلس میں خالی جگہ پر بیٹھو

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُ نَا حَیْثُ یَنْتَہِیْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدُ)

مجلس میں حاضر ہوتے، تو اس جگہ بیٹھ جاتے، جہاں آخر میں جگہ خالی ہوتی (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۴ شمار ۴۵۲۱)

کشادہ جگہ میں مجلس منعقد کرو

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُہَا (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بہترین مجلس وہ ہے۔ جو کشادہ جگہ میں منعقد کی جائے (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۴ شمار ۴۵۱۶)

ایک ہدایت

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (کسی مجلس میں) اپنی جگہ سے اٹھ کر کہیں چلا جائے اور پھر واپس آ جائے، تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھنے کا حق اسی کو حاصل ہے) (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۴ شمار ۴۴۹۰)

دو آدمیوں میں گھس کر نہ بیٹھو

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمَا

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدُ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والدؓ سے اور وہ اپنے داداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو جب تک ان سے اجازت حاصل نہ کر لو۔

(ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۴۴ شمارہ ۴۴۹۷)

اللہ کے پسندیدہ اعمال

شیریں کلامی

شیریں زبانی

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا — اور لوگوں سے اچھی بات کہو

(البقرۃ : ۸۳)

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا — اور انہیں اچھی بات کہو

(النسآء : ۵)

نرمی سے بات کرنے کا حکم

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ — پس اس سے نرمی سے بات کرو۔ تاکہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے

(طٰـہٰ : ۴۴)

○

اچھی بات کہنے کا حکم

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ	اور میرے بندوں سے کہو، کہ وہ بات کہیں جو بہت اچھی ہو۔

(بنی اسرائیل : ۵۳)

○

نرمی کی تعریف

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِىْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِىْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِىْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالے مہربان ہے نرمی و مہربانی کو پسند فرماتا ہے۔ اور نرمی و مہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو درشتی و سختی پر عطا نہیں فرماتا ، نہ اور کسی چیز پر نرمی و مہربانی کے سوا چیزوں میں سے (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا۔ نرمی کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ سختی و درشتی اور بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس لئے کہ جس چیز میں سے نرمی نکال لی جاتی ہے وہ عیب دار ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۹ شمارہ ۴۸۴۵)

نرمی کی تعریف

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّزْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا۔ اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی دی گئی ہے۔ اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا۔ اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا

(شرح السنۃ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۰ شمارہ ۴۸۵۲)

حُسنِ خلق

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلِ الْاَوَّلَ

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو چیزیں قیامت کے دن مومن کے اعمال کی ترازو میں رکھی جائیں گی۔ ان میں سب سے وزنی چیز حُسنِ خلق ہے، اور اللہ تعالیٰ فحش بکنے والے بیہودہ گو کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔

(ترمذیؒ — یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(ابوداؤد فصل اول)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۱ شمار ۴۸۵۷)

خوش خُلقی

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قبیلہ مزینہ کا ایک شخص کہتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ یارسول اللہ

مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْإِنْسَانَ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاهُ بَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ	صلی اللہ علیہ وسلم: انسان کو جو چیزیں دی گئی ہیں - ان میں سے بہتر چیز کون سی ہے - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خوش خلقی" (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۱ شمارہ ۴۸۵۵)

خوش خلقی کی تعریف

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدُ)	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہتی ہیں - میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ مومن (کامل) اپنی خوش خلقی کے ذریعے رات کو عبادت کرنیوالے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۱ شمارہ ۴۸۵۸)

جنتی کون ہے!

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلّی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ	کیا میں اس شخص کو بتا دوں جس پر
عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ	دوزخ کی آگ حرام ہو۔ وہ وہ شخص
النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ	ہے۔ جو نرم مزاج۔ نرم طبیعت
هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ	اور نرم خو ہو۔
سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ	(احمدؒ / ترمذیؒ)
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ	(اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۱ شمارہ ۴۸۶۰)

صدقات

اللہ اپنے قرض دینے والوں کو دوگنا دے گا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ	جو شخص قرض دے اللہ کو اچھا قرض
قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ	پس وہ اس کو اس کیلئے دوگنا
لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝	کر دیگا اور اس کیلئے کرامت والا اجر ہے۔

الحدید ــــ ۱۱

○

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَ	بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ
الْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا	دینے والی عورتیں اور وہ جو اللہ کو
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ	قرض دیتے ہیں قرض اچھا ان کیلئے دوگنا
لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝	کیا جائیگا (قرض)، اور ان کیلئے کرامت والا ثواب ہے

الحدید ــ ۱۸ قرآن

○

اللہ کی راہ میں بہترین مال خرچ کرنا،

وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور قرض دو اللہ کو اچھا قرض اور مال میں سے جو کچھ تم اپنی جانوں کیلئے آگے بھیجو گے اُسے تم اللہ کے نزدیک بہتر اور ثواب میں بڑا پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

المزمل ـــــ ۲۰ قرآن

صدقات نافلہ کے مستحقین

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق و مغرب کی طرف پھیرو، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال کو باوجود اسکی محبت کے رشتہ داروں

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ	اور یتیموں اور محتاجوں
اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ	اور مسافروں اور مانگنے
ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى	والوں کو اور غلام آزاد کرانے
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ	میں دیتے ہیں۔
السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ	
وَفِى الرِّقَابِ ۚ	

البقرہ ــــ ۱۷۷ قرآن

خرچ کرو قیامت سے پہلے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے ایمان والو جو مال ہم نے
اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ	تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ	کرو اس سے پہلے کہ وہ دن
لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا	آئے جس میں نہ بیع ہو گی اور
شَفَاعَةٌ ؕ	نہ دوستی اور نہ سفارش۔

البقرۃ ــــ ۲۵۵ قرآن

خرچ کرو موت سے پہلے

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ۔

ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے (حقوق واجبہ) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو موت آ کھڑی ہو۔

المنٰفقون ــــ ۱۰ قرآن

اللہ کی راہ میں اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔ (ناپاک اور ناکارہ نہیں)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ

اے ایمان والو! ان پاک چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور ان میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں، خرچ کرو اور ناکارہ چیز کا ارادہ نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کرو حالانکہ تم خود اس کو لینے

تَغْمِضُوْا فِيْهِ ط وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○

والے نہیں ہو۔ مگر یہ کہ تم اس میں چشم پوشی کرو اور جان لو، کہ اللہ بے پرواہ ہے۔ قابل تعریف

البقرة — ۲۶۷ قرآن

○

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم

وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ج

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (سے اپنے آپ) کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

البقرة — ۱۹۵ قرآن

○

اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ط

اللہ سود کو مٹاتا (بے برکت بناتا) ہے اور صدقات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

البقرة — ۲۷۶ قرآن

○

خرچ کرنے والوں کو پورا اجر ملے گا۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا دیا جائیگا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائیگا۔

الانفال ــــــ ۶۰ قرآن

چھپا کر اور علانیہ خرچ کرنے والے بے خوف و غم ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ رات اور دن میں چھپا کر اور علانیہ طور پر (اللہ کی راہ میں) اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کا ثواب ان کے پروردگار کے ہاں موجود ہے اور نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

البقرۃ ــــ ۲۷۴ قرآن

احسان جتا کر صدقات کا اجر باطل نہ کرو۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا

اے ایمان والو اپنے صدقات کو

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	احسان جتا کر اور ایذا دیکر باطل نہ
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ	کرو اس شخص کی طرح جو اپنا
يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ	مال لوگوں کو دکھلانے کیلئے خرچ
وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ	کرتا ہے۔ اور اللہ اور قیامت
الْاٰخِرِ ط	پر ایمان نہیں لاتا۔

البقرۃ ــــ ۲۶۴ قرآن

○

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ	اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا
خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ	اس صدقے سے بہتر ہے۔ جس
يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط	کے پیچھے ایذا رسانی ہو۔

البقرۃ ــــ ۲۶۳ قرآن

○

خرچ کرنے کی فضیلت :

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ	حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں، فرمایا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِىْ	نے اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے
مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِىْ	برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند

اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں۔ اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے۔ مگر صرف اتنا کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل ص۴۳۷ شمارہ ۱۷۶۵)

خرچ کرنے کی فضیلت:

وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، خرچ کر اور شمار نہ کر (اس لئے کہ اگر تو شمار کرکے دے گا تو) اللہ بھی تیرے لئے شمار کرے گا اور نہ روک تو (فقیر سے) مال کو (جو تیری حاجت سے زیادہ ہو) ورنہ اللہ بھی تجھ سے مال کو روکے گا اور دے جتنا تجھ سے دیا جا سکے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل ص۴۳۷ شمارہ ۱۷۶۷)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ	حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں، فرمایا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،	نے کہ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ	اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر
اُنْفِقْ عَلَیْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)	میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صہ ۴۳۷ شمار ۱۷۶۸)

○

خیرات کی فضیلت:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ	حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ	جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ تَصَدَّقَ	نے، کہ جو شخص خیرات کرے برابر
بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ کَسْبٍ	کھجور کے پاک و حلال کمائی سے اور
طَیِّبٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا	اللہ پاک و حلال ہی کو قبول کرتا ہے۔
بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا	تو اللہ اس کو قبول کرتا ہے۔ اپنے
لِصَاحِبِهَا کَمَا یُرَبِّیْ	داہنے ہاتھ سے پھر پالتا اور بڑھاتا
اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی	ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے
تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ،	کے لئے جس طرح کہ پالتا ہے کوئی

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تمہارا اپنے بچھڑے کو یہاں تک کہ ہو جاتی ہے وہ خیرات (یا اس کا ثواب) مانند پہاڑ کے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل صفحہ ۴۴۶ شمارہ ۱۷۹۴)

صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے:

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۴۵۰ شمار ۱۸۱۴)

صدقہ بلا کو روکتا ہے:

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علیؓ کہتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

جلدی کرو صدقات خیرات دینے میں (یعنی مرنے سے پہلے پہلے صدقہ و خیرات کرو) اس لئے کہ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی، یعنی صدقہ بلا کو روکتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل صد ۴۴۶ شمار ۱۷۹۳

سب سے پہلے اپنے عیال پر خرچ کرو:

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَابْذُلْ عَلَى عِيَالِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی امامہ رض کہتے ہیں کہ، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ، اے بیٹے آدم کے مال خرچ کرنا جو تیری حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور مال کو روکنا تیرا تیرے لئے بُرا ہے۔ اور نہیں ملامت کیا جائے گا تو بقدرِ ضرورت مال اپنے قبضہ میں رکھنے پر اور خرچ کر تو سب سے پہلے اپنے عیال پر (مسلم)

مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل صد ۴۳۷ شمار ۱۷۶۹

بھوکے کو کھانا کھلانا بہترین صدقہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے جگر کا (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر)

(بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۵۹ شمار ۱۸۵۰)

سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دو

وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ

رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ مَعْنَاہُ

حضرت ام بجید رضی کہتی ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر اگرچہ وہ جلا ہوا سُم ہی کیوں نہ ہو

مالک رح / نسائی رح / ترمذی رح

ابوداؤد رح

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۵۸ شمار ۱۸۴۶

مال کو زیادہ جمع نہ کرو

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا اَوْ ھٰکَذَا اَوْ ھٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ قسم ہے پروردگار کعبہ کی، وہ بڑے ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا مال کو زیادہ جمع کرنے والے۔ مگر (وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنہوں نے اِدھر اُدھر اور اس طرف یعنی اپنے آگے، پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا۔ اور ایسے لوگ کم ہیں۔

(بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۰۸ ہم شمار ۱۷۷۴)

بخیل کے مال کیلئے بددعا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی ایسا دن کہ جس میں صبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جس میں سے ایک تو یہ کہتا رہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے یعنی وہ شخص صرف خیر میں یا مناسب موقع پر خرچ کرتا ہے۔ اس کو اس سے زیادہ دے اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے اے اللہ بخیل (کے مال) کو تلف کر دے (بخاری ومسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۷ شمار ۱۷۶۶)

جاہل سخی عابد بخیل سے بہتر ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخی قریب ہے اللہ کی رحمت سے

اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

قریب ہے جنت سے، اور قریب ہے لوگوں سے (یعنی اس کو سب پسند کرتے ہیں) اور دور ہے دوزخ سے اور بخیل دور ہے اللہ کی رحمت سے دور ہے جنت سے، دور ہے لوگوں سے اور قریب ہے آگ سے اور جاہل سخی اللہ کے نزدیک بہتر ہے بخیل عابد سے (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۹ شمارہ ۱۷۷۵)

اَلتَّوْبَۃُ وَالْاِسْتِغْفَارُ

توبہ کرنے کا حکم

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○	اور تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو اے ایمان والو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(النّور : ۳۱)

○

توبہ کے ساتھ عمل صالح بھی شرط ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ط	اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی (خالص) توبہ کرو

(التحریم : ۸)

○

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتے ہیں

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ	اور جن لوگوں نے برے کام کئے۔

ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○	پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے، تو بے شک تیرا پروردگار اس کے بعد بخشنے والا مہربان ہے.

(الاعراف : ۱۵۳)

○

توبہ صرف بھول چوک کے گناہ کی ہوتی ہے

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○	اللہ تعالٰے کے ذمے ان لوگوں کی توبہ قبول کرنا ہے۔ جو نادانی سے گناہ کرتے ہیں۔ پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں جنکی توبہ اللہ قبول کرتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(النسآء : ۱۷)

○

موت کے وقت کی توبہ قبول نہیں

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ	اور ان کے لئے توبہ نہیں ہے جو برائیاں

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	کرتے رہیں ۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائے تو کہنے لگے ۔ کہ اب میں نے توبہ کی ۔ اور (توبہ) ان کے لئے ہے ، جو کفر ہی کی حالت میں مرجائیں ۔ یہی تو ہیں ، جن کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے ۔

(النسآء : ۱۸)

استغفار کا حکم

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝	اور کہہ اے میرے پروردگار ! معاف فرما اور رحم کر تو ہی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ۔

(المؤمنون : ۱۱۸)

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور بخشش مانگو اللہ سے ، بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

(المزمل : ۲۰)

استغفار مقبول ہے

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	اور جو برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

(النسآء : ۱۱۰)

معافی طلب کرنے میں جلدی کرو

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ	اور اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔

(آلِ عمران : ۱۳۳)

استغفار کرنیوالوں کو عذاب سے امن

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝	اور اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ وہ معافی مانگتے ہیں۔

(الانفال : ۳۳)

○

توبہ کرنیوالوں سے اللہ محبت کرتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ○

(البقرہ : ۲۲۲)

بے شک اللہ محبت رکھتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک رہنے والوں سے

○

توبہ کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں. فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے یعنی قیامت تک (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۳ شمار ۲۲۲۱)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۳ شمار ۲۲۲۲)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۳ شمار ۲۲۲۳)

استغفار کی فضیلت کا بیان

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى	فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ	وسلم نے، کہ جو شخص استغفار کو
لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ	اپنے اوپر لازم قرار دے لے۔ تو
اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ	اللہ تعالےٰ ہر تنگی سے نکلنے کا
مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ	راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور
فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ	ہر غم ورنج سے اس کو نجات دیتا ہے
لَا يَحْتَسِبُ	اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ	جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔
وَابْنُ مَاجَةَ	(احمدؒ / ابوداؤدؒ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۵ شمار ۲۲۳۰)

توبہ کی فضیلت

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ	حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ	نے ہر انسان خطا کار ہے (یعنی

وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ	ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین گنہگار یا خطاکار وہ ہیں۔ جو توبہ کرتے ہیں ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / دارمیؒ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۶ شمار ۲۲۳۲)

○

استغفار کا بیان

وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ	حضرت اغرؓ مزنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ پردہ ڈالا جاتا ہے میرے دل پر اور میں استغفار کرتا ہوں دن میں سو بار (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۰ شمار ۲۲۱۶)

○

وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ	حضرت اغرؓ مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، لوگو! توبہ کرو اللہ سے

تُوْبُوْآ اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۱ شمارہ ۲۲۱)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَ ارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا۔ قسم ہے تیری ذات کی اے پروردگار! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا۔ اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ انکو بخشتا رہوں گا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۵۶ شمارہ ۲۲۳۵)

عدل

انصاف کرنے کا حکم

وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کردوں

(شوریٰ : ۱۵)

اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(المائدہ : ۴۲)

فیصلہ انصاف سے کرو

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ

اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو۔

(النسآء : ۵۸)

یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو

وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى	اور یہ کہ تم یتیموں کے بارے میں
بِالْقِسْطِ ؕ	انصاف پر قائم رہو

(النسآء : ۱۲۷)

ماپ تول میں پورا انصاف کرو

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ	اور انصاف کے ساتھ ماپ کرو اور پورا تول
بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا	کر دو ۔ ہم کسی جان کو اسکی گنجائش سے زیادہ
وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا	تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو انصاف
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج	کی کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو۔

(الانعام : ۱۵۳)

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ	اور اے میری قوم ماپ اور ترازو انصاف
وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ	کے ساتھ پوری رکھو !

(ھود : ۸۵)

انصاف واحسان کا حکم

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی

بے شک اللہ انصاف اور احسان کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔

(نحل : ۹۰)

عادل حاکم کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وُلُّوْا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے — عادل و منصف حاکم اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر اور اللہ کے داہنے ہاتھ پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں ہاں وہ عادل حاکم جو اپنے احکام میں اپنے اہل میں اور اپنی ولایت وحکومت میں عدل کرتے ہیں۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۲۷ شمار ۳۵۱۹)

خائن حاکم پر جنت حرام ہے

وَعَنْ مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو حاکم مسلمانوں کی سرداری کو اپنے ہاتھ میں لے اور اس حالت میں مرے اگر خائن وظالم ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔ (یعنی وہ جنت میں نہ جائے گا) (بخاری ومسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۲۶ شمار ۳۵۱۵)

عادل وظالم حاکم کا مرتبہ قیامت میں

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَ اَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

نے فرمایا ہے ، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں محبوب تر اور مرتبہ میں سب سے قریب امام عادل ہوگا ۔ اور اللہ کے نزدیک قیامت کے دن تمام لوگوں میں بدترین اور مرتبہ میں پست و ذلیل ظالم حاکم ہوگا۔
(ترمذی)
(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۳۰ شمارہ ۳۵۳۳)

حاکم عادل کی اللہ مدد کرتا ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ قاضی (حاکم) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید ہوتی ہے ۔ جب تک وہ

عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ	ظلم نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ ظلم کرنے لگتا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ	ہے تو اللہ تعالٰی کی تائید و توفیق الگ
وَفِي رِوَايَتِهِ فَإِذَا جَارَ وَ	ہو جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ
كَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ	ہو جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۳۸ شمار ۳۵۶۹)

حاکم کا انجام کیا ہوگا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ	نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے مسلمانوں
طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ	کی حکومت و امارت طلب کی،
حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ	اور وہ اس کو مل گئی۔ اور پھر اس کا انصاف
عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ	اس کے ظلم پر غالب رہا۔ تو اس
الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ	کو جنت ملے گی۔ اور جس کا ظلم اس کے
جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ	انصاف پر غالب رہا۔ اس کیلئے دوزخ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ	ہے۔ (ابو داؤد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۳۷ شمار ۳۵۶۴)

حاکم کا حشر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهٖ اَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہر وہ حاکم جو لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا۔ کہ ایک فرشتہ اس کی گدّی پکڑے گا۔ پھر فرشتہ آسمان کی طرف دیکھے گا۔ (یعنی اللہ سے حکم طلب کرے گا۔) اگر اللہ تعالےٰ حکم دے گا۔ کہ اسکو ڈال دے تو وہ اس کو دوزخ کے گڑھے میں ڈال دے گا۔ جس کا پھیلاؤ چالیس برس کی راہ کا ہوگا (احمدؒ، ابن ماجہؒ، بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۳۸ شمار ۳۵۶۷)

شہادت (گواہی)

سچی گواہی دینے کا حکم

وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ	اور اللہ کے لئے درست گواہی دو

(الطلاق : ۲)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا	اے ایمان والو! اللہ کیلئے گواہ بنکر
قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ	انصاف کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اگرچہ
لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	(وہ گواہی) خود تمہارے اپنے ہی خلاف
اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ	ہو. یا ماں باپ اور رشتہ داروں کے
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا	اگر کوئی مالدار یا محتاج ہے، تو ان
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا	دونوں سے اللہ زیادہ حقدار ہے.
تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ	سو تم انصاف کے مقابلے میں خواہش
تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ	کی پیروی نہ کرو. اور اگر تم دبی زبان
تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ	سے گواہی دو گے، یا روگردانی کرو
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝	گے. تو اللہ تمہارے عملوں سے خبردار ہے

(النسآء : ۱۳۵)

سچی گواہی دینے والوں کی مدح

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ○	اور وہ لوگ (مومن ہیں) جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں

(المعارج : ۳۳)

گواہی چھپانے والا گنہگار ہے

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ	اور (سچی) گواہی نہ چھپاؤ اور جو اس کو چھپائے گا، تو بے شک اس کا دل گنہگار ہے

(البقرۃ : ۲۸۳)

گواہی چھپانے والا ظالم ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ	اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اس گواہی کو چھپایا جو اللہ کی طرف سے اس پر واجب تھی۔

(البقرۃ : ۱۴۰)

سچّے گواہ کون ہیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِىْ يَأْتِىْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "میں تم کو بہترین گواہوں کا پتہ بتلا دوں بہترین گواہ وہ ہے جو دریافت کرنے سے پہلے گواہی دیں اور حق بات کہیں۔ (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۴ شمار ۳۵۹۱)

جھوٹی قسم کھانے پر وعید

وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا

حضرت خریم بن فاتکؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔" جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر کی گئی"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ فاجتنبوا

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنِ ابْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ

الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء اللہ غیر مشرکین بہ" یعنی بتوں کی پرستش کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ بولنے سے بچو اور باطل سے حق کی جانب رجوع کرو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (ابوداؤدؒ/ ابن ماجہؒ/ احمدؒ/ ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۷ شمارہ ۳۶۰)

(۱۰)

قسم کھا کر کسی کا مال نہ دباؤ

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو واجب کر دیا اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہی ہو۔ فرمایا اگرچہ

اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ	پیلو کے درخت کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۲ شمار ۳۵۸۵)

جھوٹا دعوےٰ نہ کرو

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ	حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے ۔" جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے پس وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسکو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۴ شمار ۳۵۹۰)

خاموشی

خاموشی نجات ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَمَتَ نَجَا" رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — "جو شخص خاموش رہا۔ اس نے نجات پائی (یعنی خاموشی نجات کا ذریعہ ہے۔) (احمد/ترمذی/دارمی/بیہقی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۷۸ شمار ۴۶۲۳)

خاموشی کی خوبی

وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حَصِیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ " مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً " رَوَاهُ بَيْهِقِىُّ

نے فرمایا ہے ۔ " مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پہ ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے"! (بیہقی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۳ شمار ۴۶۴۹)

خاموش رہنا اسلام کی نشانی ہے

عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ الْاِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ

حضرت ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحاصل باتوں کا نہ کرنا آدمی کے اصل اسلام کی نشانی ہے"

(ترمذی شریف مع اردو جلد دوم صفحہ ۱۹۱ شمار ۱۴)

صلہ رحمی

صلہ رحمی کی اہمیت

اَلَّذِیۡنَ یُوۡفُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَ لَا یَنۡقُضُوۡنَ الۡمِیۡثَاقَ ۝ وَ الَّذِیۡنَ یَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ وَ یَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ۝

جو اللہ کا عہد پورا کرتے اور عہد شکنی نہیں کرتے ہیں۔ اور جو اللہ نے جوڑنے کو کہا ہے وہ جوڑتے ہیں۔ اور اپنے رب سے ڈرتے اور برے حساب سے اندیشہ کرتے ہیں۔

(الرعد: ۲۰، ۲۱)

وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ

اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو۔ اور ڈرو قرابت سے

(النسآء: ۱)

وَ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ

اور اللہ کی کتاب میں رشتے دار آپس میں ایک دوسرے کے

اللّٰهِ ط | زیادہ حقدار ہیں

(الانفال : ۷۵)

قرابت داروں کی محبّت ضروری ہے

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ط

تو کہہ۔ میں تم سے اس (قرآن) پر سوائے رشتے کی محبت کے اور کچھ مزدوری نہیں مانگتا ہوں

(الشورٰے : ۲۳)

سلوک

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مُحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ " اپنے نسبوں میں سے تم اس قدر سیکھو۔ کہ اس سے تم اپنے ناطہ داروں سے سلوک کرو۔ اس لئے کہ ناطے داروں سے سلوک کرنا اقارب میں

مَثْرَاةٌ فِى الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِى الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

محبت کا باعث، مال میں زیادتی و برکت کا سبب اور درازیٔ عمر کا باعث ہوتا ہے۔ (ترمذیؒ) یہ حدیث غریب ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۰۸ شمارہ ۴۷۱۵)

صلہ رحمی کا حکم

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِىْ فَمَنْ وَصَلَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَ بَتَتُّهُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے، میں اللہ ہوں۔ میں رحمٰن ہوں۔ میں نے رحم (یعنی رشتہ ناطے کو) پیدا کیا ہے۔ اور رحم کو اپنے نام رحمٰن سے نکالا ہے پس جو شخص کہ رشتہ ناطے کو ملائیگا یعنی قائم و برقرار رکھے گا۔ میں اس کو اپنی رحمت میں ملاؤں گا۔ اور جو رشتہ

ناطے کو توڑے گا۔ میں اس کو اپنی
رحمت سے علیحدہ کردوں گا۔ (ابوداؤد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۸ شمار ۴۷۱۱)

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ
رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم یعنی رشتے ناطے کو توڑنے والا موجود ہو۔
(بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۸ شمار ۴۷۱۲)

تقویٰ

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت اسی کی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ

بے شک تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو

(الحجرات : ۱۳)

اپنے آپ کو پاک نہ کہو

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝

پس تم اپنے آپ کو پاک نہ ٹھہراؤ۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

(النجم : ۳۲)

اللہ سے ڈرنے کا حکم

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○	متقیوں کے ساتھ ہے۔

(البقرۃ : ۱۹۴)

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہوکر مرو

(آل عمران : ۱۰۲)

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(المائدہ : ۳۵)

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو رہو۔

(التوبہ : ۱۱۹)

○

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○	اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(الحجرات : ۱۰)

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ ہر ایک جان اس شے پر نظر رکھے۔ جو اس نے کل کے لئے آگے بھیجی ہے (یعنی اعمال) اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ ان کاموں سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔

(الحشر : ۱۸)

○

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ	پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

تغابن : ۱۶

○

اللہ متقیوں کا دوست ہے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝	بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

(النحل : ۱۲۸)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝	بے شک اللہ متقیوں سے محبت رکھتا ہے

(التوبۃ : ۷)

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝	اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔

(الجاثیہ : ۱۹)

قیامت کو متقی اللہ کے مہمان ہوں گے

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝	اس دن ہم متقیوں کو رحمٰن کی طرف (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

(مریم : ۸۵)

اللہ سے ڈرنے والوں کا نیک انجام

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ط	اور آخرت کا گھر ان کیلئے بہتر ہے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں۔

(الاعراف : ۱۶۹)

○

متقیوں کیلئے گناہوں کا کفارہ اور مغفرت و اجر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○	اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے (فتح کے ذریعے حق و باطل میں) امتیاز پیدا کردیگا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردیگا اور تمہیں بخش دیگا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(الانفال : ۲۹)

○

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ○	اور جو اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ اس کے گناہ اس سے دور کردیگا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔

(الطلاق : ۵)

اللہ سے ڈرنیوالوں کو بے گمان روزی ملتی ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ	اور جو اللہ سے ڈریگا اللہ اس کیلئے راہ
مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ	نکال دیگا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ	روزی دیگا جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوگا

(الطلاق : ۲-۳)

ڈرنے والوں کے کام میں اللہ آسانی فرمائیگا

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ	اور جو اللہ سے ڈریگا اللہ اس کے کام میں
مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝	آسانی پیدا کر دے گا

(الطلاق : ۴)

اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے انعامات

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ	بے شک متقی باغوں اور نعمتوں میں
وَّنَعِيْمٍ ۝	ہوں گے ؛

(الطور : ۱۷)

إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○

بے شک متقی باغوں اور چشموں میں ہونگے۔

(الذّٰریٰت : ۱۵)

ڈر صرف اللہ ہی کا چاہیئے

وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ

اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ تجھے اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔

(الاحزاب : ۳۷)

اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

کیا تم ان (کفار) سے ڈرتے ہو۔ پس اگر تم ایماندار ہو۔ تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو

(التوبۃ : ۱۳)

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ

پس تم ان (کفار) سے نہ ڈرو اور مجھ (اللہ) سے ڈرو

(البقرۃ : ۱۵۰)

اخلاقی جرأت

لوگوں سے نہیں ڈرنا چاہیئے

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ط — اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا اور اللہ بہت لائق ہے اس کا کہ ڈرے تو اس سے

(الاحزاب : ۳۷)

اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ — کیا تم ڈرتے ہو ان سے پس بہت حقدار ہے اللہ کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

(التوبۃ : ۱۳)

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط — جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(المائدہ : ۵۴)

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ق — پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ (اللہ) سے

(البقرۃ : ۱۵۰)

شرافت

شرافت کا معیار

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ط

اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں

(الحج : ۱۸)

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط

بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو

(الحجرات : ۱۳)

خودستائی نہ کرو

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

پس تم اپنے آپ کو مقدس مت سمجھا کرو پرہیزگار کو وہی خوب جانتا ہے۔

(النجم : ۳۲)

بزرگی کا معیار

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ	حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اِنَّکَ لَسْتَ	تو سیاہ اور سرخ رنگ کے سبب بہتر
بِخَیْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ	نہیں ہے ۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کے
اِلَّا اَنْ تَفْضُلَہٗ بِتَقْوٰی	ساتھ تقویٰ ہونا ضروری ہے
رَوَاہُ اَحْمَدُ	(احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۶۲ شمار ۴۹۶)

○

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اٰمِیْن

امروز سعید پنجشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۰ ہجری المقدس

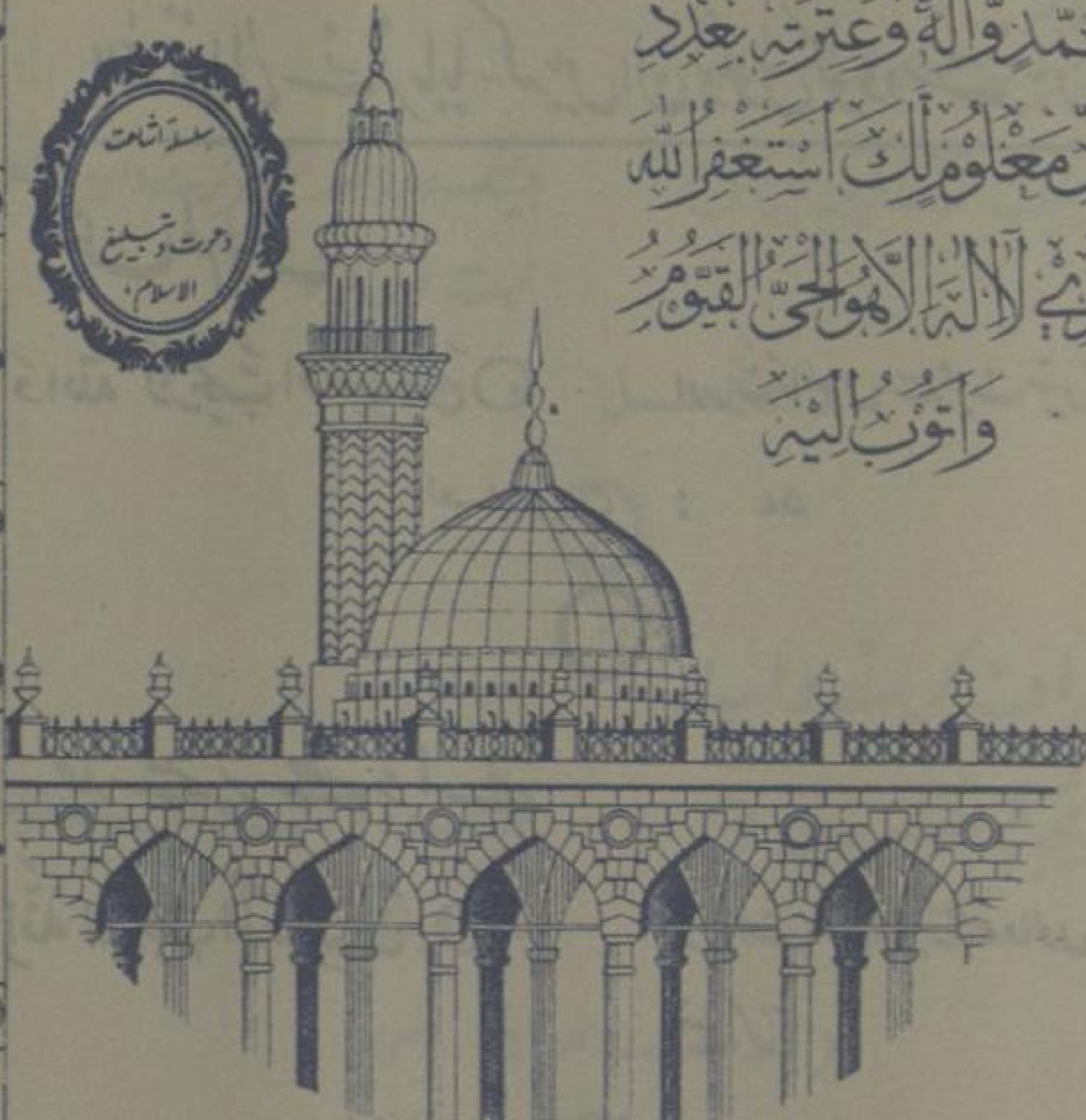
بسم اللہ الرحمن الرحیم　ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحی　یاقیوم

دار الاحسان

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا
محمّد وّاٰلہٖ وعترتہٖ بعدد
کلّ معلوم لّک استغفر اللہ
الذی لاالٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم
واتوب الیہ

سلسلۂ اشاعت
دعوت و تبلیغ
الاسلام



تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

جلد دوم

ہوالزین محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام التجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

اللہ کے ناپسندیدہ لوگ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا

ظالم لوگ

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا

العمران : ۵۷

حد سے بڑھنے والے

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○ وہ (اللہ) حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا

(الاعراف : ۵۵)

فساد پھیلانے والے

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ○ اور اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں سے

محبت نہیں کرتا

(المائدہ : ۶۴)

○

تکبّر کرنے والے

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ○ — بیشک وہ (اللہ) تکبّر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

(النّحل : ۲۳)

○

اسراف کرنے والے

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ○ — بیشک وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا

(الانعام : ۱۴۱)

○

نافرمانی کرنے والے

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ○ — اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(العمران : ۸۶)

اللہ مفسدوں کی اصلاح نہیں کرتا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○	بیشک اللہ فساد پھیلانے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا۔

(یونس : ۸۱)

اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ○	اور اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا

(التوبہ : ۳۷)

اللہ دغا باز سے محبت نہیں کرتا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ○	بیشک اللہ تعالیٰ کسی دغا باز ناشکرے سے محبت نہیں کرتا

(الحج : ۳۸)

اللہ جھوٹوں کو ہدایت نہیں کرتا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَـٰذِبٌ كَفَّارٌ ○

بے شک اللہ جھوٹے اور ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا

(الزمر : ۳)

○

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○

بیشک اللہ اسراف کرنیوالے اور جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا

(المؤمن : ۲۸)

○

مشرک گمراہ ہیں

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○

اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔

(النسآء : ۱۱۶)

○

اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

اور اللہ فاسقوں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

(التوبہ : ۲۴)

شرک

شرک کی ممانعت

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

پس تم اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو

البقرۃ : ۲۲

○

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا ○

پس جو شخص اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

(الکہف : ۱۱۰)

○

شرک بڑا ظلم ہے

وَلَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○

مت شریک کر ساتھ اللہ کے بیشک شرک البتہ ظلم بڑا ہے

(لقمٰن : ۱۳)

شرک ظلم ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا اَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَالَّذِین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلمٍ ... الخ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انہوں نے ظلم کو شامل نہ کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے امن ہے اور وہ سیدھی راہ پانے والے ہیں۔ تو صحابہ کرامؓ پر یہ بات گراں ہوئی۔ اور انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں کون ایسا شخص ہے، جس نے اپنے آپ پہ ظلم نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظلم سے یہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں سُنی۔ جو

تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس نے اپنے بیٹے کو کی تھی۔ یعنی یہ کہ اے میرے بیٹے! خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر (بخاری و مسلم) اسلئے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بات نہیں جس کا تم نے گمان کیا ہے۔ بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۴۲ نمبر ۴۹۰۲)

بڑے گناہ کی تشریح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، "بڑے گناہ یہ ہیں (۱) کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی (۳) کسی کو (بلا وجہ شرعی) مار ڈالنا

الْغَمُوْسُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴ - اور جھوٹی قسمیں کھانا۔ (بخاری) اور انسؓ کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی دینا پایا جاتا ہے، بخاریؒ و مسلمؒ

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۸ شمارہ ۴۵)

کبیرہ گناہوں کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ وَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے۔ پھر (اس شخص نے) پوچھا۔ اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال

تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیگی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اس نے پوچھا۔ اور اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے۔ (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اور اللہ تعالٰی نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے، اور اس جاندار کو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے۔ مگر کسی حق کی بنا پر (مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر) اور زنا نہیں کرتے (آخر آیت تک)

(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۷ شمارہ ۴۴)

رزقِ حرام

ناجائز طریق سے مال نہ کھاؤ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا	اے ایمان والو! اپنے درمیان
تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ	اپنے (بھائیوں) کے مال ناحق نہ
بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ	کھاؤ۔ مگر یہ کہ تمہاری آپس
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ	کی رضامندی سے تجارت (کا
تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۫ وَ لَا	سودا) ہو۔ اور اپنی جانوں کو
تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اِنَّ	قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر
اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ○	مہربان ہے۔ اور جو کوئی ظلم
وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ	اور زیادتی سے یہ کام کرے گا۔ ہم
عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ	اس کو عنقریب آگ میں داخل کریں
نُصْلِیْهِ نَارًاؕ وَ كَانَ	گے۔ اور یہ بات اللہ پر آسان
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ○	ہے۔

(النسآء: ۲۹، ۳۰)

مال حرام کھانے پر وعید

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ	حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا جناب
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ	"وہ گوشت جس نے حرام سے پرورش
الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ	پائی ہے۔ جنت میں داخل نہ ہوگا۔
السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ	اور جس گوشت نے حرام (مال) سے نشوونما
السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ	حاصل کی ہے، وہ دوزخ ہی کے لائق ہے
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ	(احمدؒ / دارمیؒ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۶ شمار ۲۶۵۲)

○

حرام چیزوں کی تفصیل

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ	تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ	سور کا گوشت اور وہ ذبیحہ جس
وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ	پر غیر اللہ کا نام لیا گیا۔ اور جو گلا
بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ	گھٹ کر اور چوٹ سے اور گر کر اور
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ	سینگ لگنے سے مرا ہو اور جس کو
وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا	درندے نے پھاڑ کھایا ہو۔ مگر

مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

جو تم نے جیتا ذبح کر لیا ہو، اور وہ حرام ہے، جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ حرام ہے، کہ تم پانسے ڈالو یہ سب بدکاری ہے۔

(المائدہ : ۳)

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط

اور اس ذبیحہ میں سے نہ کھاؤ، جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اور بیشک یہ بدکاری ہے۔

(الانعام : ۱۲۱)

حرام مال کا حکم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو بندہ مال حرام کمائے اور صدقہ کرے اور وہ (صدقہ) اس سے قبول کر لیا جائے (ایسا نہیں ہوتا) اور اس مال حرام سے وہ شخص

فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادُهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

جو کچھ اپنی ذات یا اہل و عیال پر خرچ کرے اور اس میں برکت دی جائے۔ (ایسا نہیں ہوتا یعنی مال حرام کا نہ صدقہ قبول ہوتا ہے اور نہ اس میں برکت دی جاتی ہے) اور جو شخص حرام مال کو مرنے کے بعد چھوڑ جائے، اس کے لئے دوزخ کا توشہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا۔ (یعنی حرام مال سے گناہوں کو دور نہیں کرتا) بلکہ برائی کو بھلائی سے دور کرتا ہے (یعنی پاک مال سے گناہوں کو دور کرتا ہے) ناپاک مال ناپاکی کو دور نہیں کرتا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵ شمار ۲۶۵۱)

ایک پیشین گوئی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَاْتِيْ عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ـــــ" لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا

النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی۔ وہ اس چیز کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ حلال ہے یا حرام"! (بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳ شمار ۱۴۱ ۲۶)

حرام مال کے کپڑے سے نماز قبول نہیں ہوتی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلٰوةً مَادَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جو شخص (مثلاً) دس درہم کو ایک کپڑا خریدے، اور ان میں ایک درہم حرام مال میں کا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس شخص کی نماز قبول نہیں فرمائیگا۔ جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابن عمرؓ نے اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر کہا۔ یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ اگر یہ الفاظ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنے ہوں۔ احمد / بیہقیؒ / ۔ بیہقیؒ نے کہا۔ اس

اَسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

حدیث کی سند ضعیف ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۹ شمارہ ۲۶۶۸)

مال حرام کھانے پر وعید

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی ہے، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بیہقیؒ)

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۹ شمارہ ۲۶۶۷

خرید و فروخت میں جعلسازی کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مول لیا کرو تو کہدیا کرو۔ مجھ کو دھوکا نہ دینا دغابازی نہ کرنا

(مشارق الانوار صفحہ ۲۳۴ شمارہ ۱۰۵۰)

عہدِ شکنی

عہد شکنی کا نقصان

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج

پس جو بد عہدی کرتا ہے اپنی ہی جان کے نقصان کے لئے کرتا ہے

(الفتح : ۱۰)

عہد شکنوں پر اللہ کی لعنت

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ج

پس ہم نے ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔

(المائدہ : ۱۳)

چند ہدایات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا	نے فرمایا ہے کہ نہ تو اپنے (مسلمان) بھائی
تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ	سے جھگڑا کر اور نہ مذاق کر اور نہ ایسا وعدہ
مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ	کر جسے تو پورا نہ کر سکے
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ	(ترمذی) ترمذیؒ نے کہا۔ کہ یہ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ	حدیث غریب ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۰ شمارہ ۴۶۷۳)

○

عہد شکن کیسے ہیں

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ	وہ لوگ اللہ کے عہد کو اس کے
اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	پکا کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ	قطع کرتے ہیں۔ اس کو جس کو
اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ	اللہ تعالٰی نے ملانے کا حکم دیا ہے
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ وہ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○	سب خسارہ پانے والے ہیں۔

(البقرۃ : ۲۷)

○

عہد شکن کا حشر

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کا جھنڈا اس کے سرینوں کے قریب کھڑا ہوگا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ ہر عہد شکن کا نشان (جھنڈا) قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے مطابق بلند کیا جائیگا۔ (یعنی جیسی عہد شکنی ہوگی، ویسا ہی نشان (جھنڈا) اونچا یا نیچا ہوگا) خبردار! کوئی عہد شکن عہد شکنی کے اعتبار سے امام عام سے بڑا نہیں۔ (یعنی حاکمِ عوام کی عہد شکنی سب سے بڑی عہد شکنی ہے)

(مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۳۴ شمارہ ۳۵۵۵)

کذب (جھوٹ)

جھوٹ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ — پس بتوں کی ناپاکی سے بچو۔ اور جھوٹی بات سے بچو۔

(الحج : ۳۰)

اللہ جھوٹوں کو ہدایت نہیں کرتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ — بیشک اللہ کسی ایسے کو ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو

(الزمر : ۳)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ — بیشک ہدایت نہیں کرتا اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو

(المؤمن : ۲۸)

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○

پھر مباہلہ کریں ۔ تو جھوٹوں پہ اللہ کی لعنت ڈالیں ۔

(آل عمران : ۶۱)

○

جھوٹوں کی قیامت کے دن خرابی

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن جھوٹے خسارے میں ہوں گے

(الجاثیہ : ۲۷)

○

جھوٹوں کو دردناک عذاب

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے ۔

(البقرۃ : ۱۰)

○

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ

اور وہ اللہ کیلئے ٹھہراتے ہیں وہ جو اپنے لئے ناپسند ہے اور ان کی زبانیں جھوٹ

الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَاجَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ○

کہتی ہیں کہ ان کے لئے بھلائی ہے۔ بیشک ان کیلئے آگ ہے اور وہ حد سے گذرے ہوئے ہیں۔

(النحل : ٦٢)

اللہ پر جھوٹ بولنے والوں سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

پس اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق (یعنی سچی) بات کو جھٹلائے جب اس کے پاس آئے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں۔

(الزمر : ۳۲)

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ

اور قیامت کے دن تم دیکھو گے انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ کہ ان کے منہ سیاہ ہیں۔

(الزمر : ٦٠)

جھوٹ کی برائی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بندہ جس وقت جھوٹ بولتا ہے تو (حفاظت کرنیوالے) فرشتے اس کی جھوٹ کی بُو سے میل بھر دُور چلے جاتے ہیں (ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۷۹ شمار ۴۶۲۹)

جھوٹ نہ بولو

وَعَنْ سُفْیَانَ ابْنِ اُسَیْدٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا ھُوَ لَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ

حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ کہ "سب سے بڑی خیانت یہ ہے۔ کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ اس

وَ اَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ	بات کو سچ اور درست سمجھے اور حقیقت میں
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ	تو نے اس سے جھوٹی بات کہی ہو

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۰ شمارہ ۴۶۳۰)

جھوٹ اور سچ کا بیان

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ
عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ	"سچ بولنا اختیار کرو۔ اس لئے کہ سچ
الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى	بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور نیکی
الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ	جنت میں لے جاتی ہے اور جو شخص
اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ	ہمیشہ سچ بولتا اور سچ بولنے کی کوشش
الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى	کرتا ہے۔ وہ اللہ کے ہاں "صدیق"
الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ	لکھا جاتا ہے۔ اور بچو تم جھوٹ
عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ	سے، اس لئے کہ جھوٹ فسق و فجور
اِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ	کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فسق و
الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ	فجور دوزخ کی طرف راہنمائی
وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى	کرتا ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ

النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ	بولتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھا جاتا ہے۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)
وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ	اور مسلمؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سچ بولنا نیکی ہے، اور نیکی بہشت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے۔ اور فسق و فجور دوزخ میں لیجاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۷۵ شمار ۱۱۶۳)

جھوٹ نہ بولنے کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ	حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے (وہ جھوٹ جو ناحق اور ناروا ہو) اس کے لئے جنت کے کنارے ایک محل بنایا

وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ	جاتا ہے، اور جو شخص نزاع کو ترک
وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ	کر دے۔ اس حال میں، کہ وہ حق
خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا	پر تھا۔ اس کے لئے جنت کے
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ	درمیان محل بنایا جاتا ہے، اور جس
حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِيْ	نے اپنے اخلاق کو اچھا بنایا اس کیلئے
شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ	جنت کی بلندیوں پر محل بنایا جاتا ہے
قَالَ غَرِيْبٌ	(ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۷۷ ۴ شمار ۴۶۱۸)

جھوٹے کی مذمّت

وَعَنْ بَهْزِ ابْنِ حَكِيْمٍ	حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ	اپنے والدؓ سے اور وہ اپنے داداؓ سے
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	روایت کرتے ہیں، کہ حضور اقدس
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
وَيْلٌ لِّمَنْ يُحَدِّثُ	افسوس ہے اس شخص پر جو گفتگو
فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ	کرے اور جھوٹ بولے اس لئے
الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ	کہ لوگوں کو ہنسائے۔ افسوس ہے
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ	اس پر۔ افسوس ہے اس پر

وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ (احمد/ترمذی/ابوداؤد/دارمی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۸۷۴ شمار ۴۶۲۱)

مسخرہ پن نہ کرو

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْکَلِمَاتَ لَا یَقُوْلُهَا اِلَّا لِیُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ یَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهٗ لَیَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ

رواہ البیهقی فِی شعب الایمان

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انسان ایک بات کہتا ہے اور اسلئے کہتا ہے کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے تو وہ اپنی اس بات کے سبب دوزخ کے اندر گرتا ہے اتنی دوری سے گرتا۔ جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور انسان اپنی زبان کے سبب پھسلتا ہے۔ قدموں سے پھسلنے سے زیادہ سخت

بیہقی۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۸۷۴ شمار ۴۶۲۲)

مسلمان جھوٹا نہیں ہوتا

وَعَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ	حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ
اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ	سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کیا مومن
اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا	بزدل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ	نے فرمایا۔ ہاں! (ہو سکتا ہے)
الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ	پھر پوچھا گیا۔ کیا مومن بخیل ہو سکتا
فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ	ہے؟ فرمایا۔ ہاں: (ہو سکتا ہے)
كَذَّابًا قَالَ لَا	پھر پوچھا گیا۔ کیا مسلمان جھوٹا ہو
رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ	سکتا ہے؟ فرمایا۔ نہیں:
الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا	مالکؒ / بیہقیؒ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۳ شمار ۴۶۴۶)

شیطان جھوٹ سکھاتا ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ	کرتے ہیں۔ کہ شیطان کسی آدمی کی صورت
صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ	اختیار کر کے ایک جماعت کے پاس آتا

فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ	اور اس سے جھوٹی باتیں کہتا ہے پھر یہ جماعت منتشر ہو جاتی ہے اور اس میں کا ایک آدمی یہ کہتا ہے۔ میں نے ایک شخص سے جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا، یہ بات سُنی ہے۔ (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۳ شمار ۴۷۶۴)

دروغ مصلحت آمیز

وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا أَوْ يَنْمِي خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے۔ جو لوگوں کے درمیان اصلاح کرتا ہو (صلح کراتا ہو) نیک باتیں کہتا ہو۔ اور بھلی باتیں پہنچاتا ہو (یعنی دو آدمیوں یا جماعتوں کے درمیان اچھی اور بھلی باتوں سے اصلاح کرنا مقصود ہو اگرچہ ان میں کوئی بات جھوٹی بھی ہو)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۴ شمار ۴۶۱۲)

فواحش (بے حیائی)

فحشاء

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو، اور جو شیطان کے قدموں پر چلے، تو وہ بے حیائی اور بری بات ہی کا حکم دیگا

(النور : ۲۱)

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیں، بیشک اللہ بےحیائی کا حکم نہیں دیتا

(الاعراف : ۲۸)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیں میرے رب نے تو بےحیائیاں حرام فرمائی ہیں جو

وَمَا بَطَنَ — ان میں ظاہر ہیں اور جو چھپی ہیں۔

(الاعراف : ۳۳)

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ لا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط

بے شک وہ لوگ جو چاہتے ہیں۔ کہ مومنوں میں بے حیائی کا چرچا ہو۔ ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ دنیا میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)

(النور : ۱۹)

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اور بے حیائیوں کے پاس مت جاؤ۔ جو ان میں ظاہر ہیں اور جو چھپی ہیں۔

(الانعام : ۱۵۲)

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ج

(اور مومن وہ ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائیوں (کے کاموں) سے بچتے ہیں۔ اور جب غصہ آئے، معاف کر دیتے ہیں۔

(الشوریٰ : ۳۷)

فحش کی مذمّت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "جس چیز یا جس امر میں فحش یا سخت کلامی ہو وہ فحش اس چیز کو عیب دار بنا دیتا ہے۔ اور جس چیز یا جس امر میں حیا ہو۔ وہ حیا اس چیز کی زینت کا سبب بنتی ہے۔ (ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۱ شمار ۴۶۳۹)

○

شرم اٹھ جانے کے بعد جو چاہے سو کر

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "انبیاء سابقین کی کلام میں سے جو بات لوگوں نے پائی ہے، یعنی ایسی بات، جس میں

إِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ "
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔ یا جس کا حکم اب تک باقی ہے۔ یہ بات ہے کہ جب تو نے شرم کو اٹھا کر رکھ دیا۔ تو اب جو تیرا دل چاہے کر۔ (بخاریؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۵۳۰ شمارہ ۴۸۴۹)

حیا ایمان کا جزو ہے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حیا ایمان کا ایک جزو ہے۔ اور ایماندار جنت میں جائے گا۔ اور بیحیائی بدی میں سے ہے۔ اور بدکار شخص دوزخ میں جائے گا۔ (احمدؒ/ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۰ شمارہ ۴۸۵۴)

حَسَد

حسد :

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج	کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ۔

النساء — ۵۴

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ط	بہت اہل کتاب لوگوں نے چاہا کہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں، محض حسد کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں ہے ۔ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو گیا ہے ۔

البقرۃ — ۱۰۹

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ○

اور (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

الفلق - ۵

○

حسد اور بُغض کی بیماریاں :

وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پہلی اُمتوں کی بیماریاں تم میں سرایت کر گئی ہیں (یعنی اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں پچھلی امتوں کی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں) اور وہ بیماریاں حسد اور بُغض ہیں جو مُونڈنے والی ہیں میری مراد اس سے بالوں کا مونڈنا نہیں ہے۔ بلکہ دین کو مونڈھنا ہے۔ (یعنی یہ بیماریاں دین کی جڑ کاٹ دیتی ہیں)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۳ شمار ۴۸۱۶)

حسد سے بچو:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ، اسلئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف (مترجم) جلد دوم صفحہ ۵۲۳ شمار ۴۸۱۷)

○

حسد و افلاس کی مذمت:

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدْرَ۔

(رواہ البیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: فقر (افلاس، تنگ دستی) قریب ہے کہ کفر کی حد تک پہنچا دے اور قریب ہے کہ حسد تقدیرِ الٰہی پر غالب آجائے۔ (یعنی افلاس ایسی بری

چیز ہے کہ انسان اس سے مجبور ہو کر
کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۵۲۵ شمارہ ۴۸۲۸)

حسد دو شخصوں پر جائز ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔

(ابن ماجہ شریف ص۳۲۰ باب الحسد)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شخصوں پر حسد کرنا چاہیے، اس کے علاوہ کسی سے جائز نہیں ایک تو اس شخص پر جس کے پاس مال ہو اور وہ اس کو نیک کام میں خرچ کرتا ہو، دوم وہ جو شخص عالم ہو اور اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو، دوسروں کو بھی اس سے فیضیاب کرتا ہو۔

(ابن ماجہ شریف ص۵۱۴)

تکبّر

تکبّر:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ	بے شک اللہ محبت نہیں کرتا اترانے والے فخر کرنے والے سے۔

النسآء - ۳۶

○

وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۙ	اور اللہ اترانے والے، فخر کرنیوالے سے محبت نہیں کرتا۔

الحدید - ۲۳

○

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○	اور زمین پر اترا کر نہ چل، بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

بنی اسرائیل - ۳۷

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝	اور جو کوئی انکار کرے گا، اُس کی عبادت سے پس اکٹھا کرے ان سبکو اپنی طرف۔
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ	پس جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے پس پورا دیگا، ان کو اجر ان کا اور زیادہ دے گا، ان کو اپنے فضل سے
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝	اور جن لوگوں نے انکار کیا اور تکبّر کیا، عذاب دے گا ان کو درد دینے والا عذاب۔

النسآءِ — ۱۷۳-۱۷۲

○

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اُن سے تکبّر کیا، وہ سب دوزخی ہیں، وہ سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اعراف - ۳۶

○

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا	بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ	کو جھٹلایا اور تکبر کیا ان سے، نہ کھولے
لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا	جائیں گے ان کے لئے دروازے آسمان
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى	کے اور نہ داخل ہوں گے بہشت میں
یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ	یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے
الْخِیَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ	میں داخل ہو اور اسی طرح سزا دیتے
نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝	ہیں مجرموں کو۔

اعراف - ۴۰

قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ	کہیں گے کہ تمہارا مال جمع کرنا
جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ	تمہارے کام نہ آیا اور تم تکبر
تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝	کرتے تھے۔

اعراف - ۴۸

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ	جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ
لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ

يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ | تکبر کرتے تھے۔

الصّٰفّٰت — ۳۵

۝

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں، پس تو نے جھٹلایا ان کو اور تو نے تکبر کیا اور تو کافروں سے تھا۔

الزمر — ۵۹

۝

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، عنقریب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

المؤمن — ۶۰

۝

يَسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ج فَبَشِّرْهُ

اللہ کی آیتیں سنتا ہے جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں، پھر تکبر سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے، گویا اس نے سنا ہی نہیں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○	پس اُسے درد دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا۔

الجاثیہ — ۸

○

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○	اور جو لوگ کافر ہوئے اُن سے کہا جائیگا کیا تم پر میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ پس تکبّر کیا تم نے اور تم گنہگار لوگ تھے۔

الجاثیہ - ۳۱

○

ایمان دار اور متکبر:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا' وہ (ہمیشہ کے لئے) دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی

خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ۔ | برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا

(رواہ مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۵۳۵ شمارہ ۴۸۷۸)

جنتی اور دوزخی لوگ:

وَعَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ بِكُلِّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا میں تم کو ان لوگوں کی خبر دوں جو جنتی ہیں وہ ہر ضعیف وکمزور شخص ہے جسکو لوگ حقیر وضعیف سمجھیں (اور اسپر جبر وزیادتی کریں) اور اگر وہ اللہ کی قسم کھائے تو اللہ اسکی قسم کو سچا کر دے، اور فرمایا کیا میں تمہیں دوزخی لوگوں کی خبر دوں، ہر وہ شخص ہے جو جھوٹی اور لغو بات پر سخت جھگڑا کرے درشت مزاج مال جمع کرنے والا بخیل اور تکبر کرنے والا ہو (بخاری ومسلم)۔ اور مسلم کی ایک

روایت میں ہے کہ دوزخی ہر وہ شخص ہے جو مال کو جمع کرنے والا۔ حرام زادہ اور متکبر ہو۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صـ ۵۳۵ شمارہ: ۴۸۷۷)

تکبّر کے معنی:

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص کے قلب میں ذرہ برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنّت میں نہ جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا، ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبّر میں داخل ہے)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل (خوبصورت اور اچھا ہے) اور جمال (حسن و آراستگی) کو پسند کرتا ہے اور تکبر حق کو باطل کرنا اور لوگوں کو ذلیل و حقیر

سمجھتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۵۳۵ شمار ۴۸۷۹)

تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ متوجّہ نہ ہوں گے:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تین شخص ہیں، جن سے قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ نہ تو بات کرے گا، اور نہ اُن کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ کہ نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو زناکار بڈھا۔ دُوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا مفلس وغریب تکبر کرنے والا۔

(مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۶ شمار ۴۸۸۰)

تکبّر بُرا ہے:

عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَھُمْ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ ایک شخص ہے، جو ہمیشہ اپنے آپ کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے اور لوگوں سے دُور رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا نام متکبروں اور سرکشوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور پھر (دنیا و آخرت میں) جو مصیبت سرکشوں پر پڑتی ہے۔ وہی انکو پہنچتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صـ۵۳۶ شمار ۴۸۸۲)

تکبّر اللہ کے لئے ہے:

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ذاتی) بزرگی

رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

میری چادر ہے (یعنی جو مرتبہ تمہارے نزدیک چادر کا ہے، وہی میری ذاتی بزرگی کا ہے) اور عظمت (یعنی صفاتی بزرگی) میرا تہ بند ہے (یعنی بمنزلہ تہ بند ہے) پس جو شخص کہ اِن دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینے (یعنی تکبر کرے، ذات اور صفات کے اعتبار سے) میں اسکو دوزخ کی آگ میں ڈال دوں گا اور ایک روائیت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں اسکو دوزخ کی آگ میں پھینک دوں گا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صہ ۵۳۶ شمار ۴۸۸۱)

متکبروں کا انجام:

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روائیت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ۔

(رَوَاهُ التِّرمذی)

قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح جمع کیا جائے گا۔ مردوں کی صورت میں (یعنی ان کی شکل وصورت تو مردوں کی سی ہوگی۔ لیکن جسم وجثہ چیونٹیوں کی مانند) ذلت وخواری چاروں طرف سے اُن کو گھیرے ہوگی۔ اور انکو جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف جس کا نام بولس ہے۔ ہانکا جائیگا ان کے اُوپر آگوں کی آگ ہوگی۔ اور ان کو دوزخیوں کا نچوڑ (یعنی خون، پیپ اور کچ لہو) پلایا جائے گا۔ جس کا نام طینت الخبال ہے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ جلد دوم ص۳۶ شمار ۴۸۸۳)

کون لوگ بُرے ہیں:

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے:

اَلْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاءَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هُوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

"بُرا بندہ ہے۔ وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانا اور تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے لوگوں پر جبر و قہر کیا اور اللہ قہار و جبار کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے کاموں کو بھول گیا اور دُنیا کے کاموں میں محو ہو گیا۔ اور مقبروں اور جسم کی بوسیدگی کے خیال کو فراموش کر دیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے فساد ڈالا۔ حد سے بڑھ گیا اور اپنی ابتدا و انتہا کو بھول گیا (یعنی ابتدا میں کیا تھا منی کا ایک قطرہ اور انتہا میں کیا ہوگا۔ زمین کا پیوند) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دھوکا دے دُنیا والوں کو دین کے ذریعے (یعنی نیک لوگوں کی روش اختیار کرکے) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے خراب کیا، دین کو شبہات سے بُرا بندہ

ہے وہ بندہ جس کو کھینچے لئے جاتی ہے
حرص اور طمع دینا دنیا والوں کی طرف
بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہش
نفس گمراہ کرتی ہے۔ بُرا بندہ ہے وہ
بندہ جس کو دُنیا کی حرص و رغبت خوار و
ذلیل کرتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم۔ جلد دوم ص۵۳۷ شمارہ ۴۸۸۶)

غرور و تکبر سے بچنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ
اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ
بِہٖ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی
الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص
(پہلی امتوں میں سے) اپنی ازار کو تکبر کے
سبب گھسیٹتا چلا جاتا تھا۔ اسکو زمین
میں دھنسا دیا گیا۔ اب وہ قیامت
تک زمین کے اندر دھنستا چلا جائیگا
(بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۷۳ شمارہ ۴۱۲۲)

غُصّہ

غُصّے کے بعد معاف کردینے کا اجر

وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝	اور جب انہیں (مومنوں کو) غصہ آتا ہے تو وہ معاف کردیتے ہیں (اللہ کے ہاں اجر ہے)

(الشوریٰ : ۳۷)

۝

متقین کی صفات

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝	اور وہ (متقین) غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنیوالے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو

(آل عمران : ۱۳۴)

۝

حضرت یونسؑ غصّہ سے پچھتائے

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ	اور مچھلی والے (یونسؑ) کو یاد کرو جب وہ غصہ سے چلا گیا۔ پھر سمجھا۔ کہ ہم اس پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ پھر تاریکیوں میں پکارا۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں ظالموں سے تھا۔

(الانبیاء : ۸۷)

نرمی کی تعریف

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَوْصِنِىْ" قَالَ "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ "لَا تَغْضَبْ"	حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "غصّہ نہ کر"۔ اس نے کئی مرتبہ یہی بات کہی۔ اور ہر دفعہ آپ صلی اللہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

علیہ وسلم نے یہی کہا "غصہ نہ کر"

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۵ شمارہ ۴۸۷۵)

غصہ کو ضبط کرو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے۔ بلکہ قوی اور پہلوان وہ ہے۔ جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۵ شمارہ ۴۸۷۶)

غصہ کا علاج

وَعَنْ عَطِیَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ

حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَئُ النَّارُ بِالْمَآءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْءُ "

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

وسلم نے فرمایا ہے.

" غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے "

(ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۷ شمارہ ۴۸۸۴)

○

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ "

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ پھر لیٹ جائے ۔

(احمدؒ / ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۷ شمارہ ۴۸۸۵)

○

غصّہ کو ضبط کرو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا تَجَرَّعَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "بندہ (کسی چیز کا کوئی) گھونٹ نہیں پیتا جو اللہ کے نزدیک بہتر ہو غصّہ کے گھونٹ سے جس کو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے پی جاتا ہے۔ (احمدؒ)

رَوَاهُ اَحْمَدُ (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۸ شمارہ ۴۸۸۷)

غُصّہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے

وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ" بیہقیؒ

حضرت بہز بن حکیمؒ اپنے والدؒ سے اور وہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "غصّہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے جسطرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے"! (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۳۸ شمارہ ۴۸۸۹)

حرص

حرص کی مذمّت

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

اور نہ تمنا کرو اس چیز کی، جس کے ساتھ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، مردوں کیلئے ان کے کمائے ہوئے میں سے حصّہ ہے اور عورتوں کیلئے ان کے کمائے ہوئے میں سے حصّہ ہے، اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

(النّسآء : ۳۲)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

اور ان کا مال اور ان کی اولاد تجھے حیرت میں نہ ڈالے

(التوبہ : ۵۵)

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

اور اپنی دونوں آنکھوں کو ان چیزوں کی طرف متوجہ نہ کر جن کے ساتھ ہم نے لوگوں کو

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ط وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ○

بہرہ مند کیا ہے یہ دنیا کی زندگانی کی آرائش ہیں۔ تاکہ ہم اس میں ان کو آزمائیں اور تیرے پروردگار کا رزق بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔

(طٰـہٰ : ۱۳۱)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○

تمہیں کثرت کی حرص نے غافل رکھا۔ حتیٰ کہ تم قبر میں جا پہنچے

(التکاثر : ۱-۲)

اَلَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ○ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ③

(وہ خرابی ہے اس کے لئے) جس نے مال جمع کیا۔ اور گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اسکے پاس رہیگا

(الھمزہ : ۲-۳)

ایک مثال

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے (یعنی ایک

خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْجَآءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان مربع سے باہر نکلا ہوا کھینچا) اور فرمایا۔ یہ خط (جو مربع سے باہر نکلا ہوا ہے) انسان کی آرزو ہے اور یہ خط (یعنی مربع) انسان کی موت ہے۔ بس انسان اس طرح رہتا ہے۔ کہ اچانک اسکو موت آجاتی ہے۔ (یعنی وہ موت کو دور تر سمجھتا ہے اور موت کا خط قریب آجاتا ہے اور آخر وہ مرجاتا ہے۔) (بخاریؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۸۷۵ شمار ۵۰۳۷)

بڑھاپے کی حرص

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی ہیں۔ یعنی مال اور عمر کی زیادتی کی

الْعُمُرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) — حرص (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۹ شمار ۵۰۳۸)

①

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْكَبِیْرِ شَابًّا فِیْ اِثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں میں جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت میں اور آرزو کی درازی میں (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۹ شمار ۵۰۳۹)

②

حریص کے لئے حکم

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے

خُطُوۡطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْجَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان مربع سے باہر نکلا ہوا کھینچا) اور فرمایا۔ یہ خط (جو مربع سے باہر نکلا ہوا ہے) انسان کی آرزو ہے اور یہ خط (یعنی مربع) انسان کی موت ہے۔ بس انسان اسی طرح رہتا ہے۔ کہ اچانک اسکو موت آجاتی ہے۔ (یعنی وہ موت کو دور تر سمجھتا ہے اور موت کا خط قریب آجاتا ہے اور آخر وہ مرجاتا ہے۔) (بخاریؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۸ شمار ۵۰۳۷)

بڑھاپے کی حرص

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی ہیں۔ یعنی مال اور عمر کی زیادتی کی

الْعُمُرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ) | حرص (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۹ شمار ۵۰۳۸)

(۱)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اِثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ	حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں میں جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت میں اور آرزو کی درازی میں (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۹ شمار ۵۰۳۹)

(۲)

حریص کے لئے حکم

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے

وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا تَبْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہوئے دو جنگل ہوں ۔ تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا۔ اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی ۔مگر (قبر کی) مٹی (یعنی اس کی حرص قبر تک باقی رہتی ہے) اور اللہ تعالےٰ (حرص مذموم سے) جس بندہ کی توبہ کو چاہے قبول کر لیتا ہے

(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۷۹ شمار ۵۰۴۱)

زُہد کیا ہے

زَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَىُّ شَىْءٍ اَلزُّهْدُ فِى الدُّنْيَا قَالَ طِيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت زید بن حسینؒ کہتے ہیں کہ حضرت امام مالکؒ سے پوچھا گیا، کہ دنیا میں زہد کس چیز کا نام ہے۔ اس کے جواب میں امام مالکؒ نے یہ کہا۔" حلال پیشہ اختیار کرنا اور امیدوں کی کمی۔

(بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۱ شمار ۵۰۵۱)

بُخل

بخیلوں کو عذاب الیم کی بشارت

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾

اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے، ان کو دردناک عذاب کی خبر دو۔

(التوبہ : ۳۴)

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿﴾

جس دن وہ (سونا چاندی) گرم کیا جائے گا دوزخ کی آگ میں پھر اس سے انکی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پیٹھوں پر داغ دیے جائیں گے، (اور کہا جائیگا) یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ پس جو تم نے جمع کیا تھا۔ اس کا (مزہ) چکھو

(التوبہ : ۳۵)

قیامت کے دن بخیلوں کے گلے میں طوق

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں۔ اس (مال) میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ کہ وہ بہتر ہے ان کے لئے بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ البتہ جس چیز میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن انکو اس کے طوق پہنائے جائیں گے۔

(اٰلِ عمران : ۱۸۰)

○

بخیل کا انجام دوزخ

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ

اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور اچھی بات کو جھٹلایا پس ہم اس کو سختی میں پڑنا آسان کردیں گے۔ اور اس کا مال کچھ کام نہیں آئیگا۔ جب وہ (دوزخ میں) اوندھا پڑے گا۔

(اللیل : ۸ تا ۱۱)

بخل کرنا اپنی ہی جان سے بخل کرنا ہے

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط

اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے۔

(محمد : ۳۸)

سخی اور کنجوس

اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْجُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ اِنْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنیوالے کی کہاوت جیسے دو مردوں کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں لوہے کی، جبکہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنیوالا خیرات کا۔ تو اس پر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہوجاتی ہے یہاں تک کہ اس کے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہے، اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اس کے دونو

صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اتھ گردن تک کھنچ جاتے ہیں اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے ٹھہر جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے زرہ کشادہ ہو، سو نہیں کر سکتا اور دوسری روایت یوں ہے کہ زرہ کشادہ نہیں ہوتی۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشارق الانوار مترجم صفحہ ۱۹۶ شمار ۵۹۵)

○

بخل اور آرزو

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والدؒ سے اور وہ اپنے داداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس امت کی پہلی نیکی یقین اور زہد ہے (یعنی اس امر کا یقین کہ اللہ تعالٰی رازق ہے) اور پہلا فساد بخل اور آرزو ہے (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۸۰ شمار ۵۰۴۹)

○

ریاکاری

ریاکاری

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝	اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ قیامت کے دن پر۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہوا۔ اس کا برا ساتھی ہو گیا

(النساء : ۳۸)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	بے شک منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں وہ ان کو فریب دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ اور اللہ کو یاد نہیں کرتے۔ مگر تھوڑا

(النسآء : ۱۴۲)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط	اور تم ان کی مانند نہ ہو۔ جو اپنے گھروں سے نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔

(الانفال : ۴۷)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۞ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۞	تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بے خبر (غافل) ہیں وہ جو لوگوں کو دکھلاتے ہیں

(الماعون : ۴ تا ۶)

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ	حضرت جندبؓ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت دینے کے لیے کرے اللہ تعالیٰ اس کے عیب مشہور کریگا

يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور جو شخص کوئی عمل دکھانے کیلئے کرے اللہ اسکو ریاکاروں کی سزا دکھائیگا

بخاریؒ و مسلمؒ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۱ شمار ۵۰۸۳)

ریا شرک ہے

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ

رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جس شخص نے دکھلانے کو نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کو روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے خیرات کی اس نے شرک کیا

(احمدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۴ شمار ۵۰۹۷)

ریاکاری

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا۔" جو شخص اپنے عمل کو شہرت دے، (یعنی لوگوں کو سنائے کہ اس نے یہ عمل کیا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے ریا کے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچائیگا (یعنی اسکی ریاکاری کا اظہار کریگا) اور اس کو ذلیل اور رسوا بنائے گا.

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۲ شمار ۵۰۸۶)

○

شرک سے بیزاری

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں شرکاء کے شرک سے بیزار ہوں۔ جو

عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ
عَمَلاً اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ
غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا مِنْهُ
بَرِيْءٌ هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

شخص کوئی (عبادت) کرے جس میں میرے
ساتھ دوسرے کو شریک کرے' میں اس کو اور
اس کے شریک کو دونوں کو چھوڑ دیتا
ہوں"۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
"میں اس شخص سے بری ہوں۔ وہ شخص یا
اس کا عمل اسی کیلئے ہے جو عمل اس نے کیا ہے (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۱ شمارہ ۵۰۸۲)

اللہ شرک سے بیزار ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ
فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ
نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ
فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا
فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنٰى

حضرت ابی سعید بن ابی فضالہ رضؓ کہتے ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع
کریگا اور یہ (قیامت کا) دن ایسا ہے جس کے آنے
میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک ندا کرنیوالا
یہ اعلان کریگا جس شخص نے اپنے اس عمل میں
جس کو اس نے اللہ کیلئے کیا ہو، اللہ کے سوا
کسی اور کو بھی (اسمیں) شریک کیا ہو۔
اس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اس عمل کا

الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ

ثواب اسی شریک سے طلب کرے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ شرکاء کے شرک سے بیزار ہے (احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۱ شمارہ ۵۰۸۵)

ایک پیشنگوئی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ فِیْهِمْ حَیْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دین کے ذریعہ دنیاداروں کو دھوکہ دینگے لوگوں کو دکھانے کیلئے دنبوں کے چمڑے کے کپڑے پہنیں گے (یعنی انکے کپڑے موٹے ہونگے) ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں اور نرم ہونگی۔ لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے دل ہونگے، اللہ تعالیٰ انکے متعلق فرماتے ہیں۔ کیا یہ لوگ مجھے دھوکا دیتے ہیں، یا میرے ڈھیل دینے کے سبب سے مغرور ہو گئے ہیں۔ میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر انہیں میں سے بلا و فتنہ کو مسلط کرونگا ایسی بلا و فتنہ کہ عقلمند و دانا اشخاص اس کے دفع کرنے سے عاجز و حیران رہیں گے۔

(ترمذی / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۲ شمارہ ۵۰۸۹ع)

بدگمانی

بدگمانی کی ممانعت

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

اے ایمان والو! بہت سی بدگمانی سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں

(الحجرات : ۱۲)

بدگمانی سے بچو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں . کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے

وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا
تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا
عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَفِيْ
رِوَايَةٍ وَلَا تَنَافَسُوْا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہے۔ اور کسی کا حال یا کوئی خبر
معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو۔
جاسوسی نہ کرو۔ اور کسی کے سودے
کو نہ بگاڑو۔ (یعنی چیز لینے کا ارادہ نہ
ہو اور خواہ مخواہ کسی کے سودے پر
سودا کرنے لگو) آپس میں حسد نہ
کرو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ آپس میں
غیبت نہ کرو۔ اور اللہ کے سارے
(مسلمان) بندے بھائی بن کر رہیں۔
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ
"آپس میں حرص نہ کرو"!
(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۱ شمارہ ۴۸۰۶)

عیب جوئی

عیب تلاش کرنے کی ممانعت

وَلَا تَجَسَّسُوْا — اور عیب نہ ڈھونڈو!

(الحجرات : ۱۲)

○

عیب لگانے اور غیبت کرنیوالے کی خرابی

وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ — خرابی ہے عیب لگانے والے اور غیبت کرنے والے کے لئے۔

(الهمزة : ۱)

○

عیب جوئی کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ — حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما

اَلْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَ لَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَ لَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ	ہو کر بلند آواز سے فرمایا — "اے وہ مسلمانو! جو زبان سے اسلام لائے ہو۔ اور دل میں ایمان کا اثر نہیں رکھتے (تم کو آگاہ کیا جاتا ہے) تم مسلمانوں کو اذیت نہ دو ان کو عار نہ دلاؤ۔ ان کے عیوب کو نہ ڈھونڈو۔ اس لئے کہ جو شخص کسی مسلمان کے (عیوب) عیب کو تلاش کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے عیب کو ڈھونڈتا ہے اور جس شخص کے عیب کو اللہ تعالیٰ تلاش کرے (اس کی رسوائی ظاہر ہے) اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کریگا۔ اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر چھپا بیٹھا ہو۔ (ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۴۔ شمارہ ۴۸۲۱)

قولِ بے عمل

مخالفت قول و فعل پر زجر و توبیخ :

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ؕ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○	کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھلا دیتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم نہیں سمجھتے ؟

البقرۃ - ۴۴

○

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ○	اے ایمان والو تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑی ناراضگی ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔

الصف — ۲، ۳

○

خطیب کے لئے وعید :

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيْلُ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَآءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے : معراج کی رات میں میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا ۔ جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں ۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، انہوں نے کہا یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت کے خطیب (وعظ گو۔ لیکچرار) ہیں جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے ۔ (ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۱۷۴ شمار : ۴۵۸۹

عالم بے عمل کا انجام :

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : قیامت کے دن ایک

الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ
اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا
كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ
فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ
فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا
شَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ
الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَ
اَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

شخص کو لایا جائے گا اور اس کو آگ
میں ڈال دیا جائے گا (یعنی دوزخ میں)
اس کی انتڑیاں آگ میں جاتے ہی فوراً
اس کے پیٹ سے نکل پڑیں گی اور وہ اپنی
ان انتڑیوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح
پن چکی یا خراس کا گدھا آٹا پیستا ہے۔
دوزخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں
گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں شخص
تیرا کیا حال ہے۔ تو تو ہم کو نیک کاموں
کا حکم دیتا اور بُرے کاموں سے منع کیا
کرتا تھا۔ وہ جواب دے گا، ہاں میں تم کو
امر بالمعروف کرتا تھا اور خود اس پر عمل
نہ کرتا تھا اور تم کو بُری باتوں سے منع
کرتا تھا اور خود باز نہیں رہتا تھا۔

(بخاری و مسلم)

مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد دوم ص۴۴۵ شمار ۴۹۱۰

ظُلم

اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا :

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّٰلِمِينَ ۝ — بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

المائدہ - ۵۱

اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے :

وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝ — اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ابراھیم - ۲۷

ظالم کھلی گمراہی میں ہیں :

لَٰكِنِ الظَّٰلِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝ — لیکن آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

مریم - ۳۸

ظالم بڑے اختلاف میں ہیں :

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝
بیشک ظالم بہت دُور کے اختلاف میں ہیں۔

الحج — ۵۳

ظالم آیاتِ اللہ کا انکار کرتے ہیں :

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝
اور ہماری آیتوں سے جھگڑا ظالم ہی کرتے ہیں۔

العنکبوت — ۴۹

ظالم پر اللہ کی لعنت :

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ
خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

ھود — ۱۸

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں :

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝
اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

آلعمران — ۱۹۲

ظالموں کو فلاح نہیں:

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ — ظالم نجات نہ پائینگے۔

الانعام — ۲۱

ظالموں کو تباہی ہے:

وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ — اور نامراد ہوا جس نے ظلم (کا بوجھ) اٹھایا۔

طٰہٰ — ۱۱۱

قیامت کو ظالموں کا عذر کام نہیں آئے گا:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ○ — جس دن نافرمانوں کو ان کی بہانہ سازی نفع نہ دیگی اور ان پر لعنت ہوگی اور ان کیلئے برا گھر ہوگا۔

المومن — ۵۲

قیامت کو ظالم اپنی بداعمالیوں سے ڈریں گے :

تَرَی الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا کَسَبُوْا وَ ھُوَ وَاقِعٌ بِھِمْ ط

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) دیکھیں گے ظالموں کو ڈرتے ہوئے ان اعمال (کے عذاب) سے جو انہوں نے کئے اور وہ ان پر پڑ کر رہیگا۔

الشورٰی ـ ۲۲

ظالموں کے لئے ہمیشہ کا عذاب :

اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ○

خبردار ظلم کرنے والے ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔

الشورٰی ـ ۴۵

ظلم کی بُرائی :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ (مُتفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (یعنی ظالم کو قیامت کے دن

ہر طرف سے تاریکی گھیرے گی)

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صہ ۵۳۹ شمار: ۴۸۹۴

○

آخرت میں بدلہ لیا جائے گا:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ادا کئے جائینگے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کیلئے سینگ دار بکری سے بدلہ لیا جائے گا (مسلم) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اتقوا الظلم باب الانفاق میں بیان کی گئی ہے۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صہ ۵۴۱ شمار: ۴۸۹۹

○

ظلم وستم کا حساب ہوگا:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مُظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْئٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا کسی مسلمان بھائی پر کوئی حق ہو (یعنی مثلاً آبرو ریزی وغیرہ کا حق) تو چاہیئے کہ مسلمان اس سے اس حق کو معاف کرا دیں دنیا ہی میں، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے (یعنی قیامت کا دن) جس میں نہ تو درہم ہوں گے نہ دینار (کہ اس حق کے عوض ادا کئے جا سکیں) اگر اس نے اپنے حق کو معاف کر دیا تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت کے دن اگر ظالم کے اعمال میں کچھ نیکیاں ہونگی تو اس کی نیکیوں میں سے اس کے ظلم کے برابر نیکیاں لے لی جائینگی اور مظلوم کو دے دی جائینگی اور نیکیاں نہ ہونگی تو مظلوم کی برائیوں میں سے (اسی قدر برائیاں) لی جائینگی اور ظالم کے حساب میں ڈال دی جائینگی۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صہ ۵۴۰ شمار: ۴۸۹۷

مظلوم کی بد دُعا سے اپنے آپ کو بچاؤ:

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقًّا" (بیہقی)	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنے آپ کو مظلوم کی بد دُعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے صرف اپنا حق طلب کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۴۳۵ شمارہ ۴۹۰۵

○

ظالم کا مددگار مومن کامل نہیں:

وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ	حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "جو شخص ظالم کا ساتھ دے اس لئے کہ اس سے اس کو تقویت حاصل ہو اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے،

الْاِسْلَامِ۔	وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (یعنی
(بیہقی)	اس میں ایمان کامل نہیں رہتا)

مشکوٰۃ شریف، جلد دوم ص ۵۴۳ شمار: ۴۹۰۶

○

نامۂ اعمال کی مثال:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ۔ اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ	فرمایا ہے کہ دفتر (یعنی نامۂ اعمال) تین
دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ	قسم کے ہیں، ایک تو وہ نامۂ اعمال ہے جس کو
بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ	اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا، اور وہ نامۂ اعمال
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ	وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو
بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ	شریک کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ	اللہ شرک کو نہیں بخشتا۔ اور دوسرا نامۂ اعمال وہ
حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ	ہے جس میں انسانوں کے آپس کے مظالم درج ہیں
بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ	اللہ تعالیٰ اس نامۂ اعمال کو یونہی
بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ	نہ چھوڑ دے گا بلکہ مظلوموں کیلئے
وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَالِكَ اِلَى	ظالموں سے بدلہ لے گا، ان میں سے
اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ	ایک کو دوسرے سے راضی کردیگا۔

إِنْ شَاءَ فَجَاوَزَ عَنْهُ۔
(رواہ البیہقی)

تیسرا نامۂ اعمال وہ ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ کو پروا نہ ہوگی۔ اس میں وہ مظالم اور گناہ ہوں گے جو بندوں اور اللہ کے درمیان کئے گئے ہوں گے۔ یہ نامۂ اعمال اللہ کی مرضی پر ہے چاہے اس پر عذاب کرے اور چاہے اسکو بخش دے۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۵۴۲ شمار: ۴۹۰۴

فساد

فساد پھیلانے کی ممانعت :

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ — اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

العنکبوت ۔ ۳۶

○

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ — اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔

الاعراف ۔ ۸۵

○

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ — اور فساد پھیلانے والوں کے راستے پر نہ چلو۔

الاعراف ۔ ۱۴۲

○

اللہ مفسدوں کے کام نہیں بناتا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ○	بے شک اللہ فساد پھیلانے والوں کے کام سنوارا نہیں کرتا۔

یونس — ۸۱

○

وَ اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ لا قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○	اور جب ان سے کہا جاتا ہے، کہ زمین میں فساد نہ مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔
اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ○	خبردار بیشک وہ مفسد ہیں، لیکن وہ نہیں سمجھتے۔

البقر — ۱۱، ۱۲

○

مسلمان کا قتل کفر ہے:

وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ	حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع میں فرمایا۔ میرے بعد

بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کافر نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارے (کہ یہ فعل کفار کا ہے)

مشکوٰۃ شریف، جلد دوم صہ ۱۹۰ شمار : ۳۳۸۱

باہمی جنگ میں قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں جائینگے :

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِیْ جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو مسلمان جب کہ اس حال میں ملیں کہ ایک انکا دوسرے پر تلوار کھینچے ہوئے ہو تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں، پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے کو مار ڈالے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ ابی بکر رضی اللہ عنہ، کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول دوزخ میں کس بنا پر جائے گا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

فرمایا، مقتول چونکہ اپنے حریف کو مار ڈالنے پر حریص تھا۔ (اس لئے وہ بھی دوزخ میں جائے گا)۔

مشکوٰۃ شریف، جلد دوم صہ ۱۹۰ شمار ۳۳۸۲

فساد نہ ڈالو:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے آپ کو دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد ڈالنے سے بچاؤ، اس لئے کہ یہ فعل دین کو تباہ کرنیوالا ہے۔

مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۵۲۳ شمار: ۴۸۱۸

پرندوں کے بچّوں کو نہ پکڑو:

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَیْنَا

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رض اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ

حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم

صہ ۱۹۱ شمارہ ۳۳۸۵)

علیہ وسلم (ایک موقع پر) قضاء حاجت کیلئے تشریف لیگئے۔ ہم نے ایک حمرہ کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ (حمرہ ایک چھوٹا پرندہ ہوتا ہے جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے) ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا۔ حمرہ آئی اور اپنے پروں کو زمین پر پھیلانے اور بیٹ کو زمین سے لگانے لگی۔ اتنے میں رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم) نے فرمایا۔ کس نے اس کے بچّوں کو پکڑ کر مصیبت میں ڈالا ہے اس کے بچّے واپس کردو، پھر آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وسلم) نے چیونٹیوں کے گھروں کو دیکھا جن کو ہم نے جلا ڈالا تھا آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم) نے پوچھا، چیونٹیوں کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا، ہم نے جلایا ہے آپ (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم) نے فرمایا مناسب نہیں کہ کوئی آگ کا عذاب دے۔ عذاب صرف اللّٰہ ہی کے شایان ہے

خیانت

خیانت کرنے والوں سے اللہ محبّت نہیں کرتا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

بے شک اللہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

الانفال — ۵۸

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝

بے شک اللہ خیانت کرنے والوں گنہگاروں سے محبت نہیں کرتا۔

النسا — ۱۰۷

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝

بیشک اللہ خیانت کرنے والے ناشکری کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔

الحج — ۳۸

خیانت کی ممانعت :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ سے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو اور تم تو جانتے ہو۔

الانفال - ۲۷

خیانت کرنے والوں کی طرف داری منع ہے :

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ۝	اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑا نہ کر۔

النساء - ۱۰۵

نبی خائن نہیں ہوتے :

وَمَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ؕ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ	اور نہیں لائق کسی نبی کو کہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا، وہ قیامت کے دن وہ چیز جو خیانت

کی ہے، ساتھ لائے گا۔

العمران - ۱۶۱

خیانت کی سزا:

عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)	حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بعض لوگ اللہ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۰۱ شمارہ ۳۸۱۷)

خیانت کی سزا:

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کا ایک شخص

يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محافظ یا داروغہ تھا جس کا نام کرکرہ تھا وہ مرگیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ کے اندر ہے، لوگوں نے اس کے سامان کو دیکھا تو اس میں ایک کملی پائی جس کو اس نے مال غنیمت میں سے خیانت کرکے لیا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صـ۳۰۳ شمار ۳۸۲۰)

○

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدٍ

حضرت یزید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے خیبر کے دن ایک شخص مرگیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے جنازہ پہ نماز پڑھو۔ یہ سنکر خوف سے لوگوں کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس تغیر کو ملاحظہ کرکے فرمایا تمہارے ساتھی اللہ کی راہ میں (یعنی

لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

مال غنیمت میں) خیانت کی ہے۔ ہم نے اس کے اسباب کی تلاشی لی تو اس میں یہودی عورتوں کے پہننے کی پوتھوں کو پایا جنکی قیمت دو درہم سے زیادہ نہ تھی۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم۔ جلد دوم ص۳۰۶ شمارہ: ۳۸۳۳)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اس کو مارا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۳۰۶ شمارہ ۳۸۳۵)

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے

كَانَ يَقُولُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَ الْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

فرماتے تھے (مال غنیمت میں سے) سوئی اور تاگا (بھی) ادا کرو اور خیانت سے بچو اس لئے کہ خیانت کرنا قیامت کے دن خیانت کرنے والوں پر عار ہوگا۔

- رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ
- رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۳۰۸ شمارہ ۳۸۴۵)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور مال غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو سخت گناہ بتایا اور پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر اونٹ ہو اور وہ مبتلا ہو یعنی جو شخص

فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ
يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ
فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ
لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا
ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ
شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ
اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا
اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مثلاً اونٹ کو غنیمت کے مال میں سے
خیانت کر کے لیگا تو قیامت کے دن وہ
اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا) اور وہ
پھر مجھ سے یہ کہے کہ اے اللہ کے
رسولؐ میری فریاد رسی کیجئے اور میں اس
کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں تیرے
لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میرا جو کچھ فرض
تھا میں دنیا میں تم تک پہنچا چکا اور
میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس
حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا
ہنہناتا ہو، اور وہ کہے کہ یا رسول اللہؐ
میری فریاد رسی کیجئے (یعنی میری سفارش
فرما دیجئے) اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے
کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ کو شریعت کے
کے احکام پہنچا دیئے۔ اور تم میں سے
کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ
پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور
ممیاتی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہؐ
میری مدد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ

أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم

صـ۳۰۱ شمارہ ۳۸۱۸)

تیرے لئے اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں اپنا پیام تجھ تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن میں آدمی (غلام یا لونڈی) ہو اور وہ چلاتا ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہؐ مجھ کو اس سے بچائیے، اور میری فریاد کو پہنچیے، اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ تک شریعت کے احکام پہنچا دیئے اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پہ کپڑے ہوں اور حرکت کرتے ہوں، اور وہ مجھ سے کہے، کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری سفارش کر دیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے شریعت تجھ تک پہنچا دی اور میں تم سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری امداد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا، میں شریعت کے احکام تجھ تک پہنچا چکا۔

غیبت

غیبت کی ممانعت :

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○

اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کریں، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

الحجرات ــ ۱۲

○

غیبت کی بُرائی :

عَنِ الْمَسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو شخص کسی مسلمان کی برائی اور غیبت کر کے ایک لقمہ

مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدُ)

کھائے (یعنی اس ذریعہ سے رزق حاصل کرے) اللہ تعالےٰ اس کو اس لقمہ کی مانند دوزخ کی آگ کھلائیگا، اور جو شخص کسی مسلمان کی اہانت و ذلت کے معاوضہ میں کسی کو کپڑا پہنائے، اس کو اللہ تعالےٰ اسی کی مانند دوزخ کی آگ کا لباس پہنائے گا، اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسی کو یا خود کھڑا ہو لوگوں کو اپنی خوبیاں اور برائیاں سنانے اور دکھانے کے لئے قیامت کے دن خود اللہ تعالےٰ اس کی برائیاں اور کمزوریاں دکھانے اور سنانے کے لئے کھڑا ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۲۴ ۵ شمار ۴۸۲۴)

○

غیبت کی مذمّت:

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ لِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھ کو اُوپر لے گیا (یعنی معراج میں) تو میں نے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن

نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَآءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)	کے ناخن تانبے کے تھے اور ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو کھرو چتے ہیں میں نے پوچھا یا جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا، یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں) اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۲۴ شمار ۴۸۲۳)

غیبت کے معنی :

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ	حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا: تم جانتے ہو، غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی باتوں کے ساتھ جو اس کو بُری معلوم ہوں (غیبت ہے) پوچھا گیا، اگر میرے بھائی کے اندر وہ برائی موجود ہو جس کا میں نے

يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدْ اَغْتَبْتَهٗ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔

ذکر کیا ہے، تب بھی اس کو غیبت کہا جائیگا، آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا، اگر اس کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا تُو نے ذکر کیا ہے، تو تُو نے اس کی غیبت کی اگر وہ بُرائی اس میں موجود نہ ہو تو پھر تُو نے اس پر بہتان لگایا، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے فرمایا، اگر تو نے اپنے بھائی کی وہ بُرائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے، تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر تُو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی، تو تُو نے اس پر بہتان لگایا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۷۶ شمارہ ۴۶۱۵)

○

غیبت نہ کرو:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا، صفیہؓ کی بابت (یعنی) ان کے عیب کی

كَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ۔

• رَوَاهُ اَحْمَدُ
• وَالتِّرْمِذِيُّ
• وَاَبُوْدَاؤدَ

بابت) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے اتنا کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے، یعنی وہ پستہ قد ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں فرمایا، تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا پہ غالب آجائے یعنی اس دریا کی حالت کو بدل دے (مطلب یہ ہے کہ تمہارے اس ایک کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا، یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صـ۴۸۱ شمار ۴۶۳۸)

غیبت کی مذمّت :

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلوٰةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَ صَائِمَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ أَعِيْدُوْا وُضُوْءَ كُمَا وَ صَلَاتَكُمَا وَ امْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا۔

(بیہقی)

نماز پڑھ چکے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے فرمایا، جاؤ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیوں ؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، اس لیے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۸۵ شمار ۴۶۵۶)

○

غیبت زنا سے بدتر ہے:

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ قَالَ

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ، اور جابر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"غیبت زنا سے بدتر ہے"!

صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، غیبت زنا سے زیادہ بری کیونکر ہو سکتی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا،

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ
فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ
"فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ
صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ
حَتّٰى يَغْفِرَهَا صَاحِبُهٗ"
وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ
صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ
الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ"
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

"آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے
اور اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے"
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
"زانی پھر توبہ کرتا ہے اور اللہ
اس کو بخش دیتا ہے، لیکن
غیبت کرنے والے کو اللہ
نہیں بخشتا"
جب تک کہ وہ اس شخص کو معاف
نہ کر دے، جسکی اس نے غیبت کی ہے"
اور انس رضی اللہ عنہ، کی روائت میں یہ
الفاظ ہیں:
"زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالے
کیلئے توبہ نہیں ہے"

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۸۵ شمار ۴۶۵۷)

غیبت کا کفّارہ :-

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اِغْتَبْتَهٗ، تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ" رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ۔	"غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس شخص کی تو نے غیبت کی ہے، اس کی مغفرت کی دعا مانگ اور اس طرح کہہ اے اللہ تعالیٰ تو ہم کو اور اس کو بخش دے۔ اس روایت کی سند میں ضعف ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۸۶ شمارہ ۴۶۵۸)

بُہتان تراشی

بے جرم پر اپنی خطا لگا دینا گناہ :-

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے، پھر اسے کسی بے گناہ کے ذمے لگا دے، تو اُس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اُٹھایا۔

النسآء — ۱۱۲

○

بے خبر پاکدامن مومنات پر تہمت لگانے والوں پر لعنت اور عذاب عظیم :

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ

بے شک جو لوگ پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں، ان پر لعنت ہے۔ دنیا اور آخرت میں اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

النّور - ۲۳

تہمت لگانا کھلے گناہ کا بوجھ اُٹھانا ہے :

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝	اور جو لوگ ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں کو بغیر قصور کے ستاتے ہیں، پس اُنہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا۔

الاحزاب - ۵۸

فسق و کُفر کی تہمت لگانے کی ممانعت :

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ	حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی، اسلئے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ

بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ"
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صہ۴۷۴ شمار ۴۶۰۳)

تہمت کی سزا

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِىْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَیْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

حضرت معاذ بن انس رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کو منافق کے شر سے بچائیگا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسکو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائیگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی چیز کی تہمت لگائے جو اس پر عیب لگاتی ہو اور عیب لگانا ہی اس کا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر قید کردیگا (یعنی پل صراط پر) یہاں تک کہ اس کی سزا پوری ہو جائے یا وہ مدعی کو راضی کرے

(ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۱ شمار ۴۷۶۷)

نفاق

منافق جھوٹے ہیں:

إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ

جب آپؐ کے پاس منافق آتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے، کہ بیشک منافق (اس گواہی دینے میں) جھوٹے ہیں۔

الْمُنٰفِقُوْن — ۱

○

منافق مومن نہیں:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں، جو کہتے ہیں، ہم ایمان لائے، اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور (دراصل) وہ

ایمان لانے والے نہیں۔

البقرہ - ۸

○

منافق کے لئے وعید:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پائیں گے۔

النسآء - ۱۴۵

○

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِى الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ"

(رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ "دنیا میں جو شخص دو زبان ہو (یعنی کسی سے کچھ کہتا ہو اور کسی سے کچھ) قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۰ شمار ۴۶۳۱)

منافق کا شر:

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں اس اُمت پر (یعنی اپنی اُمت پر) ہر منافق کے شر سے ڈرتا ہوں جو علم و حکمت کی تو باتیں کرتا ہے اور کام ظلم کے کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص ۵۹۵ شمار ۵۱۰۳)

منافقین کی عادتیں:

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ

اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا:-

چار چیزیں ہیں، جس میں یہ چاروں ہونگی وہ بڑا منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ہوگی، ان چاروں سے تو اس میں

وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا
عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ
فَجَرَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ایک ہی نفاق کی خو ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دیوے۔

ایک تو یہ کہ جب اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے،

دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے۔

تیسرے یہ کہ جب قول و قرار کرے تو اس کے خلاف کرے۔

چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے۔

(مشارق الانوار مترجم ص۱۸ شمارہ ۴۷

اسراف (فضول خرچی)

فضول خرچی کی ممانعت :

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو بیشک وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

الاعراف — ۳۱

○

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ○

اور رشتہ دار کو اس کا حق دے، اور محتاج اور مسافر کو بھی اور بے جا خرچ مت کر۔ بیشک بے جا خرچ کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا انکار کرنے والا ہے۔

بنی اسرائیل — ۲۶، ۲۷

○

فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ○

اور اپنا ہاتھ گردن سے بالکل بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ ہی اُسے بالکل کھول دے کہ بیٹھا پچھتایا کرے، اور لوگوں کی ملامت سنے۔

بنی اسرائیل - ۲۹

○

وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○

اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا خرچ کرتے ہیں اور نہ تنگی، اور اس کے درمیان معتدل گذران کرتے ہیں۔

الفرقان — ۶۷

○

اسراف کی ممانعت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، کھا جو تیرا جی چاہے اور پہن جو تیرا جی

اَخْطَاتَكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَّ مَخِيْلَةٌ۔	چاہے جب تک کہ تو دو چیزوں میں مبتلا نہ ہو۔ یعنی اسراف (فضول خرچی) اور تکبر میں۔
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ	

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۳۸۴ شمارہ ۴۱۸۳)

○

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ"۔	حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "کھاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو جب تک کہ اس میں اسراف اور تکبر نہ ہو۔"

- رَوَاهُ اَحْمَدُ
- وَالنَّسَائِیُّ
- وَابْنُ مَاجَةَ

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۳۸۵ شمارہ ۴۱۸۴)

○

قتل

قتل کی ممانعت:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ — اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔

النسآء — ۲۹

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ — اور محتاجی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تم کو بھی روزی دیتے ہیں اور ان کو بھی۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ — اور جان کو جسے اللہ نے محترم کیا ہے، ناحق قتل نہ کرو۔

الانعام — ۱۵۲

قتل عمد کی سزا ہمیشہ کو دوزخ اور اللہ کا غضب اور لعنت اور بڑا عذاب:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا — اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل

فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا○

کرے گا اسکی سزا دوزخ ہے۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہے گا، اور اللہ کا غضب اس پہ ہوگا، اور اسکی لعنت (بھی) اور اللہ نے بڑا بھاری عذاب تیار کیا ہے۔

النسآء — ۹۳

قتل کی مذمت :

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ۔

• رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

اگر آسمان والے اور زمین والے دونوں کسی مسلمان کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالےٰ ان سب کو دوزخ کی آگ میں الٹا ڈالے گا۔

(مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد دوم صفحہ ۱۶۲ شمار ۳۳۱۳)

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے :-

"مسلمان بندہ ہمیشہ نیکی کی طرف تیزی سے جاتا رہتا ہے۔ جب تک خونِ حرام کا مرتکب نہیں ہوتا اور جب وہ خونِ حرام کا ارتکاب کر لیتا ہے تو تھک جاتا ہے (اور نیکی کیطرف نہیں بڑھتا)

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۱۷۳ اشمار ۳۳۱۶)

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے :

" اللہ تعالےٰ سے اُمید ہے کہ وہ ہر گناہ کو بخش دے۔ مگر اُس شخص کا گناہ نہیں بخشا جائیگا۔ جو شرک کی

• رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
• رَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ مَعَاوِیَةَ

حالت میں مرے یا کسی مسلمان کو جان سے مار ڈالے"۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ۱۶۳ شمار ۳۳۱۷)

خودکشی کی ممانعت:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا، اسکو دوزخ میں بھی گرایا جاتا رہے گا۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنی جان دی دوزخ کے اندر زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے (وغیرہ) کے کسی ہتھیار (وغیرہ) سے مار ڈالا اس کا ہتھیار دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا، اور وہ اس کو اپنے پیٹ کے اندر بھونکے گا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) (مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ۱۶۹ شمار: ۳۳۰۴)

زناء

زنا کی ممانعت

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ	اور زنا کے نزدیک مت جاؤ
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ	بے شک وہ بے حیائی ہے اور
سَبِيْلًا ○	بری راہ

(بنی اسرائیل : ۳۲)

اللہ کے بندے وہ ہیں جو زنا نہیں کرتے اور زناکاروں کو قیامت کے دن دوہرا عذاب ہوگا

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ	جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ	نہیں پکارتے۔ اور اس جان کو
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	جس کا اللہ نے احترام کیا ہے
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا	ناحق قتل نہیں کرتے۔ اور زنا نہیں
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج	کرتے اور جو ایسا کرے گا۔ وہ گناہ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ	کی سزا سے ملے گا۔ قیامت کے دن

اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا	اُسے دہرا عذاب دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں ذلیل پڑا رہے گا۔

(الفرقان ۶۸/۶۹)

زنا کی کثرت قحط کی موجب ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوتا ہے، (یعنی پھیل جاتا ہے) اس قوم کو قحط پکڑ لیتا ہے۔ اور جس قوم میں رشوت پھیل جاتی ہے۔ اس پر رعب غالب ہو جاتا ہے۔ (احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۰۴ شمارہ ۳۴۲۵)

شادی شدہ اور غیر شادی شدہ زانیوں کی سزا

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ
خُذُوْا قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ
سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ
جَلْدُ مِائَۃٍ وَّ تَغْرِیْبُ
عَامٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ
جَلْدُ مِائَۃٍ وَّالرَّجْمُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھ سے (زانی وزانیہ کی بابت) حکم حاصل کرلو۔ (ہاں) مجھ سے (ان کی بابت) حکم لے لو۔ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کے لئے ایک طریقہ مقرر کردیا ہے۔ کنواری عورت اگر کنوارے مرد سے زنا کرے تو اس کے سو دُرّے لگائے جائیں۔ اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔ اور شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سَو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے (دونوں کو)

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۹۶ شمار ۳۴۰۱

شراب وجوُا

شراب خواری اور قمار بازی کی ممانعت:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ

لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شراب خوری اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیں، کہ ان میں بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کیلئے فائدے بھی ہیں، اور ان کا گناہ اُن کے نفع سے بڑا ہے۔

البقرۃ۔ ۲۱۹

○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا يُرِيْدُ

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور تیر (پانسہ) نیز کے ناپاک شیطانی کام ہیں۔ تم ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں (پھنسا کر) تمہارے درمیان

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

عداوت اور نفرت ڈالے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے، تو کیا تم رُکنے والے ہو۔

المآئدہ ۔۔ ۹۰، ۹۱

شراب پینے والا جنّت میں داخل نہ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ" رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے :- "جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو بہت زیادہ احسان جتانے والا ہو، اور نہ وہ شخص جو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ شراب کا پینے والا۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم مجلد دوم صہ ۴۹۸ شمارہ: ۳۴۷۱)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّ مُفَتِّرٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدُ)

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز کے استعمال سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائے اور جو دماغ میں فتور پیدا کرے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص ۲۱۹ شمار ۳۴۸۲)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدُ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے اور جوا کھیلنے سے منع فرمایا ہے، اور نرد و شطرنج یا نقارہ اور بربط سے بھی منع فرمایا اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص ۲۱۹ شمار ۳۴۸۴)

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ۔	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو چیز زیادہ تعداد میں استعمال کرنے سے نشہ لائے اس کا تھوڑی تعداد میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

- رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
- اَبُوْدَاؤُدُ
- وَابْنِ مَاجَۃَ

(مشکوۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۲۱۸ شمار ۳۴۷۷)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ جو شخص (ایک مرتبہ) شراب پیئے (اور توبہ نہ کرے) اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرتے اور جو توبہ کرلے، اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیتا ہے تو چالیس

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِى الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ۔

- رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ
- رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَ
- ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ
- عن عبداللہ بن عمر

دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے۔ پھر تیسری مرتبہ پیتا ہے، تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور توبہ کر لیتا ہے، تو توبہ قبول کی جاتی ہے۔ پھر چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جاتی اور دوزخ میں اس کو پیپ اور لہو کی نہر سے پلایا جائیگا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صـ۲۱۷ شمار ۳۴۷۶)

○

جوا کھیلنے والا اور شرابی جنت میں نہ جائے گا:

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

• رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ

• فِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ

جنت میں داخل نہیں ہوگا، وہ شخص جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی اور جس نے جؤا کھیلا اور جس نے احسان جتایا اور جس نے ہمیشہ شراب پی (دارمیؒ) اور دارمیؒ کی ایک روائت میں جواری کی بجائے ولدالزنا (دارمیؒ) کے الفاظ ہیں

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۲۱۹ شمارہ ۳۴۸۵)

شراب پینے پر وعید:

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَهُدًی لِّلْعَالَمِيْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالٰے نے مجھ کو دنیا کے لئے رحمت و برکت کا سبب بنا کر بھیجا ہے اور باجوں مزامیر بتوں صلیب اور جاہلیت کی تمام بُری رسموں اور طریقوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے اور میرے بزرگ و

وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَهَا وَلَا یَتْرُکُهَا مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

برتر اللہ نے قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا، میں اس کو دوزخیوں کے بدن سے نکلی ہوئی پیپ پلاؤں گا، اور جو شخص میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا، میں اس کو پاک حوضوں میں سے (شرابِ طہور) پلاؤں گا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صہ ۲۱۹ شمار ۳۴۸۶)

کن تین آدمیوں پر جنّت حرام ہے:

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ۔
• رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے:
"تین آدمی ہیں جن پر اللہ نے جنّت کو حرام کر دیا ہے۔ ایک وہ شخص جس نے ہمیشہ شراب پی، دوسرا وہ شخص جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی، تیسرا دیّوث جو اپنے گھر والوں سے ناپاک کام کرائے یعنی زنا۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۲ صہ ۲۲۰ شمار ۳۴۸۷)

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے:

"تین آدمی جنت میں نہ جائینگے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ رشتہ داری کے تعلق منقطع کرنے والا اور جادو پر یقین واعتقاد رکھنے والا۔

(مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد دوم صفحہ ۲۲ شمارہ ۳۴۸۸)

ایک پیشین گوئی:

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَقُوْلُ "لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا"

• رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدُ
• وَابْنُ مَاجَۃَ

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے:

"میری اُمت میں سے بعض لوگ شراب کو پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کوئی اور نام رکھ دینگے۔"

(مشکوٰۃ شریف، مترجم جلد دوم صفحہ ۳۶۹ شمارہ ۴۱۰۵)

شراب پینے کی سزا :

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں کھجور کی ٹہنی اور جوتوں کے مارنے کا حکم دیا اور امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) چالیس درّے لگوائے (بخاری و مسلمؒ)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کی سزا میں چالیس ٹہنیاں کھجور کی یا چالیس جوتے لگواتے تھے۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صہ۲۱۱ شمار: ۳۴۵۰)

چوری

چور کے ہاتھ کاٹو :

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا
جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ○ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ
بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اور چور مرد ہو اور چور عورت ہو
تو تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ لو۔
بدلہ اس کا جو انہوں نے کیا ہے۔
سزا ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ
غالب ہے اور حکمت والا۔ پھر
جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کر
لی اور اصلاح پر آگیا، تو بیشک
اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

المائدہ ۵ - ۳۸ - ۳۹

○

کتنی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چرانے پر جس کی قیمت تین درہم تھی، چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۲۰۶ شمار ۳۴۳۲)

○

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"اللہ تعالےٰ کی لعنت ہو، چور پر کہ انڈا (یعنی خود) چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اور رسی چراتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۲۰۶ شمار ۳۴۳۳)

○

سُود

سود کھانے کی ممانعت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو! مت کھاؤ تم سود کو دوگنا دوگنا کر کے اور اللہ سے ڈرو۔ تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

(آل عمران : ۱۳۰)

باقی سُود چھوڑ دینے کا حُکم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جو سود (لوگوں کے ذمہ) باقی ہے، اس کو چھوڑ دو۔۔ اگر تم ایمان دار ہو

(البقرۃ : ۲۷۸)

سود خواروں کی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○

پس اگر تم ایسا نہ کرو۔ تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے اصل مال تمہارے ہیں، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے

(البقرۃ : ۲۷۹)

○

سود خوار قیامت کو شیطان کے چھوئے ہوئے شخص کی طرح مخبوط الحواس اٹھیں گے

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا

جو لوگ سود کھاتے ہیں، نہیں کھڑے ہوں گے (قبروں سے) مگر جیسا کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسے شیطان نے آسیب سے باؤلا کر دیا ہو اس واسطے کہ انہوں نے کہا بیچنا ہے

اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝	مانند سود کے - اور حلال کیا اللہ نے بیع کو اور حرام کیا سود کو، پس جس کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ اس سے باز رہا - پس اس کے لئے جو پہلے ہو چکا معاملہ اللہ کی طرف ہے۔ اور جس نے نافرمانی کی تو ایسے لوگ دوزخی ہیں - وہ ہمیشہ اسی میں رہینگے

(البقرۃ : ۲۷۵)

اللہ سود کو گھٹاتا ہے

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝	اللہ تعالےٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے کسی کفر کرنے والے کو اور کسی گناہ کے کام کرنے والے کو

(البقرۃ : ۲۷۶)

وَ مَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا	اور جو چیز تم اس غرض سے دوگے

لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

کہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہوجاوے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔

(الرّوم : ۳۹)

سود خوار کی سزا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبٰوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں میرا گزر ایک قوم پر ہوا۔ جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے۔ (یعنی بڑے بڑے) اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا۔ جبرائیلؑ! یہ کون ہیں۔ کہا یہ لوگ سود خوار ہیں۔

(احمدؒ / ابن ماجہؒ)

(مشکوۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۶ شمارہ ۴۰-۲۷)

سود کا گناہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّبٰوا
سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُهَا
اَنْ یَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ"
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ " سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں۔ (جن میں) ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ (اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ) کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرے" (ابن ماجہ/بیہقی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۶ شمار ۲۷۰۲)

سود خوار وغیرہ پر لعنت

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " لَعَنَ
اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ
وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ
وَكَانَ یَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں، میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، لعنت فرماتے ہوئے سود خوار پر، سود دینے والے پر، سود کا کاغذ لکھنے والے پر یا سود کا حساب لکھنے والے پر اور صدقہ سے منع کرنے والے پر اور آپ صلی اللہ

رَوَاهُ النِّسَائِیُّ

علیہ وسلم منع فرمانے تھے نوحہ کرنے سے

نسائی (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۷ شمارہ ۲۷۰۵)

سود کا حکم

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاہِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے (سود لینے والے) پر سود دینے والے پر اور (اس کے متعلق) لکھنے والے پر اور گواہوں پر فرمایا ہے۔ وہ سب برابر ہیں (گناہ میں) (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۲ شمارہ ۲۶۸۳)

سود کا بیان

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ " نہ بیچو سونے

بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درہم کو چاندی کے دو درہموں سے (مسلم)

(مشارق الانوار صفحہ ۳۰۶ شمار ۹۵۹)

○

عَنْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا صَاعَيْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَّلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہوں کو ایک صاع سے اور نہ ایک درہم کو دو درہم سے (بخاری و مسلم)

(مشارق الانوار صفحہ ۳۰۶ شمار ۹۶۰)

○

وَعَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سونا بکے سونے سے وزن میں برابر برابر جتنا ایک، اتنا دوسرا۔ اور چاندی بکے

بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبٰوا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

چاندی سے تول میں برابر جتنی ایک اتنی دوسری۔ سو جس نے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا۔ تو وہی سود ہے۔
(مسلمؒ)

(مشارق الانوار صفحہ ۳۰۷ شمار ۹۶۱)

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبٰوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبٰوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبٰوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبٰوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبٰوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبٰوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلنا گیہوں سے سود ہے مگر دست بدست اور جَو بدلنا جَو سے سود ہے مگر دست بدست سود نہیں، اور کھجور بدلنا کھجور سے سود ہے مگر دست بدست نہیں اور ایک روایت یوں ہے۔ کہ چاندی بدلنا چاندی سے سود ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے سود ہے۔ مگر دست بدست نہیں۔
(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشارق الانوار صفحہ ۳۰۷ شمار ۹۶۲)

رشوت

مقدمات میں رشوت کی ممانعت

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ۔ اور ان کو حکام کے یہاں اس غرض سے جرع مت کرو۔ کہ لوگوں کے مالوں کا ایک حصّہ بطریق گناہ کے کھاجاؤ۔ اور تم جانتے ہو۔

(البقرۃ : ۱۸۸)

اللہ کے احکام پر رشوت کی ممانعت

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا

وہ جو کتاب میں نازل کیا ہوا حکم چھپاتے ہیں۔ اور اس پہ حقیر قیمت لیتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اللہ

يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○	ان سے قیامت کے دن نہ کلام کرے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے

(البقرۃ : ۱۷۴)

○

رشوت خوار پر رعب غالب آجاتا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ۔ جس قوم میں زنا ظاہر ہوتا ہے (یعنی پھیل جاتا ہے) اس قوم کو قحط پکڑ لیتا ہے اور جس قوم میں رشوت پھیل جاتی ہے۔ اس پر رعب غالب ہو جاتا ہے۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)	(احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۲۰ شمارہ ۳۴۲۵)

رشوت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى	کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے
اَلرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ	اور رشوت لینے والے دونوں پر
رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ	لعنت فرمائی ہے (ابو داؤدؒ / ابن ماجہؒ)
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ	اور بیہقیؒ کی روایت میں یہ الفاظ
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ	بھی ہیں۔ کہ رائش پر بھی لعنت
اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ	فرمائی ہے۔ یعنی اس شخص پر جو
شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ	رشوت لینے والے اور دینے والے
وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِيْ	کے درمیان رشوت کا واسطہ ہو۔
اَلَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا	

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۱ شمار ۳۵۸۰)

سفارش

سفارش

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ

جو کوئی بھلی بات میں سفارش کرے گا. اس کو اس میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو کوئی بد بات میں سفارش کرے گا۔ اس پہ اس سے ایک بوجھ ہو گا

(سورۃ النساء : ۸۵)

شرعی سزا میں سفارش نہ کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص اللہ کی حدود میں سفارش کر کے حائل ہو. اس نے اللہ تعالیٰ سے

فَقَدْ ضَادَّ اللهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدُ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللهِ حَتّٰى يَنْزِعَ

ضد کی۔ اور جو شخص کسی ناحق یا جھوٹی بات میں جھگڑا کرے اور وہ اس کے ناحق ہونے کو جانتا ہو۔ وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے۔ جب تک کہ اس سے باز نہ آئے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی نسبت ایسی بات کہے، جو اس میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اس وقت تک دوزخیوں کی پیپ اور کیچڑ اور خون میں رہے گا۔ جب تک اس سے توبہ نہ کرے (احمدؒ ابو داؤدؒ) بیہقیؒ نے شعب الایمان میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص کسی ایسے جھگڑے میں مدد کرے۔ جس کے حق و ناحق ہونے کا اس کو علم نہیں ہے تو وہ اس وقت تک غضب الٰہی میں رہے گا۔ جب تک اس سے باز نہ آئے

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۰۹ شمارہ ۴۴۴۳)

نیک کام میں سفارش کا حکم

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّآئِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَاشَآءَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابی موسٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجت مند آتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے فرماتے۔ (اس کی) سفارش کرو۔ تاکہ تم کو سفارش کا ثواب ملے۔ اور اللہ تعالٰے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے۔ جاری فرماتا ہے۔
(بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴ شمار ۳۷۲۳)

حاکم ہدیہ قبول نہ کرے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

جو شخص کسی حاکم یا امیر سے کسی کی سفارش کرے اور پھر اس حاکم کو ہدیہ بھیجے اور وہ اس ہدیہ کو قبول کر لے، تو اس کا یہ فعل ایسا ہے، گویا کہ وہ سود کے ایک بہت بڑے دروازے میں داخل ہوا (ابو داؤدؒ) اور روایت کی احمدؒ سے اس طرح ۔ کہ نیک آدمی کے لئے اچھا مال ہی اچھی چیز ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۲ شمار ۳۵۸۲)

تنخواہ سے زیادہ لینا خیانت ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اس کو اس کے کام کی اجرت (یعنی تنخواہ) معین کر دی اس کے بعد اگر وہ کچھ لے گا۔ یعنی سرکاری مال میں سے تنخواہ سے زیادہ لے گا تو یہ خیانت ہے۔

مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۴۰ شمارہ ۳۵۷۵

ناپ تول

صحیح ترازو سے تولو :

وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ۝
اور تول انصاف کے ساتھ قائم کرو
اور تول میں کمی نہ کرو۔

الرّحمٰن ـ ۹

○

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ ج
اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔
اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

الشعرآء ـ ۱۸۳

○

اَوْفُوا الْکَیْلَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ۝ ج
پیمانہ پُورا رکھو، اور کم دینے
والوں میں نہ ہو۔

الشعرآء ـ ۱۸۱

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○	اور جب تم ناپو تو پورا ناپو اور سیدھی ترازو سے تولو، یہ بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔

بنی اسرائیل — ۳۵

○

کم ماپنے اور تولنے والوں کو ویل:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ٘ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ○ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ○	خرابی ہے کم تولنے والوں کی، جب وہ لوگوں سے اپنے لئے ناپ کر لیں تو پورا لیں، اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں، کیا یہ لوگ یہ یقین نہیں کرتے کہ وہ دوبارہ اٹھائے جائینگے، ایک بڑے دن کیلئے جس دن لوگ جہان کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

المطففین — ۱ تا ۶

○

کم ماپنے اور تولنے والی قوم کے رزق میں کمی:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ۔

رَوَاهُ مَالِك

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس کام میں مال غنیمت کے اندر خیانت کرنے کا عیب پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دلوں میں (دشمنوں کا رعب) پیدا کر دیتا ہے اور جس قوم میں زناکاری پھیلتی ہے اس میں اموات کی زیادتی ہو جاتی ہے اور جو قوم ماپنے اور تولنے میں کمی کرتی ہے (یعنی کم ماپتی اور تولتی ہے) اس کا رزق اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور جو قوم ناحق حکم کرتی ہے (یعنی جس قوم کے امراء احکام نافذ کرنے میں عدل وانصاف کو ملحوظ نہیں رکھتے اور ناحق احکام جاری کرتے ہیں) اس میں خونریزی پھیل جاتی ہے۔ اور جو قوم اپنے عہد کو توڑتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے

(مشکوۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۷۰۳ شمارہ ۵۱۳۶)

زبان درازی

نجات کا ذریعہ:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی، اور پوچھا، کہ نجات کا کیا ذریعہ ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

" اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر میں پڑے رہو اور اپنے گناہوں پر روؤو۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۷۹ شمارہ ۴۶۲۴)

زبان پر قابو رکھو:

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ

حضرت ابی سعیدؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں، اور کہتے ہیں۔ آدمؑ کا بیٹا

فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّهَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)	(انسان) جب صبح کرتا ہے (یعنی سو کر صبح اٹھتا ہے) تو جسم کے سارے اعضا زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں اللہ سے ڈر، اس لئے کہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں۔ تو اگر ٹھیک رہیگی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے۔ اور تو کجروی اختیار کریگی۔ تو ہم بھی کجرو ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۷۹ شمارہ ۴۶۲۵)

زُبان کی حفاظت کرو:

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ "مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)	حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، جو شخص مجھ سے اس کا عہد کرے کہ وہ اپنے دونوں کلّوں کے درمیان کی چیز یعنی (زبان اور دانتوں) اور اپنے دونوں پاؤں کی درمیانی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کریگا،

(اور لوگوں کو بُرا نہ کہے گا، نہ کسی کی
بُرائی اور غیبت کرے گا اور بدکاری
(زنا وغیرہ) سے بچے گا) تو میں اُس کیلئے
جنّت کی ضمانت کر لوں گا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم۔ جلد دوم ص۴۷۳ شمار ۴۵۹۹)

خاص ھدایت

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجٰتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ بِھَا فِیْ جَھَنَّمَ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ بعض وقت ایسی بات زبان سے کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے لیکن وہ بندہ اس حقیقت سے واقف نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس بات کے بدلے میں اسکے درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات بندہ ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور وہ اس سے واقف نہیں ہوتا اور وہ بات اس کو جہنم میں لیجاتی ہے (بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۷۳ شمار ۴۶۰۰)

بدخلقی

شیریں زبانی و بدمزاجی :

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص

پس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ان کیلئے نرم ہو گئے۔ اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سخت خو اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے بھاگ جاتے۔

العمران — ۱۵۹

○

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

اور والدین سے احسان کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑک اور ان کے سامنے ادب سے بات کر۔

کریماً ۝

بنی اسرائیل ـ ۲۳

○

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ع	اور نرم کر اپنی آواز کو بیشک بہت ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

لقمٰن ـ ۱۹

○

بدخلقی :

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔	حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ۔	جنّت میں بدخُلق، بدخو اور سخت گو آدمی داخل نہ ہوگا۔
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ	(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۵۳۱ شمار ۴۸۵۶)

مومن کامل :

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
الدَّارِمِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "مومنین میں ایمان کے کامل وہ لوگ ہیں، جن کے اخلاق اچھے ہیں۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صـ۵۳۲ شمار ۴۸۷۲)

○

مومن کی تعریف :

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ۔

• رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
• اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن، نکوکار، بھولا اور بزرگ ہوتا ہے۔ اور فاجر چالاک، بخیل اور بدخلق ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صـ۵۳۲ شمار ۴۸۶۱)

○

بدگوئی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہوگیا، اور زینب رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) کے پاس انکی ضرورت سے زیادہ سواری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ سے فرمایا، تم صفیہ رضؓ کو اپنا اونٹ دیدو۔ زینبؓ نے کہا، بھلا میں اس یہودیہ کو اونٹ دونگی۔ (یعنی ہر گز نہ دونگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہو گئے، اور ذی الحجہ، محرم اور کچھ دن ماہ صفر کے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے علیحدہ رہے۔ (یعنی ان کے گھر نہ گئے) (ابو داود) اور معاذ بن انس کی حدیث من حمی شفقت و رحمت کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۵۲۵ شمار ۴۸۲۶)

خوشامد پسندی

جھوٹی خوشامد:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

وہ جو اپنے کئے پہ خوش ہوتے، اور جو نہیں کیا، اس پر اپنی تعریف چاہتے ہیں، ان کو عذاب سے چھوٹا ہوا نہ جان اور اِن کو دُکھ دینے والا عذاب ہے۔

العمران — ۱۸۸

○

مبالغہ بُرا ہے:

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جب تم اِن لوگوں کو دیکھو، جو

فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مبالغہ کے ساتھ تعریفیں کرتے ہوں، (جھوٹی تعریف کرتے ہوں) تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۷۶ شمارہ: ۴۶۱۳)

زیادہ تعریف نہ کرو:

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ ثَلٰثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ اِنْ كَانَ یُرٰی اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا یُزَكِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف (مبالغہ کے ساتھ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعریف کرنے والے سے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر، تو نے اپنے بھائی کی گردن مار دی۔ تین بار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا، اگر تم کسی کی تعریف کو ضروری سمجھو تو اس طرح کہو کہ میں فلاں شخص کی نسبت یہ خیال رکھتا ہوں یا فلاں شخص کو میں ایسا سمجھتا ہوں (یعنی مثلاً مرد صالح۔ مرد سخی)

اور اللہ تو حقیقت حال سے خوب واقف
ہے، وہی حساب کرنیوالا اور خبر دینے والا
اور یہ بھی اس صورت میں کہے، جبکہ
وہ اس شخص کی نسبت ایسا ہی خیال
رکھتا ہو۔ اور اللہ پر کسی شخص کی نسبت
یقین کے ساتھ یہ حکم نہ لگائے، کہ وہ
یقیناً ایسا ہی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صہ ۴۷۶ شمارہ ۴۶۱۴)

فاسق کی تعریف نہ کرو

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ تعریف کرنیوالے پر غصہ ہوتا ہے اور اس کی تعریف سے عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۲ شمارہ ۴۶۴۴)

لعن وطعن

لعنت نہ کرو:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

صدیق (یعنی مومن) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ۲۴۷ شمار ۴۶۰۶)

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَقُوْلُ

"اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ

"زیادہ لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شہادت دینے والے ہوں گے، اور نہ شفاعت کرنیوالے

الْقِيٰمَةِ"

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۴۳ شمار ۴۶۰۷)

مسلمان کو بُرا نہ کہو:

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔"

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور مسلمان کو مار ڈالنا کُفر ہے۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۴۳ شمار ۴۶۰۱)

مسلمان کو کافر نہ کہو:

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت

وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا اِرْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

لگائے اور نہ کفر کی، اس لئے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔!

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صـ۴۷۱ شمار: ۴۶۰۳)

بُرا کہنے کی مذمت :

وَعَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

"اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ"

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

" اگر دو شخص ایک دوسرے کو بُرا کہیں تو اس بُرا کہنے کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے پہل کی، وہ ظالم ہے اور دوسرا مظلوم۔ جب تک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے یعنی ظالم سے زیادہ بُرا نہ کہے۔"

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صـ۴۷۲ شمار ۴۶۰۵)

چغل خوری

چغل خور جنّت میں نہ جائے گا :

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے :

" يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ "

"چغل خور جنّت میں نہ جائینگے۔"

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صہ ۴۷۵ شمار ۴۶۱۰)

اچھے بُرے لوگوں کا بیان :

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ، بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو

خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُأُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاؤُنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ۔	دیکھ کر اللہ یاد آئے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور پاک لوگوں سے فساد و گناہ اور ہلاکت و زنا کے متوقع رہتے ہیں۔

رَوَاھُمَا اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۸۵ شمار ۴۶۵۵)۔

قطع رحمی

قطع رحمی :

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا أَرْحَامَكُمْ ○

اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم حاکم بنائے جاؤ تو زمین میں فساد کرو، اور اپنے رشتے قطع کر ڈالو۔

محمد — ۲۲

قاطع رحم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی :

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفىٰ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ "يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلىٰ قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ"

• رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
• فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ "اُس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم (یعنی رشتہ ناتے کو توڑنے والا) ہو۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۴۹۸ شمارہ ۴۷۱۲)

قاطع رحم جنّت میں نہ جائے گا:

وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
"لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ"
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ، بن مطعم کہتے ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:
"رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا"۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۹۶ شمار ۴۷۰۳)

احسان وسلوک کی فضیلت:

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے، اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرے

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۴۹۵ شمار ۴۶۹۹)

سرگوشی

گناہ کے لئے سرگوشی مت کرو :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے ایمان والو، جب تم ایک دوسرے کے کان میں بات کرو تو گناہ کی اور لوگوں پر زیادتی کرنے کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی باتیں ایک دوسرے کے کان میں نہ کیا کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی باتیں کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے۔

المجادلة ـ ۹

○

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا

بے شک کانا پھوسی ایک شیطانی حرکت ہے، تاکہ مسلمانوں کو غمزدہ کرے۔ اور ان کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان

بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

نہیں پہنچا سکتا ۔ پس چاہیئے کہ مسلمان اللہ پر توکل کریں ۔

الْمجادلۃ - ۱۰

سرگوشی کی ممانعت :

لَاخَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

ان کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی خیرات یا بھلی بات، یا لوگوں کی آپس میں اصلاح کا حکم دے اور جو کوئی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایسا کرے، ہم جلد اُسے بڑا اجر دیں گے ۔

النساء - ۱۱۴

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اگر تم تین آدمی ساتھ ہوں تو دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یعنی دو آدمی

دُوْنَ الْاٰخِرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اِنْ يُحْزِنَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس طرح گفتگو نہ کریں کہ تیسرا ساتھی اس کو نہ سُن سکے، جب تک کہ بہت سے آدمیوں میں نہ مل جائیں (یعنی جب بہت سے آدمی ایک جگہ جمع ہو جائیں تو دو آدمیوں کی سرگوشی ممنوع نہیں ہے) اور یہ اس وجہ سے کہ اس طرح سرگوشی کرنے سے تیسرا شخص رنجیدہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم ص۵۰۷ شمار ۴۷۴۶)

○

بُزدلی

بُزدل نہ بنو:

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْآ اِلَى السَّلْمِ ۖ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ○

پس مت سستی (بُزدلی) کرو اور مت بلاؤ ان کو صلح کی طرف اور تم ہی غالب ہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور ہرگز تمہارے اعمال ضائع نہ کریگا۔

مُحمّد — ۳۵

○

تم بودے نہ بنو:

وَ لَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ ع

اور مت سستی (بُزدلی) کرو۔ ان کو قوم کے پیچ ڈھونڈنے میں، اگر تم بے چین ہو، پس تحقیق وہ بھی بے چین ہیں، جیسے تم بے چین ہو، اور تمہیں اللہ سے وہ اُمید ہے جو انہیں نہیں ہے۔ اور ہے اللہ جاننے والا حکمت والا۔

النسآء — ۱۰۴

حُبِّ مال و منال

مال اور اولاد فتنہ ہے

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ

بے شک تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں

(التغابن : ۱۵)

مال سے بے جا محبّت

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝

اور تم مال سے بڑی محبت رکھتے ہو

(الفجر : ۲۰)

جان و مال آزمائش ہیں

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ قف

جانوں اور مالوں سے البتہ آزمائیں گے ہم تم کو

(آلِ عمران : ۱۸۶)

○

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝

اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہیں۔

(العٰديٰت : ۸)

○

مال فتنہ ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَ فِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔" ہر قوم اور ہر امت کیلئے ایک فتنہ ہے (یعنی ہر قوم اللہ کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۶۱ شمارہ ۴۹۶۵)

○

بندۂ زر پر لعنت

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْھَمِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لعنت کی گئی ہے درہم و دینار کے بندہ پر
(ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۵۸ شمار ۴۹۵۱)

○

صرف چند چیزیں انسان کیلئے ضروری ہیں

وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں (۱) رہنے کے لئے گھر (۲)، تن ڈھانکنے کو کپڑا (۳)، خشک روٹی اور (۴) پانی ۔
(ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۶۰ شمار ۴۹۵۷)

○

فتنۂ مال

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَ تَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہلِ صُفّہ میں سے ایک آدمی نے وفات پائی۔ اور ایک دینار چھوڑا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دینار ایک داغ ہے۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں۔ کہ کچھ دنوں بعد اصحابِ صُفّہ میں سے ایک اور شخص نے وفات پائی۔ اس نے دو دینار چھوڑے ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دینار دو داغ ہیں (احمدؒ، بیہقیؒ)

امروزِ سعید:

پنجشنبہ ۱۱ رجمادی الاوّل

۱۳۹۰ ھجری المقدس

ذخیرہ اندوزی

عَنْ مَعْمَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جس شخص نے (گرانی کے خیال سے) غلہ روکا، وہ گنہگار ہے۔ (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۹ شمار ۲۷۶۶)

غلہ روکنے والا ملعون ہے

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تاجر کو (اللہ کی جانب سے) رزق دیا جاتا ہے، اور غلہ کو (گرانی کے خیال سے) روکنے اور بند رکھنے والا ملعون ہے۔

(ابن ماجہ/ دارمی/ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم ص۳۰ شمار ۷ ۲۷۶۲)

گرانی سے روکنے کی ترغیب

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلَمَةٍ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ گراں ہو گیا۔ تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لئے نرخ مقرر فرما دیجئے۔ یعنی تاجروں کو کہہ دیجئے۔ کہ وہ اس نرخ سے غلہ بیچا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے۔ گراں کرنے والا اور ارزاں کرنے والا ہے۔ اور میں تو صرف یہ امید رکھتا ہوں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اس حال میں ملوں کہ مجھ پر کسی کے خون یا مال کا مطالبہ نہ ہو۔ (ترمذی/ ابو داؤد/ ابن ماجہ/ دارمی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۲۷۶۸)

ذخیرہ اندوز جذام اور افلاس میں مبتلا ہوگا

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاَفْلَاسِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ کہ جو شخص غلّہ روک کر مسلمانوں کے ہاتھوں گراں قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ / بیہقی / رزین)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۲۷۶۹)

ذخیرہ اندوز سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو جاتا ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ
یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ
فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ اللّٰہِ وَبَرِیَٔ
اللّٰہُ مِنْہُ
(رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

ارشاد ہے۔ جس شخص نے گرانی کے
خیال سے) غلہ کو چالیس دن بند
رکھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ
کے عہد کو توڑ ڈالا۔ اور اللہ تعالےٰ
بھی اس سے بیزار ہو گیا
(رزینؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۲۷۷۰)

○

غلہ روکنے والا بُرا بندہ ہے

وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ
اِنْ اَرْخَصَ اللّٰہُ الْاَسْعَارَ
حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاھَا فَرِحَ
رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے
غلہ روکنے والا بندہ برا ہے اگر
اللہ تعالےٰ غلہ کو سستا کر دے
تو رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور گراں
کر دے، تو خوش ہوتا ہے
(بیہقیؒ / رزینؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۲۷۷۱)

روکے ہوئے غلّہ کی خیرات بھی مقبول نہیں

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً ‌(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، جس شخص نے غلّہ کو چالیس دن (گرانی کے خیال سے) بند رکھا، اور پھر اس غلّہ کو خیرات کر دیا، تو اس کو اس کا ثواب کچھ نہ ہوگا (رزینؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۲۷۷۲)

○

حرام مال سے پرورش پانیوالا جسم جنت میں نہ جائیگا

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ الْحَرَامِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی ہے، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۹ شمار ۲۶۶۰)

سچے اور دیانت دار تاجر کا درجہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارُقُطْنِیُّ وَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہایت سچا اور دیانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں، شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

ترمذی، دارمی، دارقطنی روایت کی ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

برے تاجر لوگوں کا حشر فاجروں کے ساتھ ہوگا!

وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ رُفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

فرمایا ہے۔ تاجر لوگوں کا حشر فاجروں (یعنی دروغ گو، نافرمان لوگوں) کے ساتھ ہو گا۔ مگر (وہ تاجر اس سے مستثنیٰ ہونگے) جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی، اور نیکی کی، اور سچ بولا (ترمذیؒ/ابن ماجہؒ/دارمیؒ بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۱ شمار ۲۶۷۶)

○

بیع مضطر اور بیع عذر کے بارے میں حکم

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں، فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مضطر سے اور بیع عذر سے اور پھلوں کو پختہ ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے (بیع مضطر سے مراد زبردستی کسی چیز کا خریدنا ہے، یا یہ مراد ہے، کہ کوئی شخص مجبور ہو کر اپنی چیز سستی بیچ ڈالے۔ اس صورت

میں بہتر ہے، کہ اس کی سستی چیز خرید نہ کرے۔ بلکہ ممکن ہو، تو اس کی مدد کرے) (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۳ شمارہ ۲۷۴۰)

○

فروخت سے پہلے اپنی چیز کا عیب ظاہر کردو

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَلْعَنُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ جو شخص عیب دار چیز کو بیچے، اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے، وہ ہمیشہ غضب الٰہی کا شکار رہتا ہے۔ اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۲۵ شمارہ ۲۷۴۹)

○

لین دین میں باہم نرمی اختیار کرو

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک شخص لین دین کرتا ہے۔ اور اپنے کارندوں سے کہہ رکھا تھا۔ کہ جب تم کسی تنگ دست کے پاس قرض وصول کرنے جاؤ۔ تو اس سے درگذر کرو۔ شاید اللہ تعالےٰ ہم سے درگذر فرمائے چنانچہ جب وہ مرگیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس سے درگذر کی۔ اور اس کے گناہوں کو معاف فرمایا (بخاری ومسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۱۳۱ شمارہ ۲۷۷۵)

○

خیانت کرنیوالے سے بھی خیانت نہ کرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَمِیُّ)

ہیں۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے۔ جس نے تجھ کو امین بنایا ہے۔ اس کی امانت کو ادا کر۔ اور جو شخص تجھ سے خیانت کرے۔ تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر (ترمذیؒ/ابوداؤدؒ/دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۹ شمار ۲۸۰۶)

حلال روزی کمانا فرض ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کہ پاک و حلال کمائی فرض ہے، فرض کے بعد (یعنی ان فرائض کے بعد جو اللہ نے مقرر کیے ہیں حلال کمائی بھی فرض ہے)

(بیہقیؒ)

احکامِ اسلام کی تعمیل اور اس کا اجر

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَّقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا يُصَلِّي الْخَمْسَ وَ يَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۷ شمار ۴۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ جو شخص (دنیا سے رخصت ہو کر) اللہ سے جا ملے اور (اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک اس نے) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، پانچوں وقت نماز پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں اس کو بخش دیا جائے گا۔ میں نے یہ (سن کر) عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچا دوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) ان کو عمل کرنے دو! (احمدؒ)

کامل اسلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَّتَاخِیْرٍ وَّفِیْہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے محبت کی اللہ کے واسطے اور بغض رکھا اللہ کے واسطے، اور (کسی کو کچھ) دیا تو اللہ کے واسطے اور منع کیا تو اللہ کے واسطے (یعنی جو کام بھی کیا۔ اللہ کے لئے) اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔ (ابوداؤد) اور ترمذی شریف میں (یہی حدیث) جو حضرت معاذ بن انس رضؓ سے مروی ہے اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ "پس یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا"

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۱۲ شمار ۲۷)

اسلام کی دس اصولی باتیں

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّ
اِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا
تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ
اَمَرَکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ
اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ
صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا
فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً
مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ
بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ
وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ
رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ
وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت کی ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ (۱) کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرا۔ اگرچہ تجھ کو مار ڈالا جائے۔ اور جلا دیا جائے (۲) ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم دیں۔ کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے (۳) قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر، کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کیا۔ اللہ اس سے بری الذمہ ہے۔ (۴) شراب نہ پی۔ کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے (۵) گناہوں

حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَ اَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

سے اپنے آپ کو بچا۔ کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے (۶) جہاد میں اپنے آپ کو بھاگنے سے بچا۔ اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں (۷) اور جب لوگوں میں بیماری پھیلے (یعنی وبائی امراض ہوں) اور تو ان لوگوں میں موجود ہو، تو موت کے خوف سے نہ بھاگ، اور وہیں ٹھہرا رہ! (۸) اور اپنے کنبہ پر اپنے مقدور کے موافق خرچ نہ کر۔ (۹) اپنے اہل وعیال کو ادب سکھا۔ اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے (۱۰) اور خوف دلا ان کو اللہ سے یعنی اچھی باتوں کی تعلیم کر، اور بری باتوں سے انکو بچا (احمد

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۲۰ شمار ۵۴)

تبلیغِ اسلام کی ہدایت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ
اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی
يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا
فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ
دِمَآئَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ
اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ
اِلَى اللّٰهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اِلَّا اِنَّ مُسْلِمًا الْمَزِيْدُ كُرُ
اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مجھ کو
(اللہ کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا ہے
کہ میں اس وقت تک لوگوں سے
لڑوں، جب تک کہ وہ اس امر کا
زبان (اور دل) سے اقرار نہ کرلیں۔
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
رسول ہیں۔ اور پھر وہ نماز پڑھیں،
اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر جب وہ ایسا
کرنے لگیں گے، تو وہ مجھ سے اپنی
جانوں اور مالوں کو بچالیں گے اور
صرف اسلام کا حق ان پر رہے گا،
اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے

(بخاریؒ و مسلمؒ)

اور مسلم میں اس حدیث کے اندر الفاظ الَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ یعنی" ان پر اسلام کا حق رہے گا!" کا ذکر نہیں ہے!

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵ شمار ۹)

غیر قوم کی مشابہت پر تہدید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ گویا اسی قوم میں سے ہے۔

(احمدؒ / ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۷۸ شمار ۴۱۵۱)

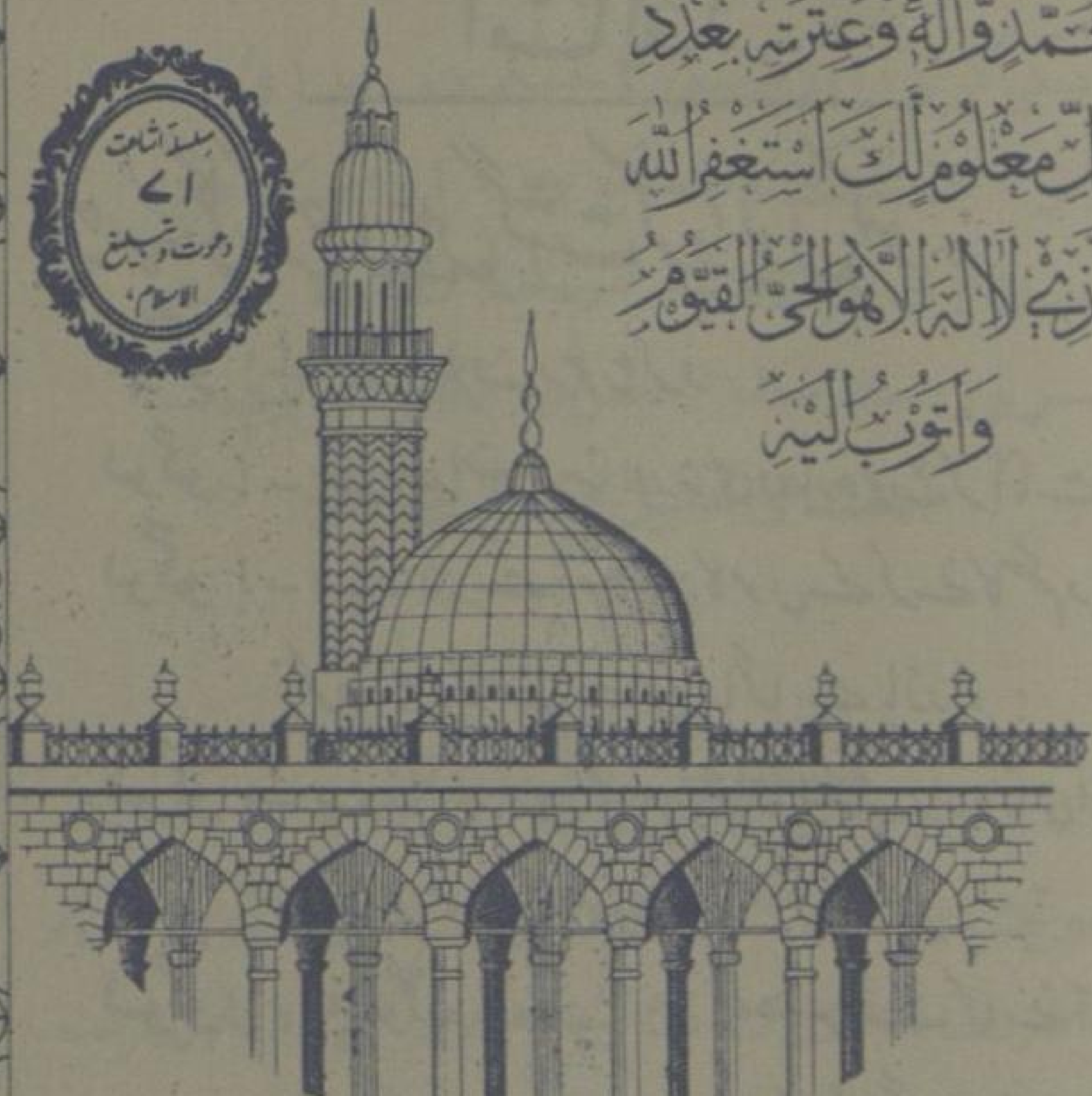
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حیّ   یا قیّوم

دار الاحسان

اللّٰھمّ صلّ علیٰ سیّدنا
محمّد وّاٰلہٖ وعترتہٖ بعدد
کلّ معلومٍ لّک استغفر اللہ
الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم
واتوب الیہ

سلسلۂ اشاعت
۷۱
دعوت و تبلیغ
الاسلام



تبلیغی اسباق

ہونہار محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ۞ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ط
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

اَمَّا بَعْدُ

جب گلی کوچوں میں گشت کرو، یوں کہو:

لوگو!۔ اللہ کی طرف رجوع کرو۔

لوگو!۔ یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا ہے۔

لوگو!۔ اپنے اللہ سے ڈرو، جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے کرو، جن کاموں سے منع کیا گیا ہے باز رہو!

لوگو!۔ یہ دنیا اور اس کی ہر شئے ناپائیدار، فانی اور چند روز کی مہمان ہے!

لوگو!۔ ہم لوگ دنیا میں آخرت کمانے آئے ہیں جو یہاں بوؤ گے، وہی وہاں کاٹو گے!

لوگو!۔
اللہ نے نماز کی بڑی ہی تاکید فرمائی ہے،

اذان سنتے ہی گھروں سے نکل پڑا کرو، دنیا کا کوئی شغل آپ کو نماز سے نہ روکے،

لوگو! - دنیا کا مال دنیا ہی میں چھوڑ جانا ہے، کوئی بھی چیز ساتھ نہیں جانی،

لوگو! - **نماز قائم کرو!**

نیکی کرو، اور نیکی کا حکم دو، برائی سے رکو، اور رکنے کا حکم دو، اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکلو، ضرور نکلو، اگرچہ — بہت ھی قلیل مدت کیلئے نکلو

محویّت الی اللہ

محویّت یہ ہے۔ کہ کسی کا کسی دل پسند کام میں اپنے تن و من کو اس طرح مصروف و مشغول کرنا۔ کہ اس کام کے سوا کسی اور کام کی طرف اسے مطلق دلچسپی نہ رہے،

یگانہ ھو، یا بیگانہ

کسی سے بھی ملاقات کے لئے کوئی وقت نہ ھو، اُس کے دل پہ نہ کوئی خوشی اثر انداز ھو، نہ غمی — نہ گرمی، نہ سردی، اور نہ ھی بھوک و

پیاس ـــــ اُس کی پوری توجہ اپنے کام پہ پوری طرح مرکوز ہو، کسی اور طرف کبھی نہ ہٹے، اپنی دھن میں ایسے محو ہو، جیسے کہ

چاند میں چکور

جب تک

کوئی اپنے کام میں ہمہ تن و من محو و منہمک نہیں ہوتا۔ کامیاب نہیں ہوتا۔"

کامیابی محویت ہی کا اصطلاحی نام ہے!

اللہ کی راہ میں

چلنے والے سالک کی کامیابی اس میں ہے ـــ کہ وہ اپنے تمام معاملات ـــ دینی ہوں یا دنیوی۔ ظاہری ہوں یا باطنی ـــ اپنے اللہ کے حوالے کردے ـــ سچے دل سے اللہ کو سونپ دے، اپنے رب رحمان ورحیم کو اپنا وکیل وکفیل ونصیر مان کر دنیا و آخرت کا ہر معاملہ اس کے ایسے سپرد کردے، جیسے کہ مردہ غسال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

سلف صالحین کا صوفی

ہر معاملہ سے کلیتاً دستبردار ہو کر اللہ کی یاد میں ایسے محو و منہمک ہوا کرتا تھا۔ کہ اسے کسی بھی وقت کسی اور کام کے لئے مطلق فرصت نہ ہوتی، ہمہ اوقات اپنی ہی دھن میں مصروف ومشغول رہتا۔ اسی ـــ

محویت کے عالم میں

جب نماز کے لئے اپنے گھر سے نکلتا — ایسے نکلتا۔ جیسے کہ کوئی مہاجر اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر اپنی منزل کی طرف نکلا کرتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور خیال کبھی دل کے گرد نہ پھٹکت۔

جب تکبیر کہتا

محویت تیز تر ہو جاتی، فنا کی حقیقت سے بہرہ ور ہو کر بقا کا لبادہ اوڑھتا یوں سمجھتا، میرا یہ تن — خاک و آب و باد و آتش کا مرکب ہے، اور فانی ہے — یہ گوشت، یہ پوست — یہ خون، یہ ہڈیاں — خاک ہی سے بنیں، اور خاک ہی میں مل جائیں گی۔

جب یہ نیت باندھکر

اللہ کے حضور میں کھڑا ہوتا۔ ان دو حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں نماز پڑھا کرتا۔

-* پہلی یہ، کہ وہ اپنی نماز میں اپنے اللہ کو دیکھتا ہے۔ یعنی ایسے نماز پڑھتا، جیسے کہ اپنے اللہ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یا — یوں کہ

-* جیسے اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

بے شک یہ نماز

اس کے لئے نور کا سبب — ایمان کی دلیل — اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنتی۔ نماز کے دوران اگر ان کے جسم کے کسی حصہ کو چیر دیا جاتا — تو پتہ تک نہ چلتا — جب نماز سے

سلام پھیرتے، گناہوں سے ایسے پاک کر دئے جاتے، جیسے کہ ابھی پیدا ہوئے ہوتے ہیں۔ درجہ بلند کر دیا جاتا۔ دوسری نماز تک شیطان کے شر سے محفوظ رکھے جاتے،

یہ نماز

ان کے لئے ہر قسم کی بے حیائی اور برائی سے روکنے کا ایک مضبوط قلعہ بنتی ــــ نماز ہی میں انہیں معراج ہُوا۔

جسے بھی معراج ہوُا، نماز ہی میں ہوُا

یا

دوسرے کھلے الفاظ میں ــ جسے بھی جو ملا نماز ہی کی بدولت اور نماز ہی کے اندر ملا

یاحیّ یاقیّوم

نماز دین کا ستوُن

اور ــــ اتنا اہم رکن ہے، کہ اللہ سبحانہٗ نے بار بار قرآن کریم میں اس کی تاکید فرمائی ہے، اتنی تاکید کسی اور حکم کی نہیں فرمائی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ــــ

"تم میں سے کوئی یہ بتائے، ــــ اگر کسی کے دروازے پہ نہر ہو، اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہائے، تو کیا اس کے جسم پہ کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ کہ اس کے جسم پہ کوئی

مَیل باقی نہ رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی، معاف کرتا ہے اللہ تعالےٰ ان کے سبب سے گناہوں کو!"

نیز فرمایا :

کہ پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا، وہ اس کی

نماز ہے!"

نماز پابندی سے پڑھو — پانچوں وقت پڑھو — جہانتک ممکن ہوسکے۔ باجماعت پڑھو!

گھر میں ایک نماز کا ثواب	ایک نماز کا
مسجد میں باجماعت ایک نماز کا ثواب	۲۵ یا ۲۷ نمازوں کا
جامعہ مسجد میں ایک نماز کا ثواب	پانچ سو نمازوں کا
بیت المقدس میں ایک نماز کا ثواب	۲۵ ہزار نمازوں کا
مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب	۵۰ ہزار نمازوں کا
بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا ثواب	ایک لاکھ نمازوں کا

اگر کوئی اللہ کے ملک میں اللہ کے لئے اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں سفر کر رہا ہو — تو ایک نماز کا ثواب —

سات لاکھ نمازوں کے برابر ہے!

السّبیلُ الاتّحادْ

ملّتِ اسلامیہ میں

اِتّحادٌ بینَ المسلمینْ

کو قائم کرنے ـــــ اور

پھر اسے فروغ دینے کے لئے ھم ہر مذہب کے مقلّد کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے ہیں ـ کسی کی شان میں ذرا بھر بھی گستاخی کو روا نہیں سمجھتے ـــ

حنفی ھو ـ یا شافعی

مالکی ھو یا حنبلی

کسی اختلافی مسئلہ میں ھرگز بحث نہیں کرتے

اگر کوئی بحث کرنے کی دعوت دے، تو خاموشی سے جواب دیتے ہیں

ـــــ ملّت اسلامیہ کے مابین ـ

اتّحاد و اخوّت و محبّت

کو فروغ دینے کے لئے

ہم ہر فقہ کے امام کے مقلّد کو اپنے سے بہتر سمجھ کر ـــــ

اس کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتے ہیں!

دین کا کام کرنے والی

کسی شخصیت اور کسی درسگاہ کے خلاف

بال بھر گستاخی نہیں کرتے

ہر کسی کی بیحد تعظیم و تکریم کو اپنے اوپر لازم قرار دیتے ہیں

اگرچہ کسی بھی مکتبِ فکر کا ہو

○

ربوبیّت

ے

پلّے خرچ نہ بنھّدے پنچھی تے درویش
جنہاں نوں تکیہ ربّ دا اُہناں نوں رزق ہمیش

کسی بڑے سے بڑے موحد کو اپنے رب کی ربوبیت پہ اتنا بھروسہ نہیں، جتنا کہ ایک بچے کو اپنی ماں پہ ہوتا ہے، بچہ آپ کی گود میں کھیل کر آپ کا دل تو بہلا سکتا ہے، لیکن اپنی کسی بھی حاجت کو اپنی ماں کے سوا ــــ کسی دوسرے سے کبھی بھی بیان نہیں کرتا۔

بچّہ

حق الیقین کی حقیقت کا عارف ہوتا ہے

کہ اُسکی ماں کے سوا

کوئی دوسرا اس کی کوئی حاجت روائی نہیں کر سکتا، جب اُسے بھوک لگتی ہے، اپنی امّی کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اگر کسی مصلحت کی بنا پر اس کی امّی اس کی مطلوبہ چیز کھانے کو نہیں دیتی، تو رونے لگ جاتا ہے، لیکن —
کسی دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا

اسی طرح

اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے، اس کی شکایت بھی وہ اپنی ماں ہی سے کرتا ہے۔!

جب تک کسی کو

اللہ کی ربوبیت پہ ایسا اعتماد نہیں ہوتا۔
جیسا کہ بچے کو اپنی ماں پہ ہوتا ہے، وفادار

نہیں کہلا سکتا

بچّہ بلا واسطہ اپنی ماں کی طرف متوجّہ ہے

لیکن

کوئی بڑے سے بڑا موحد اپنے رب کی طرف ایسے

متوجّہ نہیں، جیسے کہ بچّہ ماں کی طرف

جب وُہ

اپنی ماں سے یہ کہتا ہے۔ کہ اَمّی! مجھے فلاں چیز دو،

اُسے یہ معلوم ہوتا ہے

کہ اس کی ماں کے سوا دنیا میں کوئی دوسرا ہے ہی نہیں،

جو اُسے کوئی شئے دے سکے!

یا حیّ یا قیّوم!

عابد کو معبود پہ ایسا تکیہ ہو

جیسا کہ بچّے کو ماں پہ ہوتا ہے!

○

زکوٰۃ

جس طرح ہر کسان کو اپنی زمین کا پورا مالیہ ادا کرنا

ضروری ہوتا ہے، اسی طرح ہر مسلمان کو ہر سال اپنے مال کی پوری

زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے۔

لوگو! اپنے مالوں کی زکوٰۃ پوری اور باقاعدگی سے دیا کرو!

* زکوٰۃ مالوں کو پاک کرتی ہے،
* زکوٰۃ خوشدلی سے دو
* مستحق آدمی کو دو

اول تو زکوٰۃ دی نہیں جاتی — جہاں دی جاتی ہے، پوری نہیں دی جاتی — مستحق آدمی کو نہیں دی جاتی —

زکوٰۃ کی اہم شرائط یہ ھیں:

الف۔ پوری دی جائے

ب۔ خوشدلی سے دی جائے

ج۔ مستحق آدمی کو دی جائے

○

سُود

لوگو! اللہ سے ڈرو — سود مت لو۔ سود کے ۷۲ بہتر گناہ ہیں

گھٹیا درجے کا یہ گناہ ہے

جیسے کہ کوئی

اپنی ماں سے جماع کرے

سُود نہ لو ۔ نہ دو

اور ۔ نہ لینے دینے میں آؤ

قتل

لوگو! خوب یاد رکھو ۔ مسلمان کا قتلِ عمد حرام ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

"لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسا کہ تم آج کے دن کی، اس شہر کی، اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو ۔

لوگو! تمہیں عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا!

خبردار

میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا، کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو،

لوگو!

جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں، اور جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں!"

(خطبہ حجۃ الوداع)

پردہ

ہمارے ملک میں عام رواج ہے، کہ — ہر کوئی ہر کسی کے
گھر بلا روک ٹوک آجا سکتا ہے۔
گھر میں گھر کے آدمیوں کے سوا کبھی کوئی نہ جائے —
کوئی آدمی
کسی نامحرم کو کبھی نہ ملے —
مرد، مردوں سے ملیں — نہ کہ عورتوں سے
اگرچہ ہمارے معاشرے میں عورتوں کو بھی بیٹی کہکر پکارنے
کا رواج ہے — حقیقت میں
آپ کی حقیقی بہن ہی آپ کی بہن —
اور — اپنی بیٹی ہی آپ کی بیٹی ہے۔!
یہ کوئی معمولی بات نہیں
اِس مُلک کے سب سے بڑے فتنے کا واحد انسداد ہے
اللہ ہمیں
ہر برائی اور ہر بیحیائی سے محفوظ رکھے۔!
پردے کی تاکیدی تبلیغ کی ضرورت ہے، کہ ہر عورت
ہر نامحرم سے
ہر حال میں پردہ کرے

ہماری تبلیغ کا نفسِ مضمون

احیاء الاعمال ہے

دل کی کثافت کو دور کرنے اور دل کی دنیا کو
روشن کرنے کیلئے

علم و حکمت

کی محض باتیں کافی نہیں —— قطعی کافی نہیں

عمل ضروری ہے

عمل —— قرآن و سنت کے مطابق ہو
عمل —— میں اخلاص ہو، اور —— تسلسل
بے شک پھر یہ عمل ——

مقبول الفطرت، معین و معاون اور بلوغ الی المرام ہے،

لوگو!

قرآن و سنت کے مطابق ضرور کوئی عمل اختیار کرو۔ پھر اس پہ عمر بھر کاربند رہو، کبھی ترک نہ کرو —— ورنہ ——

یہ زندگی کسی بھی کام کی نہیں!

لوگو ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ —

جس نے میری اُمت کے بگڑنے کے وقت
میری سُنّت کو اپنا رہنما بنایا۔ اُسے
سو شہیدوں کا ثواب ملیگا

ف :- وہ وقت آج پوری طرح چھایا ہوا ہے

لوگو ! اعمال میں میانہ روی اختیار کرو۔
بہترین عمل وہ ہے ، — جو روزہو ، اگرچہ تھوڑا ہو۔
لوگو ! اپنے اعمال کو باطل مت کیا کرو۔
کسی عمل کو ایک بار اختیار کرکے ترک کر
دینا عمل کو باطل کرنا ہے — نفلی عبادت
مستحب ہے نہ فرض ہے اور نہ واجب۔ مگر
جب کوئی نفل عبادت ایک بار اختیار کرلی جاتی ہے ،
واجب الادا ہوجاتی ہے ،
پھر اُسے کبھی ترک نہ کریں۔ !

اللہ سے استقامت طلب کیا کرو

بندہ جب

اپنی تدبیر سے دستبردار ہو کر

اپنے تمام معاملات اللہ کے حوالے کر دیتا ہے

اللہ کی رحمت برسنے لگتی ہے

اور ــــ اللہ کی رضا اس سے راضی ہو جاتی ہے!

جونہی اللہ بندے پہ راضی ہوا ــ اسی وقت بندہ اللہ پہ راضی ہو جاتا ہے، جب تک اللہ کسی بندے پہ راضی نہیں ہوتا ــ بندہ اللہ پہ راضی نہیں ہوتا ــ

بندے کا اللہ پہ راضی ہونا

اللہ کا بندے پہ راضی ہونے کی بدولت ہے

بندہ جب

خالق اور مخلوق کے درمیان مخل ہوتا ہے،

پریشان کر دیا جاتا ہے ــــ خالق اپنی مخلوق کا سب سے بڑھ کر محسن اور مربّی ہے ــــ پھر کسی دوسرے کو کیا حق حاصل ہے، کہ خالق اور مخلوق کے درمیان مداخلت کرے!

تسلیم میں حضوری اور

اعتراض میں دوری ہے!

اللہ حکیم ہے — اور حکیم کے ہر فعل میں حکمت ہوتی ہے

کوئی فعل ایسا نہیں ہوتا — جو حکمت سے خالی ہو۔

اللہ کُل کائنات کا خالق و مالک ہے

ارادتِ ازلی کے ماتحت کل کائنات کے نظام کو کمالِ قدرت و حکمت سے

چلا رہا ہے — ہر مخلوق کی ہر شئے اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے!

جیسے چاہتا ہے، کرتا ہے،

ہر معاملہ میں وزیر و مشیر سے پاک ہے — جب کسی چیز

کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے، فرماتا ہے۔ "کُن"

یعنی "ہوجا"! — پس اسی وقت اسی طرح ہو جاتا ہے!

کسی مخلوق کو کسی بھی قسم کا کوئی تصرف اور کوئی قدرت حاصل نہیں،

مگر اللہ کے حکم سے!

جب تک حکم نہیں ملتا

کوئی بھی اور کچھ بھی کرنے پہ ہرگز قدرت نہیں رکھتا

یہ حقیقت

پہلے بھی کئی بار دہرائی جا چکی ہے ۔ ایک بار پھر سے دہراتے ہیں ـــــ تاکہ رہی سہی اگر کوئی شک ہو، رفع ہو جائے

بندے کا اس بات پہ ایمان لانا کہ

جیسے آج ہو رہا ہے، اسی طرح ہو رہا ہے، جیسے کہ ہونا چاہیئے اور اسی طرح اللہ کی مرضی ہے، کہ ہو ـــــ کسی کی کوئی مرضی اللہ کی کسی مرضی کے خلاف کبھی پوری نہیں ہو سکتی ۔ کسی بندہ کی مرضی کے مطابق کوئی کام کبھی نہیں ہوتا ۔ اُسی طرح ہوتا ہے، جیسے کہ اللہ کی مرضی ہو ـــــ

ہم گنہگاروں کی مرضی کیسے معتبر ہو سکتی ہے،

ہمیں کسی بھی چیز کی اچھائی یا برائی کی کوئی خبر نہیں،

ہر شے کا علم اللہ ہی کے پاس ہے

یہ علم اللہ ہی کو ہے

کہ کس کے لئے کونسی چیز اچھی اور کونسی بری ہے ۔ جب یہ حال ہے، پھر کیوں نہ ہم اپنے تمام معاملات اللہ ہی کے حوالے کر دیں

اور پھر ــــ ہر معاملہ کے فکر سے بے فکر و بے نیاز ہو کر
اللہ کے کاموں میں مشغول و مصروف ہوں ــــ

ہماری کوئی تدبیر

اللہ کی لکھی ہوئی کسی تقدیر کو کبھی بدل نہیں سکتی

اسی طرح

نہ ہی کوئی حیلہ کبھی کارگر ہو سکتا ہے ــــ اس کے سوا
کوئی اور چارہ ہے ہی نہیں ــــ کہ ہم ــــ

اپنے جملہ معاملات اللہ ہی کے سپرد کر دیں، بے شک اللہ ہی بہترین وکیل وکفیل ونصیر، اور اللہ ہی اپنی ساری مخلوق کی ہر حاجت کا حاجت روا ہے، ــــ بندہ اللہ کے در کا فقیر اور ــــ اللہ غنی المغنی ہے، ــــ فقیر بیچارے نے کسی دوسرے کی کیا حاجت روائی کرنی ہے، ــــ جو خود محتاج ہے، کسی دوسرے کی کونسی حاجت روائی کر سکتا ہے؟ جو خود محتاج ہے، کسی کو کیا دے سکتا ہے ــــ؟

جب تک بندے پہ

ربوبیت کی یہ حقیقت

واضح نہیں ہوتی، در بدر پھرتا اور ٹھوکریں کھاتا رہتا ہے،

چونکہ مخلوق کی خدمت اللہ کو بیحد مقبول ہے

اللہ کی مخلوق کو اللہ کا کنبہ سمجھ کر اسکی خدمت میں مصروف ہو دے

ــــــ کسی سے کوئی برائی نہ کرے

ــــــ کسی کی توھین نہ کرے، ہتک نہ کرے

ــــــ آبرو ریزی نہ کرے

ــــــ عیب جوئی نہ کرے

ــــــ کسی کو حقیر نہ جانے

ــــــ گالی نہ دے، دھکا نہ مارے

ــــــ لعن طعن نہ کرے، بد دعا نہ کرے

ــــــ کسی کی غیبت نہ کرے، چغلی نہ کرے۔ جہاں ضروری ہو، اُسی وقت سامنے کہہ دے

ــــــ کسی کے خلاف دل میں کینہ نہ رکھے

ــــــ کسی کو عار نہ دلائے۔ طعنہ نہ دے

ــــــ کسی کا کوئی پردہ فاش نہ کرے

ــــــ جہاں تک ہو سکے، اپنی طرف سے کسی کا دل نہ دکھائے

ــــــ نہ ہی کسی کو رلائے

ــــــ ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھائے

ــــــ کسی سے بحث نہ کرے

اور پھر ___ ہر معاملہ کے فکر سے بے فکر و بے نیاز ہو کر

اللہ کے کاموں میں مشغول و مصروف ہوں ___

ہماری کوئی تدبیر

اللہ کی لکھی ہوئی کسی تقدیر کو کبھی بدل نہیں سکتی

اسی طرح

نہ ہی کوئی حیلہ کبھی کارگر ہو سکتا ہے ___ اس کے سوا

کوئی اور چارہ ہے ہی نہیں ___ کہ ہم ___

اپنے جملہ معاملات اللہ ھی کے سپرد کر دیں،

بے شک اللہ ھی بہترین وکیل و کفیل و نصیر، اور

اللہ ھی اپنی ساری مخلوق کی ہر حاجت کا حاجت روا

ھے، ___ بندہ اللہ کے دَر کا فقیر اور ___ اللہ

غنی المغنی ھے، ___ فقیر بیچارے نے کسی دوسرے

کی کیا حاجت روائی کرنی ھے، ___ جو خود محتاج ھے،

کسی دوسرے کی کونسی حاجت روائی کر سکتا ھے ؟

جو خود محتاج ھے، کسی کو کیا دے سکتا ھے ___ ؟

جب تک بندے پہ

ربوبیت کی یہ حقیقت

واضح نہیں ہوتی، دربدر پھرتا اور ٹھوکریں کھاتا رہتا ہے،

چونکہ مخلوق کی خدمت اللہ کو بیحد مقبول ہے

اللہ کی مخلوق کو اللہ کا کنبہ سمجھ کر اسکی خدمت میں مصروف ہو دے

— کسی سے کوئی برائی نہ کرے
— کسی کی توھین نہ کرے، ہتک نہ کرے
— آبرو ریزی نہ کرے
— عیب جوئی نہ کرے
— کسی کو حقیر نہ جانے
— گالی نہ دے، دھکاّ نہ مارے
— لعن طعن نہ کرے، بد دعا نہ کرے
— کسی کی غیبت نہ کرے، چغلی نہ کرے۔ جہاں ضروری ہو، اُسی وقت سامنے کہہ دے
— کسی کے خلاف دل میں کینہ نہ رکھے
— کسی کو عار نہ دلائے۔ طعنہ نہ دے
— کسی کا کوئی پردہ فاش نہ کرے
— جہاں تک ہو سکے، اپنی طرف سے کسی کا دل نہ دکھائے
— نہ ہی کسی کو رلائے
— ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھائے
— کسی سے بحث نہ کرے

۔۔۔۔ قرآن وسنت کے مطابق جو بات آتی ہو بتا دے۔

اصرار و تکرار نہ کرے

۔۔۔۔ دین کا کام کرنے والی کسی جماعت یا درس گاہ یا شخصیت کے خلاف بھول کر بھی کبھی ہتک آمیز کلمات نہ کہے،

۔۔۔۔ ہر کسی سے نیکی کرے

۔۔۔۔ ہر کسی کو نیکی کی تلقین کرے

۔۔۔۔ اگر کوئی سوال کرے، جہاں تک ممکن ہو، پورا کرے، مسلمان کی حاجت روائی کا بڑا درجہ ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جو شخص میری اُمت میں سے کسی شخص کی حاجت کو پورا کرے اور اُس سے اُس کا منشا اُس کو خوش کرنا ہو، تو اُس نے مجھ کو خوش کیا، اور جِس نے مجھ کو خوش کیا، اُس نے اللہ کو خوش کیا، اور جِس نے اللہ کو خوش کیا، اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا"

(انس رضؓ / بیہقی رحؒ)

ہمارے مُلک کا مشہور محاورہ ہے —

ہتھ کار وَلؔ — دِل یار وَلؔ

یعنی — ہاتھ مخلوق کی خدمت میں مصروف ہوں۔ اور دل اللہ کی یاد میں — جس سے جو نیکی کرے، کبھی نہ جتائے، یہ سمجھے — کہ اللہ نے مجھے بھیجا ہی اس لئے ہے۔ کہ میں اللہ کی مخلوق سے نیکی کروں۔ اگر کوئی تمہاری ان خدمات کے بدلے بے ادبی کرے، گالی گلوچ دے، تمہارے خلاف نفرت پھیلائے اُس سے خوش ہو، سچّے دل سے دعا کرو اللہ اُس سے درگذر فرمائے، ھدایت کی راہ دکھلائے، یہ اللہ کی رحمت کا محتاج ہے — اس بیچارے کے پاس علم ہی اتنا ہے، ورنہ کبھی کسی نے اپنے کسی محسن و خادم کو بھی بُرا بھلا کہا ہے؟

ہر کسی سے خوش خلقی سے ملو۔ لیکن ہر کسی کو دوست مت بناؤ — مگر — اللہ کے لئے

فقط اللہ کے لئے

اور — نہ ہی کسی کو اپنا کوئی راز بتلاؤ

راز جب ایک بار سینے سے نکل جاتا ہے، ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے

کیا آپ نے یہ قدسی حدیث نہیں سُنی - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

یعنی "انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں" !

حضرت منصورؒ نے ایک بھید ھی تو بتلایا تھا !

بندوں کو اللہ کے لئے ملو

اللہ کے سوا کوئی اور غرض وغایت نہ ھو

جس بھی کسی کی کوئی خدمت کرنی ہو، کردو۔ اگر کوئی دعا کو کہے کردو، تعویذ مانگے ــ دیدو ــ بھوکے کو کھانا کھلا دو ــ ننگے کو کپڑا پہنا دو ــ بیمار کی صحت کے لئے دعا مانگ دو ــ بے ضرر نسخہ یاد ہو۔ بتادو ــ کسی سے نہ زیادہ میل جول رکھو۔ نہ دشمنی ــ سارا دن دعوتوں ہی کی نذر نہ کرو ــ کوئی دعوت کرے، قبول کرلو۔ ساتھ ہی معذرت مانگ لو۔ کہ آپ نے کھلا دی۔ ہم نے کھا لی ــ ہمارے پاس میرے پیارے، دعوتوں کیلئے کہاں وقت ہے !

قرونِ اولیٰ کا صُوفی

نہایت ہی حکیمانہ انداز میں درجہ بدرجہ تیار کیا جاتا۔ اُس کے برتن میں دودھ ڈالنے سے پہلے اُسے خوب صاف کیا جاتا۔ ذرہ بھر زنگ اور کھیں رھنے نہ دیا جاتا ــ اُستاد اپنی صفائی کی حد کردیتا ــ جب

اندر صاف ہو کر لشکارے مارنے لگتا، پھر اُس میں دودھ ڈالا جاتا - اور آن کی آن میں دودھ سے ملائی ملائی سے دَھی، دَھی سے مکھّن اور مکھّن سے گھی تیار ہو جاتا -

اس کے دل میں یہ بات تہہ نشین کر دی جاتی، کہ اس کا دنیا میں آنا — جینا اور مرنا اللہ کی عبادت کے لئے ہے —
پھر اسے اچھی طرح عملی نمونہ پیش کر کے —

حق الیقین

کرایا جاتا۔ کہ — اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ کی وہ مقبول عبادت ہے، جسے اللہ کبھی ردّ نہیں فرماتے، جس کی برابری کوئی اور عبادت نہیں کر سکتی۔ کسی کا اپنے حجرے میں بیٹھے اللہ اللہ کئے جانا کوئی مشکل منزل نہیں — ایک بوڑھی مائی بھی بڑی ہی آسانی سے اس منزل کو طے کر سکتی ہے، اللہ کی مخلوق کی خدمت بیشک اللہ کو بیحد پسند ہے اور مقبول ہے -

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — :

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، پس تم میں سے بہترین شخص وہ ہے، جو اللہ کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے
اس کی ایک ہی مثال ہے، کہ

کسی کو کسی کے اہل و عیال کی خدمت کرنے والا کیونکر ناپسند ہو سکتا ہے

ہر شے

خدمت میں ہے، اور — وہ صوفی اہلِ خدمت ہوا کرتا تھا — خدمت میں عزت ہے، رفعت ہے، عظمت ہے، اور لذت بھی ہے۔ دل کو جو سرور کسی کی خدمت کر کے حاصل ہوتا ہے، کسی اور طرح کبھی نہیں ہو سکتا۔

جب وہ صُوفی

ظاہر و باطن کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا — اہل خدمت کی سند حاصل کر لیتا — پھر اسے جس بھی خدمت پہ مامور کیا جاتا، پورا اترتا۔ عمر بھر اس پہ ڈٹا رہتا — کبھی پیچھے نہ ہٹتا، بعض اوقات اپنی خدمات کا یوں مظاہرہ کرتا۔ کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے۔ ہر کسی کی ہر خدمت میں اپنی عظمت سمجھتا — اور ہر وقت کسی نہ کسی خدمت میں مصروف رہتا۔ ظاہری ہو یا باطنی — دینی ہو یا دنیوی

وہ تھا قوم کا خادم — اللہ کی ساری مخلوق کا ہمدرد و غمگسار — اسی خدمت کے نشے میں چُور رہتا — مخمور رہتا، اور اس کا کاسہ، اللہ اللہ! — اللہ کے فضل و کرم سے سدا لبریز رہتا —!

کبھی کم نہ ہوتا ۔۔۔ جس میدان میں قدم

رکھ دیتا۔ اللہ کی رحمت چھا جاتی

زحمت دور ہو جاتی ۔۔ کافور ہو جاتی

اور

ہم میں ان کی ایک بھی بات نہیں

ہماری ہر شے نقلی ہے، ان کی اصلی تھی۔

ہماری بناوٹی ہے ۔۔ ان کی حقیقی تھی

وہ صوفی بات کا سچا اور پکا تھا ۔۔۔

جو بات بول دیتا ۔۔۔ پوری کرتا ۔۔۔

بے شک وہ صوفی اللہ کے دین اسلام کی دعوۃ وتبلیغ

کا عملی نمونہ تھا ۔۔ جسے دیکھ کر لاکھوں کافر مومن ہوئے

جو انہیں ایک بار دیکھ لیتا ۔۔۔ ان کا ہی ہو جاتا۔ انکی شخصیت

کا کوئی منکر نہ تھا ۔ کافر بھی منکر نہ تھا ۔ ان کے کردار

کی ادائیں ایسی دلکش تھیں ۔۔ جو دلوں کو کھینچ لیتیں۔ وہ

پرانے زمانے کا صوفی مرد اللہ کی نشانیوں میں سے ایک

نشانی ہوتا ۔۔۔ شریعت کی آبرو ۔۔۔ طریقت کی جان

شریعت پہ ایک بار نہیں ۔۔ بار بار قربان ہوتا

کا دیگں اس کی تیاری میں پوری طاقت خرچ کر دیتا

اُس کے تن سے کِبر کو جڑوں سے اکھاڑ کر اس کی جگہ عجز و انکساری

کے بیرچھ (درخت) کے بیج کو بو دیتا ۔ پھر بڑی آہستگی سے
اُس کی پرورش کرتا ۔ قطرہ قطرہ پانی دے کر برسوں پالتا ۔
ہماری طرح ایک ہی نظر میں کامل نہ کرتا ۔ ایک
ایک برائی کو باہر نکالتا ۔ اس کی جگہ اُسی کی
مدِ مقابل نیکی کو بھرتا ۔ بے حیائی کی جگہ حیا ۔
کذب کی جگہ صدق ۔ اسی طرح سب ۔

اور پھر وہ

* کسی کمال کا کوئی دعوے کبھی نہ کرتا
* نہ قطب بنتا ۔ نہ قلندر

عجز وانکساری

اللہ جل شانہٗ کے حضور میں تو ہر کوئی عاجز و مسکین ہے،
وہاں تو جبریل علیہ السلام جیسوں کو بھی دم مارنے کی
جرأت نہیں، عاجز وہ ہے ۔ جو اللہ کی عام مخلوق سے
عجز و انکساری کرے ۔ اس مخلوق سے ۔ جو عام نظروں
میں کسی بھی کام کی نہیں ہوتی :

عاجز و مسکین وہ ہے، جو ہر مخلوق سے عجز و نیاز کرے
غوث، قطب، ابدال، قلندر بننے والے بھلا کبھی عاجزی

کالب وہ اوڑھ سکتے ہیں ـــــ

عاجز وہ ہے

جو کسی بھی کمال کا دعویدار نہ ہو، مٹی میں مٹی ہو، بے قدر ہو، اور یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں

ہر شے کی قیمت محنت کی بدولت ہے

آپ جس بھی چیز پہ محنت کریں گے، قیمتی بن جائے گی۔

آج سے سو سال پہلے

یہ بار ایک جنگل تھا۔ کہیں کوئی آبادی نہ تھی ـ جنگل کے باسی بارشوں کے پانی کو جوہڑوں میں جمع کر رکھتے، وہی پیتے، ان کے پاس بھینسوں کے ریوڑ ہوتے، وہ بھی ان جوہڑوں ہی سے پیتیں ـــ بھینسیں جب پانی پیتی ہیں، پیشاب بھی کرتی ہیں ـــ رسل و رسائل کا کوئی انتظام تھا ہی نہیں، اور آج یہ جنگل ایک منگل بنا ہوا ہے ـ چپے چپے پہ پانی کے چشمے ابل رہے ہیں ـ سرسبز کھیتیاں لہلہا رہی ہیں۔ یہ سب ایک سو سال کی محنت کا پھل ہے۔

دو بھائی ایک ہی باپ کے بیٹے ہوتے ہیں ـ ایک بیس سال محنت کر کے جج وجرنیل بنتا ہے۔ دوسرے نے اپنا بچپن کھیل کود میں گذارا ـ کوئی محنت نہیں کی ـــ بنا بھی کچھ نہیں ـــ بس مزدور ـــ کہ کما لی ـــ کھالی۔

یہ پتھر کی ایک سِل ہے ۔ اس کی قیمت بہت معمولی ہے ۔
جب سنگتراش نے اس پہ محنت کی ایسی سل سینکڑوں کی بنی ۔
ایک طیارے کے خام مال کی قیمت ایک یا دو ہزار کے لگ بھگ
ہوتی ہے ، لیکن جب ماہرین اس خام مال کو مختلف کلوں میں
ڈھال کر طیارہ بنا دیتے ہیں ، تو اسکی قیمت کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے
لوہے تانبے جست پہ کاریگر نے محنت کرکے ان میں جان ڈال
دی ۔ دیل ۔ ریڈیو ۔ ٹیلیفون بنا دیئے

ان سب کا یہ مطلب ہے ،

کہ ہر شے کی قیمت محنت کی بدولت ہے ، آپ جس بھی چیز پہ محنت کروگے
بیش قیمت ہو جائے گی ۔ اللہ سب سے بڑھ کر قدردان ہے ،
کسی کی بھی محنت کو ضائع نہیں کرتا ۔

ہماری جدوجہد دینی نہیں ۔ دنیوی ہے ، دین میں ہم نے محنت کی
ہی نہیں ۔ ورنہ ۔ اگر ہم ۔ دین کو زندہ کرنے ۔ اسے ترو تازگی
پہنچانے ، اور اسے بلند کرنے کے لئے محنت کرتے ، دین ہماری محنت کو کبھی
ضائع جانے نہ دیتا ۔ اگر ہماری نیت محض دین کی خدمت کرنا ہو ۔ نہ کہ
دین کی آڑ میں اپنی خدمت کروانا ۔ بے شک دین ہماری چھوٹی سی
خدمت کو پہاڑ کی مانند مقبول فرمائے

دین اللہ کا ہے ، کیا اللہ اپنے دین کی خدمت کرنے والوں کی
خدمت مقبول نہ فرماتا ؟ ۔ دین اپنے خدام کو مخدوم بنا دیتا ہے ،

حضرت سرکار فیض عالم

داتا گنج بخش صاحبؒ

قدس سرہ العزیز

پورے صدق و اخلاص سے

دین کی خدمت میں مصروف ہوئے

آپؒ کا مُدّعا دین کو پھیلانا تھا،

دین کے سوا کوئی اور غرض وغایت نہ تھی

دین کو پھیلانے کے لئے آپؒ نے تدبّر، حلم

عزم اور محنت سے ایسا فقید المثال کام کیا

کہ ہزار سال بعد آج بھی آپؒ کی قبر حکومت کر رہی ہے

ماشآءَ اللہ!

آپؒ کی خدمت میں حاضر ہونے والے احباب کی جوتیوں کی حفاظت

کرنے والوں کا ٹھیکہ لاکھ روپیہ سالانہ ہے

شب و روز زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ کوئی

بھی وقت ایسا نہیں ہوتا۔ جبکہ آپؒ کی

قبر شریف کے گرد سینکڑوں قرآن کریم پڑھے نہیں جاتے

آپؒ کی نیّت

صرف دین کو بلند کرنا تھا۔ یہ نیت نہ تھی۔ کہ آپؒ کے وصال کے بعد آپؒ کی قبر زیارت گاہ بنے گی۔ آپؒ ہر اجر سے بے نیاز ہو کر دینی سرگرمیوں میں مصروف رہے

اسی طرح

اللہ رب العلمین، رحمٰن و رحیم ہم گنہگاروں کو بھی اپنے دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ میں پوری آب و تاب سے مصروف کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

یاحیّ یاقیّوم۔ اٰمین!

امروز سعید دوشنبہ ۲۱/ جمادی الثانی ۱۳۹۰ ھجری المقدس

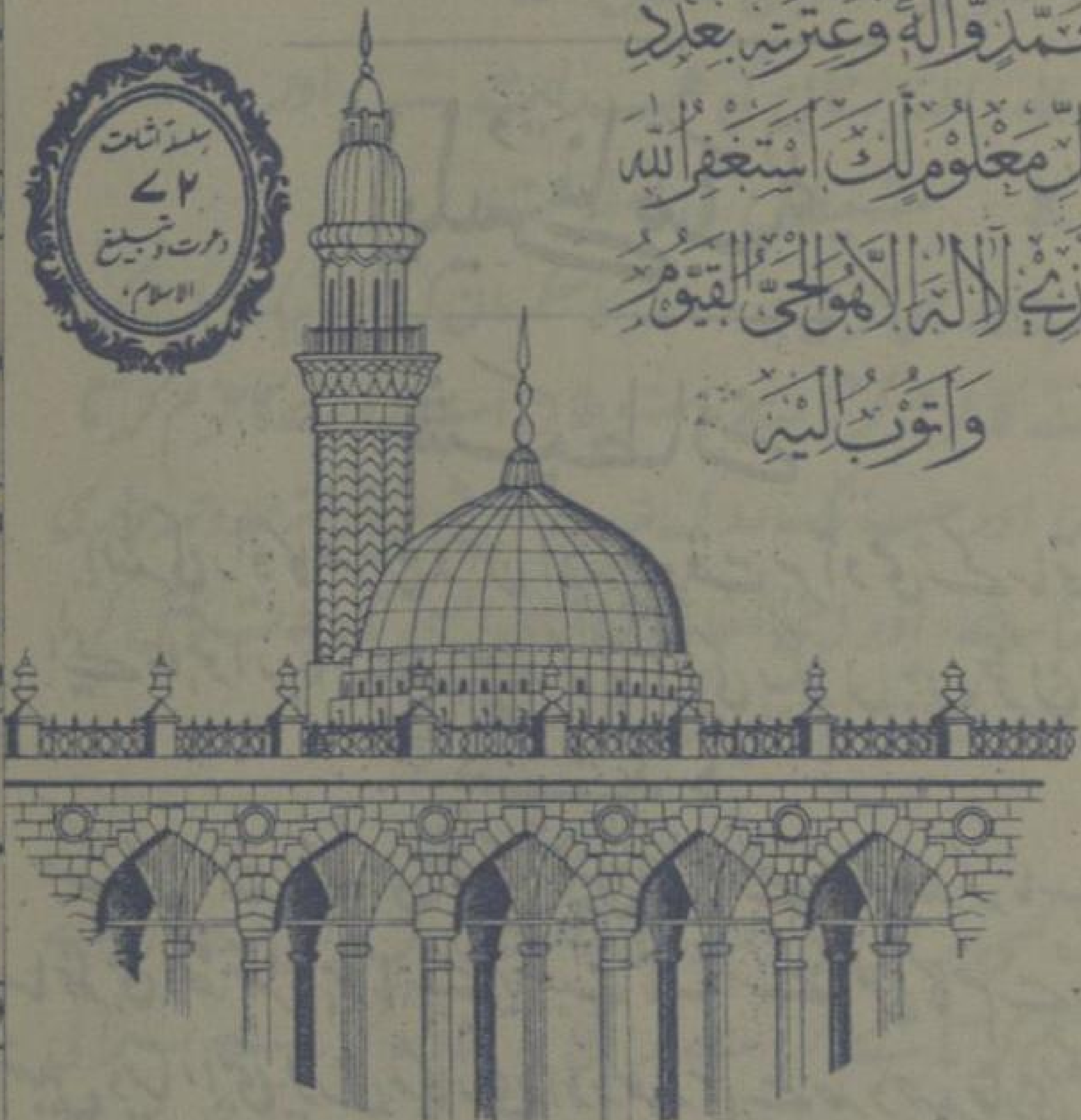
بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

سلسلۂ اشاعت
۷۲
دعوت و تبلیغ
الاسلام



اِبلیس نامہ

جلد اوّل

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام التجاف الصحاف المقبول المصطفین ، دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط
اَمَّا بَعْدُ

ابلیس نامہ

شیطان

اللہ کی راہ کا صریح دشمن اور ہر وقت ہر آدمی کے ساتھ ایسے ملا ہوا رہتا ہے، جیسے کہ بدن کی رگوں میں خون،

بندہ

جب بھی اللہ کے کسی حکم کی تعمیل میں اٹھنے کا قصد کرتا ہے، ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوتا ہے، جب تک اسے اُس کام سے روک نہیں دیتا، اپنی پوری مکاری اور عیاری سے جدوجہد جاری رکھتا ہے،

اس کے صرف تین کام ہیں :

۱ - بندے کو نیکی کے کاموں سے روکنا
۲ - برائی اور بیحیائی کی طرف راغب کرنا۔ اور
۳ - دل کو فضول خیالات میں مشغول کر کے اللہ کے ذکر سے

غافل رکھنا۔

هر بندے

کے هر کام میں اور هر وقت دو بڑی طاقتیں
کارفرما هوتی هیں ۔

★ اللہ رحمان کی هدایت ــ اور

★ شیطان کی ضلالت

جب بھی کوئی بندہ اللہ کا حکم مان کر کسی نیک عمل کے کرنے کا عزم کرتا ہے، شیطان اسے روکنے کا عزم کرتا ہے، اور جب تک روک نہ لے، اپنی مکارانہ جدوجہد جاری رکھتا ہے، اور اپنی صفائی میں ایسی ایسی تاویلات پیش کرتا ہے، کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے،

بندہ بیچارہ

جب کسی برائی کی وعید سے خائف ہو کر برائی سے باز رہنے کا عزم کرتا ہے، اسے برائی پہ آمادہ کرتا ہے۔ برائی کے اسباب پیدا کرتا ہے، اس کی راہ سے ہر قسم کی رکاوٹ دور کر دیتا ہے۔ اور

جب تک اپنے ارادے میں کامیاب نہ
هوجاتا۔ کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا،

کیمیا کبھی

آپ نے اس بات پہ بھی غور فرمایا ہے۔ کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کے بُت کی مِٹی بھی نہ گوندھی گئی تھی۔ یہ اُس وقت آسمانوں کے نوری فرشتوں کا

معلم الملائک تھا

چپّے چپّے پہ اس نے سجدہ کیا ہوا ہے! اللہ کی رحمت، مدد اور توفیق کے بغیر کوئی آدمی اس کو کس میدان میں اور کیسے ہرا سکتا ہے؟ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا رازدان ہے، کسی کا کوئی بھی قِصّہ اس سے پوشیدہ نہیں — یہ

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام

کا زمانہ دیکھ چکا ہے۔ اس نے بڑے بڑوں کو اور بڑے بڑے میدانوں میں ہرایا۔ اور بڑے بڑوں کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پہ نچایا — آسمان پہ لے جا کر زمین پہ گرایا، پھر اس کی شکست اور اپنی فتح پہ ایک

قہقہہ لگایا - کوئی ماں کا لال ہی اس سے بازی لے گیا،
شیطان نے ہر کسی کو جیسے بھی چاہا - اپنے اشاروں پہ
چلایا،

جواں مرد وہ ہے

جو شیطان کو ہرائے، اُسے مُنہ کے
بَل گرائے، اُس کی پیشانی پہ کلنک کا
ٹیکہ لگا کر گھسیٹتا ہوُا اُسے اس اکھاڑے
میں لائے —

ہم ایسے جوانمرد کے حضور میں
عقیدت کا سلام پیش کرتے ہیں!

جب تک

اللہ کی راہ میں چلنے والے سالک کو اللہ کی راہ
سے روکنے والے شیطان کی عیّارانہ اور مکّارانہ
چال کا علم نہیں ہوتا، اللہ کی راہ میں سلامتی
کے ساتھ نہیں چل سکتا، وسواس وخطرات
میں گھرا رہتا ہے!

یہ ابلیس نامہ

شیطان کی کہانی اس کی اپنی زبانی — اور صحیح ہے

اللہ کی راہ میں چلنے والے

ہر سالک کو

ان باتوں کا جاننا ایسا ہی ضروری ہے، جیسا کہ کسی جرنیل کو اپنے دشمن کی فوج کی سپاہ، اسلحہ اور نقل و حرکت کا جاننا ضروری ہوتا ہے،

شیطان کے بے شمار حربے ہیں

سب سے بڑا حربہ

سالک کے عمل کو باطل کرنا ہے

اور

وہ شب و روز اپنی تحاویز میں مصروف رہتا ہے، کہ کس طرح کسی کے عمل کو باطل کرے ۔ جب تک عمل قائم رہتا ہے، شیطان کے ہر حیلے سے محفوظ رہتا ہے

عمل

ایک مضبوط قلعہ ہے

جسے کوئی شیطان کبھی پھاند نہیں سکتا ـــــ !

عمل ایک پہاڑ ہے ___ جس سے کوئی شیطان
ٹکرا نہیں سکتا، جو بھی ٹکرائے گا، پاش پاش ہو جائے گا،

کوئی شیطان

کسی عمل کے جلال کی تاب نہیں لا سکتا

عمل کا جلال

شیاطین کو جلا دیتا ہے

اللہ تبارک وتعالےٰ

ہمیں سُنّت کے مطابق عمل کی توفیق عنایت فرمائے، آمین! ___ ایسی توفیق ___ جو قیامت تک قائم، جاری اور باقی رہے۔ آمین! ایسی توفیق ___ کہ جسے کوئی چھین نہ سکے اور کبھی چھن نہ سکے ___ یاحیّ یاقیوم برحمتک استغیث ___ یاحی یاقیوم۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ___ فَتَقَبَّلْ ___ آمین!

○

ابلیس نامہ

حَدَّثَ سُلَیْمَانُ ابْنُ وَارِدٍ
عَنْ مُحَمَّدَ ابْنِ اِسْحَاقَ
عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ
عَنْ عُرْوَۃَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَقِیْعِ
وَمَعَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَعَلِیٌّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَلَمَّا
صِرْنَا اِلٰی وَرَآءِ الْبَقِیْعِ
سَمِعْنَا صَلْصَلَۃً کَصَلْصَلَۃِ
الْحَدِیْدِ فَقُلْنَا مَا ھٰذَا
یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے حضرت سلمان بن وارد
اور حضرت محمد بن اسحاق سے اور
روایت کرتے ہیں حضرت سعید بن مسیب
سے اور حضرت عروہ بن زبیر رضی
اللہ عنہم سے کہا حضرت عروہ بن زبیر
رضی اللہ عنہ نے، باہر نکلے ہم حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ
منورہ کے قبرستان کی طرف اور
ہمارے ساتھ تھے حضرت عبداللہ بن
مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہم، جب ہم پہنچے گئے بقیع
کے، سنی ہم نے ایک آواز مانند
آواز زنجیر کے۔ پس پوچھا ہم نے
یہ کیا آواز ہے یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم! فرمایا۔ ابلیس ہے

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) قَالَ
هٰذَا اِبْلِيْسُ عَدُوُّ اللّٰهِ
فِيْ حِلْيَتِهٖ وَزِيْنَتِهٖ فَقَالَ
عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
سَلْهُ حَتّٰى يَتَجَلّٰى لَنَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَجَلَّ
لِعَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
وَاِلَّا هَلَكْتَ الْيَوْمَ قَالَ
فَتَجَلّٰى لَنَا اَجْمَعَهٗ حَتّٰى
نَظَرْنَا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ
شَيْخٌ اَعْوَرُ طُوْلُ عَيْنِهِ
الصَّحِيْحَةِ عَلٰى طُوْلِ
اَنْفِهٖ عَلٰى رَاْسِهٖ بُرْنُسٌ
مُعَلَّقٌ عَلَيْهِ كُلُّ زِيْنَتِهٖ
وَسْطِهٖ مِنْطَقَةٌ عَلَيْهَا
كُلُّ طَرِيْقَةٍ وَفِيْ يَدِهٖ
جَرَسٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَمْ

دشمن اللہ کا، اپنے زیور وزینت
میں ۔ عرض کیا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے، یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم! فرماؤ اس کو ۔ تا
ظاہر ہووے وہ ہم پہ ۔ پس
فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابلیس کو ۔ تو ظاہر ہو حضرت علی
ابن ابی طالبؓ کے واسطے ۔۔ اور
نہیں تو ہلاک ہوگا آج کے دن ۔ کہا
(راوی عروہ بن زبیرؓ نے) پس ظاہر ہوا
ابلیس ہم سب پر، یہاں تک کہ دیکھا
ہم سب نے اپس ایک ابلیس بوڑھا
اور کانا اور اس کی اچھی آنکھ کی درازی
اس کی ناک کی درازی کے برابر تھی ۔
اور تھا اس کے سر پہ تاج ۔ اس پر آویزاں
تھی کل زینت جواہرات وغیرہ اور اس
کی کمر میں پٹکا بندھا ہوا تھا ۔ جس پہ
تھی ہر ایک طریق ۔ اور اس کے ہاتھ میں
تھی گھنٹی ۔ کہا تیرے اوپر سلام ہو محمد

يُجِيْبُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ فَقَالَ هُوَ كَمَا تَقُوْلُ وَلٰكِنَّكَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَعَدُوُّ نَفْسِكَ

(صلی اللہ علیہ وسلم!) پس جواب نہیں دیا اس کو سلام کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس کہا ابلیس نے۔ سلام ہو جیو اللہ کا تم پر۔ پس فرمایا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے) وہی ہے جیسا تو کہتا ہے (یعنی اللہ کی طرف سے ہے۔ تیری جانب سے نہیں) اور تو ہے دشمن اللہ کا اور اپنی جان کا۔

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَقَالَ هٰذَا الْبُرْنُسُ الَّذِيْ فِيْ رَأْسِكَ ؟

پس فرمایا۔ کیا ہے یہ کلاہ، جو تیرے سر پہ دھری ہے ؟

جواب دیا ابلیس نے

قَالَ يَا مُحَمَّدُ هِيَ الدُّنْيَا بِهٰذَا اَعِيْرُهَا زِيْنَتُهَا فِيْ قُلُوْبِ الرَّاغِبِيْنَ لِيَزْدَادُوْا حِرْصًا عَلَيْهَا

کہا۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دنیا ہے آرائش کے ساتھ۔ اس کو زینت دیتا ہوں دلوں میں رغبت کرنے

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	والوں کے، تاکہ زیادہ کریں حرص و طمع اس پر !
فَقَالَ فَمَا هٰذَا الَّذِیْ اَرَاهُ فِیْ وَسْطِكَ ؟ پس فرمایا - یہ کیا ہے جو دیکھتا ہوں اس کو تیری کمر میں - یعنی پٹکا ؟	قَالَ شَهْوٰتُ الدُّنْیَا وَ اَعْرِضَ عَلٰی قُلُوْبِ بَنِیْ اٰدَمَ حَتّٰی لَا یَدَعُوْا شَهْوَةً مَقْدُوْرَةً عَلَیْهَا کہا - یہ پٹکا خواہشیں دنیا کی ہیں - اور ظاہر کرتا ہوں ان خواہشوں کو بنی آدم کے دلوں پر، یہاں تک کہ نہیں چھوڑتے کسی خواہش کو، جس پر کہ اُسے قدرت ہوئی -
قَالَ فَمَا هٰذَا الْجَرْسُ فِیْ یَدِكَ ؟ فرمایا - پس کیا ہے یہ گھنٹی تیرے ہاتھ میں ؟	قَالَ اِذْ رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ یَتَخَاصِمَانِ اَضْرِبُ هٰذَا الْجَرْسُ بَیْنَهُمَا فَیَفْعَلَانِ کُلَّ قَبِیْحٍ وَیُکَلِّمَانِ کُلَّ زُوْرٍ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	وَ بُهْتَانٍ کہا۔ جس وقت دیکھتا ہوں دو شخص جھگڑتے ہوئے، تو پاتا ہوں یہ گھنٹی ان دونوں میں، پس وہ دونوں کرتے ہیں سب برے کام اور کہتے ہیں سب جھوٹ اور بہتان
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُ فِيَّ وَ فِيْ أَصْحَابِيْ پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کیا کہتا ہے میرے حق میں اور میرے یاروں کے حق میں	قَالَ أَمَّا أَنْتَ فَمَعْصُوْمٌ مَا دَنَوْتُ مِنْكَ قَطُّ وَ أَمَّا أَبُوْبَكْرٍ رض فَلَمْ يُطِعْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَيْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَ أَمَّا عُمَرُ رض فَإِنَّهُ مِنْ يَوْمِ أَسْلَمَ فَأَنَا مِنْهُ شَارِدٌ وَهَارِبٌ وَ أَمَّا عُثْمَانُ رض فَأَنَا أَسْتَحْيِيْ مِنْهُ كَمَا اسْتَحْيَتْ مِنْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ أَمَّا عَلِيٌّ رض فَلَسْتُ

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَسْلَمَ مِنْهُ دَا اُسَامَةُ اُسِّ وَ اَمَّا سَائِرُ اَصْحَابِكَ فَنَحْنُ وَ اِيَّاهُمْ فِى اَحْوَالٍ غَلَبُوْا مَرَّةً وَ اَطَاعُوْنِىْ عُشْرًا فَلَسْتُ اُفَارِقُهُمْ طُرْفَةَ عَيْنٍ اِلَّا عِنْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى کہا ابلیس نے۔ آپؐ تو معصوم ہیں۔ نہیں نزدیک ہوا ہوں میں آپؐ کے کبھی۔ یعنی مجھے آپؐ کے نزدیک آنے کی قدرت نہیں۔ اور ابوبکرؓ نے میری اطاعت نہیں کی ہے ایام جاہلیت میں پس کیونکر حالتِ اسلام میں مطیع ہوگا! اور لیکن عمرؓ جس روز سے مسلمان ہوئے اس کے غلبے اور قوتِ دین سے میں بھاگتا ہوں۔ اور عثمانؓ ـ پس اس سے شرمندہ ہوتا ہوں۔ جیسے شرم کرتے	

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہیں اس سے آسمان کے فرشتے اور لیکن علیؓ - پس میں اپنے کو اُس سے نہیں سلامت رکھ سکتا ہوں بالکل۔ بلکہ بخیر مغلوب ہوں - اور آپؐ کے باقی اصحابؓ پس ہیں اور وہ کتنے احوال میں جمع ہوتے ہیں - وہ غلبہ کرتے ہیں ایک بار۔ اور اطاعت کرتے ہیں میری دسواں حصّہ پس نہیں جدا ہوتا ہوں ان سے ایک پلک مگر نزدیک اللہ کا ذکر کرنے کے (یعنی اکثر اصحابؓ ہمیشہ اللہ کی یاد میں مشغول و مصروف تھے۔ اور بعضے کبھی کبھی مہمات ضروری کے بسبب ذکر لسانی اور یاد ربانی سے معذور رہتے تھے۔ لیکن پھر بھی اطاعت و فرمانبرداری اللہ و رسولؐ سے ایک دم جدا نہ رہتے۔ اور شریعت کے امر و نواہی پر ہر وقت سرگرم رہتے تھے۔ پس امر و نہی کی پابندی اللہ کے ذکر کے برابر ہے۔ کیونکہ	

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر اللہ کو فراموش کرتا تو امر و نہی کیونکر بجا لاتا۔ پس تمام اصحابؓ کی جناب میں ابلیس کے دخل اور فریب کو گذر نہیں)	
قَالَ خَمْسَةَ عَشَرَ اَنْتَ اَوَّلُهُمْ کہا ابلیس نے۔ پندرہ ہیں۔ آپؐ ان سے پہلے ہو۔	فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ لَكَ اَعْدَآءُ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تیرے دشمن کتنے ہیں۔؟ (فَفَرِحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبْغَضُهُمْ اِلَيْهِ اَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ) (پس خوش ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور معلوم کی یہ بات، کہ تحقیق جو شخص زیادہ بغض رکھتا ہے ابلیس سے، وہ شخص زیادہ محبت رکھتا ہے اللہ سے
قَالَ لِاَنَّكَ اَظْهَرْتَ عَلَى	ثُمَّ قَالَ لَهٗ وَلِمَ ذٰلِكَ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
بعد اس کے فرمایا ابلیس کو میرے واسطے یہ ہے۔ جو تیرا پہلا دشمن ہوں۔	الدِّيْنِ وَ اَفْسَدْتَ مَا كَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ النَّاسِ وَالثَّانِيْ اِمَامٌ عَادِلٌ وَالثَّالِثُ غَنِيٌّ مُتَوَاضِعٌ وَالرَّابِعُ تَاجِرٌ صَادِقٌ وَالْخَامِسُ عَالِمٌ مُتَخَشِّعٌ وَالسَّادِسُ مُؤْمِنٌ نَاصِحٌ وَالسَّابِعُ الْمُتَوَرِّعُ عَنِ الْحَرَامِ وَالثَّامِنُ رَحِيْمُ الْقَلْبِ وَالتَّاسِعُ الْمُقِيْمُ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْعَاشِرُ الدَّائِمُ عَلَى الْمُهَادَةِ وَالْحَادِىْ عَشَرُ الْكَرِيْمُ وَالثَّانِىْ عَشَرَ كَثِيْرُ الصَّدَقَةِ وَالثَّالِثُ عَشَرَ مُؤَدِّى الزَّكٰوةِ وَالرَّابِعُ عَشَرَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ وَالْخَامِسُ عَشَرَ الْقَائِمُ بِاللَّيْلِ کہا۔ اس لئے کہ تحقیق ظاہر کیا آپ نے

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	میرے ضرر پر اسلام کو اور فاسد کیا (اس تعلق کو) جو کچھ میرے اور لوگوں کے درمیان تھا۔ یعنی میں جو لوگوں کو گمراہ کرتا تھا وہ اب نہیں کر سکتا۔ اور دوسرا دشمن امام اور حاکم عادل ہے۔ اور تیسرا میرا دشمن تواضع کرنے والا تونگر ہے۔ چوتھا میرا دشمن سچا معاملہ کرنے والا سوداگر ہے، اور پانچواں میرا دشمن عالم اللہ کا ڈر رکھنے والا ہے، چھٹا دشمن میرا نصیحت کرنے والا مومن ہے، اور ساتواں میرا دشمن حرام کھانے پینے دیکھنے کرنے سے پرہیز کرنیوالا ہے، اور آٹھواں دشمن رحمدل یعنی رحم کرنے والا مومنوں پر ہے۔ اور نواں دشمن جو توبہ پر قائم ہے، اور دسواں دشمن وہ شخص ہے جو ہمیشہ وضو سے رہتا ہے اور گیارہواں دشمن سخی ہے، اور بارہواں دشمن زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والا ہے اور تیرھواں

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	دشمن زکوٰۃ ادا کرنیوالا ہے اور فطرہ اور قربانی کا جو واجب ہیں، اور چودھواں میرا دشمن قرآن کریم کا حافظ ہے جس نے فقط اللہ ہی کے واسطے حفظ کیا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو۔ اور پندرھواں دشمن بہت قائم کرنے والا رات کا۔ یعنی رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا ہے۔ یہ سب ابلیس کے دشمن اور اللہ کے دوست ہیں
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمْ لَکَ مِنْ اُمَّتِیْ اَصْدِقَآءُ پس فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کتنے ہیں تیرے دوست میری امت میں سے ؟	قَالَ اَحَدَ عَشَرَ نَوْعًا اَوَّلُهَا سُلْطَانٌ جَابِرٌ وَالثَّانِیْ مُتَکَبِّرًا وَالثَّالِثُ التَّاجِرُ الْخَائِنُ الْمُطَفِّفُ الْوَزْنِ وَالْکَیْلِ وَالرَّابِعُ شَارِبُ الْخَمْرِ وَالْخَامِسُ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَالسَّادِسُ النَّمَّامُ وَالسَّابِعُ الْقَتَّالُ وَالثَّامِنُ اٰکِلُ مَالَ الْیَتِیْمِ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	وَالتَّاسِعُ مَانِعُ الزَّکٰوۃِ وَالْعَاشِرُ مُؤْثِرُ الدُّنْیَا وَ الْحَادِیْ عَشَرَ مُؤْطِلُ الْاَمَلِ کہا۔ میرے دوست گیارہ قسم کے ہیں پہلا اُن کا بادشاہ ظالم عدل و انصاف کرنیوالا ہے۔ اور دوسرا تکبر کرنے والا اور تیسرا سوداگر چوری کرنیوالا وزن اور ناپ میں اور چوتھا شراب پینے والا اور پانچواں سود کھانیوالا اور چھٹا چغلی کھانے والا اور ساتواں ناحق قتل کرنے والا۔ اور آٹھواں ناحق یتیم کا مال کھانے والا۔ اور نواں زکوٰۃ نہ دینے والا اور دسواں دنیا کو اختیار کرنے والا آخرت پر اور گیارہواں دراز امید رکھنے والا ہر لحظہ موت نزدیک ہوتی ہے، سو اس کو بھول کر ہزاروں سال جینے کی فکر کرنا بڑی نادانی ہے۔ یہ سب دوست ابلیس

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جواب دیا ابلیس نے

دشمن زکوٰۃ ادا کرنے والا ہے اور فطرہ اور قربانی کا جو واجب ہیں، اور چودھواں میرا دشمن قرآن کریم کا حافظ ہے، جس نے فقط اللہ ہی کے واسطے حفظ کیا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو۔ اور پندرھواں دشمن بہت قائم کرنے والا رات کا۔ یعنی رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا ہے۔ یہ سب ابلیس کے دشمن اور اللہ کے دوست ہیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمْ لَكَ مِنْ اُمَّتِيْ اَصْدِقَاءُ

پس فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کتنے ہیں تیرے دوست میری امت میں سے؟

قَالَ اَحَدَ عَشَرَ نَوْعًا اَوَّلُهَا سُلْطَانٌ جَابِرٌ وَالثَّانِيْ مُتَكَبِّرًا وَالثَّالِثُ التَّاجِرُ الْخَائِنُ الْمُطَفِّفُ الْوَزْنِ وَالْكَيْلِ وَالرَّابِعُ شَارِبُ الْخَمْرِ وَالْخَامِسُ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالسَّادِسُ النَّمَّامُ وَالسَّابِعُ الْقَتَّالُ وَالثَّامِنُ اٰكِلُ مَالَ الْيَتِيْمِ

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَالتَّاسِعُ مَانِعُ الزَّكٰوةِ وَالْعَاشِرُ مُؤْثِرُ الدُّنْيَا وَ الْحَادِيْ عَشَرَ مُؤْطِلُ الْاَمَلِ کہا۔ میرے دوست گیارہ قسم کے ہیں پہلا آن کا بادشاہ ظالم عدل و انصاف کرنیوالا ہے۔ اور دوسرا تکبر کرنے والا اور تیسرا سوداگر چوری کرنیوالا وزن اور ناپ میں اور چوتھا شراب پینے والا اور پانچواں سود کھانیوالا اور چھٹا چغلی کھانے والا اور ساتواں ناحق قتل کرنے والا۔ اور آٹھواں ناحق یتیم کا مال کھانے والا۔ اور نواں زکوٰۃ نہ دینے والا اور دسواں دنیا کو اختیار کرنے والا آخرت پر اور گیارہواں دراز امید رکھنے والا ہر لحظہ موت نزدیک ہوتی ہے، سو اس کو بھول کر ہزاروں سال جینے کی فکر کرنا بڑی نادانی ہے۔ یہ سب دوست ابلیس	

پوچھا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	کے اور اللہ کے دشمن ہیں۔
فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَيْفَ تَجِدُ مَوْضِعَ الصَّلٰوةِ مِنْ نَّفْسِكَ پس فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر پاتا ہے تو اپنے کو نماز کی حالت میں؟	قَالَ تَاْخُذُ الحُمّٰى اِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ کہا ابلیس نے۔ پکڑتی ہے مجھے تپ لرزہ، جب کھڑے رہتے ہیں لوگ نماز پر۔
قَالَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ؟ فرمایا جب قرآن پڑھا جاتا ہے (تو تیرا حال کیا ہوتا ہے؟	قَالَ اَصِيْرُ اَصَمَّ (ابلیس نے) کہا۔ بہرا ہو جاتا ہوں!
قَالَ وَلِي تَعُدُ الْحَجِّ؟ فرمایا۔ حج کرنے کے وقت (تیرا کیا حال ہوتا ہے؟)	قَالَ اَكُوْنُ مُقَيَّدًا (ابلیس نے) جواب دیا۔ ہوتا ہوں میں قیدی
قَالَ وَعِنْدَ الْجِهَادِ	قَالَ تَجْمَعُ يَدِي اِلٰى عُنُقِيْ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
فرمایا۔ جہاد کے وقت (تیرا کیا حال ہوتا ہے؟)	(ابلیس نے) کہا۔ باندھے جاتے ہیں دونوں ہاتھ میرے گردن کی طرف۔ یعنی مُشکیں باندھی جاتی ہیں:
قَالَ فَعِنْدَ الصَّدَقَةِ فرمایا۔ صدقہ اور خیرات (کرنے کے وقت تیرا کیا حال ہوتا ہے؟)	قَالَ كَاَنَّمَا يَأْخُذُ مِنْشَارًا فَيَقَعُ عَلٰى رَاْسِيْ فَيَقْطَعُ نِصْفَيْنِ نِصْفًا اِلَى الْمَشْرِقِ وَنِصْفًا اِلَى الْمَغْرِبِ (ابلیس نے) جواب دیا، پس گویا خیرات کرنے والا پکڑتا ہے آرہ۔ پس اس آرے کو رکھتا ہے میرے سر پر اور کاٹتا ہے مجھ کو دو ٹکڑے پھینکتا ہے آدھا مشرق کی طرف اور آدھا مغرب کی طرف۔
قَالَ لِمَ ذَالِكَ يَا مَلْعُوْنُ فرمایا۔ کس لئے ایسا تیرا حال ہوتا ہے اے ملعون؟	قَالَ لِاَنَّ لَهُمْ فِى الصَّدَقَةِ ثَلٰثَ خِصَالٍ لَا صَبْرَ لِيْ اِلٰى ذَالِكَ اَوَّلُهَا يَكُوْنُ اللّٰهُ

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
غَرِيْمًا وَالثَّانِيَةُ يَكُوْنُ مِنْ وَرَثَةِ الْجَنَّةِ وَالثَّالِثُ اِنَّهُمْ عَصَمُوْا نُفُوْسَهُمْ حَتّٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاَيُّ مُصِيْبَةٍ اَعْظَمُ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ (ابلیس نے) کہا۔ اس لئے کہ تحقیق ان خیرات کرنے والوں کے لئے صدقہ دینے میں تین خصلتیں یعنی تین مرتبے ہیں، نہیں ہے صبر مجھ کو ان مرتبوں پر۔ پہلا مرتبہ ان سے یہ کہ اللہ اس کا قرضدار ہوتا ہے۔ اور دوسرا صدقہ دینے والا بہشت کے وارثوں میں سے ہوتا ہے۔ اور تیسرا یہ کہ صدقہ دینے والوں کے نفس محفوظ رہتے ہیں، میری گمراہی سے چالیس دن، پھر کونسی مصیبت بزرگ تر ہے مجھ پر اس سے۔	

جواب دیا شیطان نے	پوچھا جنابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَالَ یَا مُحَمَّدُ قَدْ اُمِرْتُ لَکَ بِالصِّدْقِ اِعْلَمْ اِنَّ عَدَدَ بَنِیْ اٰدَمَ عُشْرُ الْبَهَائِمِ وَبَنُوْا اٰدَمَ وَالْبَهَائِمُ عُشْرُ الطُّیُوْرِ وَبَنُوْا اٰدَمَ وَالْبَهَائِمَ وَالطُّیُوْرَ عُشْرُ الْجِنِّ وَبَنُوْا اٰدَمَ وَالْبَهَائِمَ وَالطُّیُوْرَ وَالْجِنَّ عُشْرُ الشَّیَاطِیْنِ وَبَنُوْا اٰدَمَ وَالْبَهَائِمَ وَالطُّیُوْرَ وَالْجِنَّ وَالشَّیَاطِیْنَ عُشْرُ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَبَنُوْا اٰدَمَ وَالْبَهَائِمَ وَالطُّیُوْرُ وَالْجِنُّ وَالشَّیَاطِیْنُ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ عُشْرُ مَلٰٓئِکَةِ السَّمَآءِ وَهٰکَذَا اِلٰٓی اَنْ یَّنْتَهِیْ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (ابلیس نے) کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مامور ہوا ہوں میں کہ آپ سے سچ کہوں	فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَعْرِفُ کَمْ عَدَدِ الشَّیَاطِیْنِ پس فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، آیا تو جانتا ہے۔ کتنے ہیں شیطان ؟

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جواب دیا ابلیس نے

جانیے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام آدمیوں کا شمار دسواں حصہ چوپائے جانوروں کا ہے۔ اور آدمی اور چوپائے دسواں حصہ پرندوں کا ہے۔ اور آدمی اور چوپائے اور پرندے دسواں حصہ جنات کا ہے، اور آدمی اور چوپائے اور پرندے اور جنات دسواں حصہ شیطانوں کا ہے، اور آدمی اور چوپائے اور پرندے اور جنات اور شیطان دسواں حصہ یاجوج اور ماجوج کے ہیں اور آدمی اور چوپائے اور پرندے اور جنات اور شیطان اور یاجوج اور ماجوج دسواں حصہ آسمان کے فرشتوں کے ہیں، اسی طرح انتہا تک سات آسمانوں۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَیِّ خِصَالٍ تُعْرَفُ هِلَاكُ اُمَّتِیْ؟

قَالَ اِذَا اَقْبَلُوْا اُمَّتِیْ ثَلَاثَ خِصَالٍ فَقَدْ هَلَكُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوَّلُهَا الْبُخْلُ فَاِنَّهٗ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
پس فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، تو کونسی خصلتوں سے پہچانتا ہے میری امت کی ہلاکت کو؟	رَأْسُ الْكَبَائِرِ وَالثَّانِي اللَّهْوُ وَاللَّغْوُ فَإِنَّهُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالثَّالِثُ نِسْيَانُ ذُنُوبِهِمْ کہا جب قبول کریں مجھ سے تین خصلتیں پس تحقیق وہ ہلاک ہوویں قیامت تک۔ پہلی خصلت بخیلی ہے، پس تحقیق وہ سب گناہوں کا سر ہے۔ اور دوسری کھیل تماشے اور بیہودگی پس تحقیق وہ شاخ ہے کفر کی۔ اور تیسری فراموش کرنا گناہوں کا اپنے۔
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ يَغْفِرُ اللهُ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ سَنَةً بِتَوْبَةٍ وَّاحِدَةٍ پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میری امت امت مرحو	قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) وَلٰكِنِّيْ أُصِرُّ بَعْضَ أُمَّتِكَ بِمَا يُبْطِلُ أَعْمَالَهُمْ کہا۔ سچ فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور لیکن میں اصرار کروں گا آپ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
ہے۔ مغفرت کریگا اللہ تعالیٰ گناہ پچاس برس کے توبہ کرنے سے ایک ساعت کے۔	کی بعض امت کو۔ کہ وہ ایسے اعمال کرے جو باطل کرے ان کے اعمال کو
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَا تَامُرُهُمْ پس فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کس چیز سے امر کرے گا میری بعض امت کو ؟	قَالَ اَمَّا الْمَشَائِخُ فَلَسْتُ اٰمُرُهُمْ بِمَا لَا یَحْمِلُهُمْ وَلَا یُطِیْعُوْنَنِیْ فِیْ ذٰلِکَ وَاَنَا اٰمُرُهُمْ بِالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالشَّهَادَةِ الزُّوْرِ وَتَاخِیْرُ الصَّلٰوةِ وَالْکَسَلِ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا الشَّابُ فَاٰمُرُهُمْ بِالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَشَهَادَةِ الزُّوْرِ اِلَی الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ وَالسَّیِّئَةِ وَالْکِبْرِ وَالْاَعْجَابِ وَالنَّظْرِ اِلٰی حَرَمِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَّا الصِّبْیَانُ فَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِنَا نَلْعَبُ بِهِمْ کَمَا نُرِیْدُ وَاَمَّا الْعَجَائِزُ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	فَاٰمُرُهُمْ بِالْبُهْتَانِ وَالزِّيَادَةُ فِي الْكَلَامِ وَالسِّحْرِ وَالْقِدْرِ فِيْ اِعْرَاضِ النَّاسِ وَالْاِسْتِخْفَا بِالصَّلٰوةِ وَاَمَّا الشَّابَّةُ مِنَ النِّسَآءِ فَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا خِلَافٌ اِلَّا مِنْ كُلِّ اَلْفِ امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ كَذٰلِكَ الشَّبَابُ مِنَ الرِّجَالِ مِنْ كُلِّ اَلْفِ رَجُلٍ رَجُلٌ وَاحِدٌ وَالَّذِيْ اَنْظَرَنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اِنَّ وَاحِدًا مِنْ اُمَّتِكَ مَا يَنْوِيْ خَيْرًا يَفْعَلُهُ اِلَّا وَكَّلْتُ لَهٗ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْمُتَقَاضِيْ فَلَا يَتَقَاضَاهُ عِنْدَ النَّاسِ يُخْبِرُ بِمَا فَعَلَ وَيَمُنُّ بِهٖ عِنْدَ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ فَيُحْبِطُ اَجْرَهٗ

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَمَا هُمْ اَحَدُهُمْ لِصَلٰوةٍ اِلَّا اشْتَغَلَهٗ عَنْهَا حَتّٰى يَفُوْتَ وَقْتُهَا فَاِنْ اَبٰى اَرْسَلْتُ اِلَيْهِ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ يَّشْتَغِلُهٗ عَنْهَا بِحَدِيْثٍ اَوْ سَبَبٍ مِّنَ الْاَسْبَابِ ثُمَّ يَاْتِيْ صَلٰوتَهٗ بَعْدَ ذَالِكَ وَقَدْ فَاتَ الْوَقْتُ فَيَنْقُرُهَا كَنَقْرِ الدِّيْكَ الْحَبَّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ اِلَّا اَنْ يَّتُوْبَ فَاِنَّ التَّوْبَةَ يَمْحُوا الذُّنُوْبَ وَاَطْرَحُ بَيْنَهُمْ ظُلْمَ اَصْحَابِكَ فَاَقُوْلُ ظَلَمَ اَبُوْ بَكْرٍ جَارَ عُمَرُ وَفَعَلَ عُثْمَانُ كَذَا وَكَذَا وَعَلِيٌّ كَذَا وَكَذَا وَاَمْدَحُ عَلِيًّ عِنْدَ طَائِفَةٍ حَتّٰى يُحِبُّوْنَهٗ	

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حُبًّا مُفْرَطًا وَيُفَضِّلُوْنَهٗ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَلَا يَزَالُوْنَ مُبْغِضِيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰى سَبِّهٖ وَذَمِّهٖ عِنْدَ اٰخَرِيْنَ بِاَقْبَحِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الذَّمِّ حَتّٰى يَقْبَلُوْا مِنِّيْ وَيَزِيْدُوْا فِي الْبُغْضِ فَلَا يَزْدَادُوْنَ لِاَصْحَابِكَ اِلَّا بُغْضًا وَمَقْتًا حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ بِاَيِّ عَمَلٍ وَاَيِّ تَوْبَةٍ تُقْبَلُ مِنْهُمْ کہا (ابلیس) نے، لیکن بوڑھے مرد پس نہیں امر کرتا ہوں ان کو اس چیز کا، جو نہیں اٹھایا جاوے ان سے، اور اطاعت نہ کریں میری اس کلام میں، اور میں امر	

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کروں گا انکو جھوٹ بولنے اور غیبت اور جھوٹی گواہی دینے اور نماز میں سستی کرنے اور عبادت میں ڈھیل کرنے کو (یعنی بوڑھوں سے ایسے گناہ اچھے طور پر ادا ہوتے ہیں) لیکن جوان شخص کو امر کرتا ہوں جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے اور جھوٹی گواہی دینے اور بدی کی طرف اور بدفعلی اور بدکاری کا اور تکبر اور غرور کا اور حرام کی طرف دیکھنے کا (یعنی جس چیز کا دیکھنا مسلمانوں کو حرام ہے) و لیکن لڑکے ۔ پس آئے ہیں ہماری بغلوں کے نیچے ۔ ہم بازی کرتے ہیں ان سے جیسے کہ ہم چاہتے ہیں، اور لیکن بوڑھیاں، پس امر کرتا ہوں بہتان کرنے اور زیادہ باتیں کرنے اور جادو کرنے اور لوگوں کی آبرو گرانے میں اور نماز کی تحقیر کرنے میں، اور لیکن جوان	

جواب دیا ابلیس نے	جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
عورتیں، پس نہیں ہے میرے اور ان کے درمیان مخالفت مگر ہزار میں سے ایک عورت میرے مخالف ہوگی۔ اسی طرح جوان مرد ہزار میں سے ایک، یعنی تمام جوان عورت مرد میرے مطیع ہیں، اور قسم ہے اس ذات کی۔ جس نے مجھے مہلت دی ہے زندہ رہنے کی قیامت تک، تحقیق کوئی آپؐ کی امت سے نہیں جو نیکی کے کرنے کی نیت کرے۔ مگر لگا دیتا ہوں اس کے ساتھ ایک شیطان کو۔ جس کو "متقاضی" کہتے ہیں۔ تقاضا کرتا ہے وہ شیطان ان لوگوں سے، یہاں تک کہ خبر دیتا ہے اس کی جو کرتا ہے۔ اور احسان رکھتا ہے اس سے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ پر، یعنی اس نیک عمل کو وہ شخص لوگوں میں ظاہر کر کے اللہ تعالیٰ پر احسان رکھتا ہے، پس نا چیز	

پوچھا رسول جناب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	یعنی ضائع ہوتا ہے اس کا عمل) اور نہیں قصد کرتا ہے کوئی نماز کا۔ مگر پھیرتا ہے اس کو اس سے، یہاں تک کہ فوت ہو جاتا ہے اس کا وقت۔ پس اگر رد کرے وہ نمازی یعنی میرا فریب قبول نہ کرے، تو بھیجتا ہوں اس کی طرف آدمیوں میں سے اس کو، جو پھیر دیوے اس کو نماز سے اور باتوں کی طرف، بہ اطراف کسی سبب کے سببوں سے پس وہ نمازی آتا ہے نماز کی طرف بعد اس کے، جبکہ فوت ہو جاتا ہے وقت نماز کا۔ پس جلد ادا کرتا ہے نماز کو۔ جیسے ٹھونگتا ہے دانے کو مرغ پس رد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی نماز کو اس پر۔ مگر جب توبہ کرے۔ کیونکہ توبہ مٹا دیتی ہے گناہوں کو۔ اور ڈالوں گا درمیان ان کے اور آپ کے

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اصحاب رضؓ کے از روئے بہتان ان کا ظلم۔ پس کہوں گا۔ ظلم کیا ابوبکرؓ نے اور جو کیا عمرؓ نے، اور کیا عثمانؓ نے ایسا اور ویسا۔ اور علیؓ نے اور کیا اور مدح کروں گا علیؓ کی نزدیک ایک گروہ کے، یہاں تک کہ دوستی رکھیں گے ان کی، ایسی دوستی کہ حد سے زیادہ ہو، اور فضیلت دیگے ان کو ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام پہ اور جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام پہ، پس ہمیشہ بغض رکھنے والے ہوں گے، ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ گالیوں اور مذمت کے نزدیک دوسروں کے، ایسی چیز سے جو مذمت سے بدتر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ قبول کریں عقل کی بات، اور زیادتی کرینگے بغض میں، پس نہیں زیادہ کرینگے آپؐ کے یاروں کے لئے، سوائے بغض	

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا	جواب دیا ابلیس نے
	عداوت کے۔ یہاں تک کہ آوے گی ان کی موت، اور وہ رہیں گے اسی عداوت پر۔ پس کونسا عمل اور کونسی توبہ قبول ہو گی اُن سے!
قَالَ فَبَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ اِنَّ ھٰذَا الْکَائِنُ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ	ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ لَھَا اَھْلًا وَخَلَقَ لَھُمْ اَعْمَالًا تُصْلِحُوْنَ بِھَا وَکَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَھَا اَھْلًا وَخَلَقَ لَھَا اَعْمَالًا یَعْمَلُوْنَ بِھَا وَکَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ
کہتا ہے راویؒ، پس روئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گریہ کے، اور فرمایا تحقیق یہ سب ہونے والا ہے، اور اللہ اعانت دینے والا ہے۔ یعنی ان باتوں کے ہونے میں۔ اللہ سے مدد چاہیں۔ تو وہی مدد کرنے والا ہے۔	پس کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا جنت کو اور پیدا کئے اس کیلئے لوگ، اور پیدا کئے ان کیلئے نیک اعمال

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

جواب دیا ابلیس نے

جو کریں موافق اس کے اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا، اور وہ امر ہے اللہ تعالیٰ کے عمل کرینگے۔ اور پیدا کیا آگ کو یعنی دوزخ کو اور پیدا کیا اس کیلئے لوگوں کو اور پیدا کیا ان کیلئے بد اعمال کو کہ کریں وہ ان بدعملوں کو۔ اور ایسا ہی ہے فرمان اللہ تعالیٰ کا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور تمہارے اعمال کو۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتَ مِنْ خِصَالِ أَهْلِ النَّارِ

پس فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کیا دیکھتا ہے دوزخیوں کی خصلتوں سے؟

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْأَيْمَانُ الْكَذِبُ وَالْكِذْبُ وَالْغِشُّ وَالْخِيَانَةُ وَالْغِيبَةُ وَالنَّمِيمَةُ وَالزُّورُ وَالْبُهْتَانُ وَالْعُجْبُ وَالْكِبْرُ وَالْجَهَالَةُ وَالضَّلَالَةُ وَالصَّلَفُ وَالْغَيُّ وَالْكَسَلُ وَالْبَغْيُ وَالظُّلْمُ وَالْجُورُ وَالتَّوَانِي وَ

جناب پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	الْاَمَانِیُ وَالْحَسَدُ وَالْفِسْقُ وَالْفُجُوْرُ وَالْبُخْلُ وَاللَّوْمُ وَالنِّسْیَانُ وَالْقُلُوْطُ وَالْیَاسُ وَالْحِرْصُ وَالْاَمَلُ وَالْجَمْعُ وَالضِّیْقُ وَالطَّمْعُ وَالرِّیَاءُ وَالْقَلَحُ وَالْمَسَرَّۃُ وَالْقَطِیْعَۃُ وَالْحِرْمَانُ وَالْعَیْشُ وَالتَّقْتِیْنُ وَالتَّنْکِیْلُ وَسُوْءُ الظَّنِّ وَ الْخَدِیْعَۃُ وَالْمَکْرُ وَاللَّھْوُ وَاللَّعِبُ وَالْقِصَاصَۃُ وَ الطَّلْطَلَۃُ وَالْغِلَاظَۃُ وَالْبَلَاھَۃُ وَالشَّمَاتَۃُ وَ وَالْعَدَاوَۃُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْاِسْرَاقُ وَالْقَسَاوَۃُ وَاَمَا تَعْلَمُ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْخِصَالُ اِلَّا فِیْمَنْ مَقَتَہٗ لَمْ یَغْفِرِ اللّٰہُ لَہٗ

جناب پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	پس کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور جھوٹی قسمیں کھانا اور جھوٹ بولنا اور فریب و بدخواہی کرنا اور امانت میں خیانت کرنا اور غیبت کرنا اور چغلی کھانا اور مکر و فریب کرنا اور تہمت لگانا اور خود پسندی اور تکبر کرنا اور جہالت اور گمراہی اختیار کرنا اور لاف زنی کرنا اور گمراہ کرنا اور نیک کام میں سستی کرنا اور اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرنا اور ظلم کرنا اور کسی پر جبر و حکومت کرنا۔ اور عبادت میں کسی کی اطاعت واجبی میں قصور کرنا۔ اور عمل چھوڑ کر بہبودگی کی امید رکھنا۔ اور حسد کرنا اور بدکاری کرنا اور اللہ کی نافرمانی کرنا۔ اور بخیلی کرنا اور ملامت کرنا اور ضروری یاد رکھنے والی بات کو لاپرواہی سے بھول جانا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔ اور دنیا میں عنایت الٰہی سے

پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب	جواب دیا ابلیس نے
	مایوس ہونا اور حرص کرنا اور دراز امید رکھنا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال و متاع خویش و محتاج کو نہ دے کر جمع کرنا۔ اور تنگدستی اور تنگی کرنا۔ اور مال کی کثرت کے باوجود زیادہ کی حرص کرنا۔ اور دکھاوے کی عبادت کرنا۔ کسی کے منصب پر حسد کرکے اس کو منصب سے گرانیکی کوشش کرنا اور آخرت کی فکر چھوڑ کر دنیا کی ناز و نعمت پر خوش رہنا۔ اور اپنے خویشوں کی قرابت کاٹنا۔ اور ان پر رحم نہ کرنا۔ اور کسی کو ناامید و بے نصیب کرنا اور ترش روئی کرنا اور باوجود ہوتے ہوئے کھانے کپڑے کی تنگی کرنا اور ناحق عذاب کرنا اور بدگمانی کرنا اور مکر و فریب کرنا اور مکر کرنا جیسے جھوٹ موٹ اپنے کو بیمار دکھانا۔ اور کھیل بازی کرنا اور نقصان زیان کرنا اور حادثہ ڈالنا۔ یعنی کسی کو کچھ آفت کے آنے کی

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب
خبر سنا کر ہیبت دلانا۔ اور ناپاک رہنا اور نادانی کرنا اس میں جس کا جاننا ضروری ہے، اور کسی کی خرابی پر خوش ہونا۔ اور عداوت کرنا اور بغض رکھنا اور چوری کرنا اور سخت دلی اور بے رحمی کرنا۔ اور لیکن جانیئے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کہ نہیں بنایا اللہ تعالیٰ نے ان خصلتوں کو مگر ان لوگوں کے لئے جن پر اس کا غضب ہوا۔ تو نہیں بخشے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔	
قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْعِلْمُ وَالْحِلْمُ وَالْکَرَمُ وَالْوَرْعُ وَالصِّدْقُ وَالْحَیَاۤءُ وَالْاَمَانَۃُ وَالسَّخَاوَۃُ وَالسَّمَاحَۃُ وَالْعَفْوُ وَالصَّفْحُ وَالتَّجَاوَانُ وَالنَّصِیْحَۃُ وَالْحِکْمَۃُ وَالْمَعْرِفَۃُ عَبْدُ وَالرِّضَاۤءُ وَالتَّسْلِیْمُ	فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَیْتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ پس فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس کیا تو دیکھتا ہے خصلت بہشت کے لوگوں کی؟

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب
وَالتَّوَكُّلُ وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالتَّوَاضُعُ وَالْخُشُوعُ وَالرَّجَاءُ وَحُسْنُ الظَّنِّ وَالتَّجَنُّبُ وَالْقُرْبُ وَالتَّوَدُّدُ وَالْبَشَاشَةُ وَالتَّرَحُّمُ وَالتَّلَطُّفُ وَالْبَذْلُ وَالْاِنْصَافُ وَالْفِطْنَةُ وَالتَّائِيْدُ وَالْفِكْرُ وَالتَّدْبِيْرُ وَالْاَيَادِيْ وَالْاِنْبِسَاطُ وَالسَّعَةُ وَالسُّهُوْلَةُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْقَنَاعَةُ وَالزُّهْدُ وَالْعِبَادَةُ فَبِذٰلِكَ الَّذِيْ رَاَيْتَ مِنْ خِصَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ابلیس نے) کہا۔ ایمان لانا اللہ پر اور علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور بردباری و تحمل کرنا اور عطا و بخشش کرنا اور پرہیزگاری کرنا یعنی حلال و حرام کی تمیز رکھنا اور ہر کام میں سچائی رکھنا اور شرم رکھنا اور	

پوچھا رسول جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	امانتداری کرنا اور سخاوت کرنا اور دوسروں کے ساتھ جوانمردی کرنا اور تقصیر والوں کو معاف کرنا اور دوسروں کے گناہوں سے درگذر کرنا اور دوسروں کے گناہوں سے درگذر کر کے آپ بھی اس کے درپے نہ ہونا اور مومنوں کو پند و نصیحت کرنا اور دانائی اختیار کرنا اور اپنی پہچان کرنا اور نیک و بد کی تقدیر پر راضی ہونا اور حکم شرع پر سر جھکانا۔ اور اللہ پر توکل کرنا اور ہر کام میں صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنا اور فروتنی و عاجزی اختیار کرنا۔ اور عجز و انکساری رکھنا دل میں اور اللہ کی رحمت و بخشش کی امید رکھنا۔ اور لوگوں سے نیک گمان رکھنا۔ اور پرہیزگاری کرنا اور عبادت و بندگی میں قرب پیدا کرنا یعنی قرب اللہ تعالیٰ اور نیک لوگوں اور نیک کاموں سے دوستی کرنا اور خوشی و خرمی سے زندگی

جناب پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	بسر کرنا۔ اور ہر ایک سے مہر و شفقت کرنا اور عالم سے لطف و نرمی کرنا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور انصاف کرنا اور نیک و بد کو جلد سمجھنا اور نیکی میں مدد کرنا اور ہر ایک کام میں غور و فکر کرنا اور ہر کام میں آخر تک سوچ کرنا اور نیکیاں کرنا اور ہر ایک سے کشادگی سے پیش آنا۔ اور عیال و اطفال وغیرہ کو کھلانے و پہنانے میں کشادگی کرنا اور سب کے ساتھ آسانی اختیار کرنا اور خوف کی جگہ جوانمردی اور دلیری کرنا اور جو کچھ میسر ہو۔ اس پر اکتفا کرے طمع نہ کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا اور بندگی کرنا۔ پس یہ چیزیں جو آپ نے سنیں اہلِ جنت کی خصلتوں میں سے ہیں۔
فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَقَدْ قُلْتَ	فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَاَنْتَ صَفِيُّ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِيْ اَنْ

پوچھا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
فَأَحْصَيْتُ فَمَا لَكَ لَا تَتُوْبُ پس فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، بہر طور تحقیق جو تو نے کہا۔ وہ سب میں نے یاد کر لیا۔ پس کیا ہوا تجھ کو، جو تو توبہ نہیں کرتا ؟	أَفْعَلَ مَا لَا يُرِيْدُ فَقَالَ لِآدَمَ لَا تَأْكُلْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَهَا فَأَكَلَ مِنْهَا وَقَالَ لِيْ اُسْجُدْ لِآدَمَ وَأَرَادَ أَنْ لَّا أَسْجُدَ لِآدَمَ فَلَمْ أَسْجُدْ لَهٗ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَسَجَدْتُّ وَلٰكِنَّهٗ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَجَعَلَ لَهَا أَهْلَهَا وَجَعَلَ الْأَنْبِيَآءُ وَالْعُلَمَآءُ وَلِيُّهُمْ إِلَيْهَا أَلَيْسَ قَدْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ قَالَ أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ فَمَا حِيْلَةُ

جناب پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	الْمَسَاکِیْنَ اِذَا اَرَادَ ضَلَالَهُمْ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ وَقَالَ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَمَا حِیْلَتِیْ اِذَا اَضَلَّنِیْ پس ابلیس نے کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اور آپؐ برگزیدہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ کیا آپؐ حکم دیتے ہیں مجھ کو کہ کروں وہ چیز جو نہیں ارادہ کرتا ہے اس کا اللہ تعالےٰ۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو۔ کہ تو مت کھا اس درخت سے اور ارادہ کیا یہ کہ کھاوے اس کو۔ پس کھایا آدمؑ نے اس سے اور کھا

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	اللہ تعالیٰ نے مجھے، کہ تو آدمؑ کو سجدہ کر۔ اور ارادہ کیا یہ۔ کہ نہ سجدہ کروں آدمؑ کو، پس نہیں سجدہ کیا آدمؑ کو میں نے، اور اگر آپؐ کا پروردگار چاہتا تو البتہ میں آدمؑ کو سجدہ کرتا۔ اور پیدا کیا جنت کو اللہ تعالیٰ نے، اور متکفل گردانا اس کو لوگوں کے لئے اور نبیوں اور عالموں کو بہشت کے لئے۔ آیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی طرف یہ وحی نہیں بھیجی۔ کہ اگر تیرا پروردگار چاہتا تو ہرگز نہ کرتے وہ لوگ اس کو۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے، کہ جو شخص کہ زینت دیا گیا اس کو اس کا بدعمل۔ پس جانا اس کو نیک۔ پس تحقیق اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے۔ پس نہ جاوے تیرا نفس ان حسرتوں کی طرف۔ اور

جناب اللہ اللہ
پوچھا رسول صلی علیہ وسلم نے

جواب دیا ابلیس نے

اللہ تعالٰے نے فرمایا - پس ڈھانپا ہم نے ان کو، کہ وہ نہیں دیکھتے ہیں راہ راست کو۔ پس کیا علاج ہے مسکین کا جب ارادہ کرے حق تعالٰے ان کی گمراہی کا۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ برکت والے اور بلند نے، وہ لوگ ہیں۔ کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالٰے نے کہ پاک کرے ان کے دلوں کو اور فرمایا اللہ تعالٰے نے۔ تحقیق وہ بھید ظاہر ہوتا ہے شیطان کے کہنے سے، اس لئے کہ غمگین کرے ان کو جو ایمان لائے لیکن شیطان نہیں ضرر پہنچا سکتا ہے ان کو کسی قسم کا۔ مگر اللہ کے حکم سے پس کیا علاج ہے میرا جب گمراہ کرے مجھ کو اللہ تعالٰے۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

قَالَ كَثْرَةُ الْاِسْتِغْفَارِ

پوچھا رسول جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ مَا يَقْتَعُ رَأْسُكَ پس فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خبر دے مجھ کو اے ابلیس! کون چیز توڑتی ہے تیرے سر کو؟	کہا ابلیس نے بہت استغفار کرنا
قَالَ فَمَا يُذْنِبُ جِسْمُكَ فرمایا۔ کون چیز گلاتی ہے تیرے جسم کو؟	قَالَ صَهْلُ الْخَيْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہا گھوڑے دوڑانا اللہ کی راہ میں کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کو۔
قَالَ فَمَا يُجْزِيْ وَجْهَكَ فرمایا۔ پس کون چیز ذلیل کرتی ہے تیرے منہ کو؟	قَالَ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ کہا۔ اذان دینے والے
قَالَ فَمَا يَغِيْضُ بُكَ بِالسِّيَاطِ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے	قَالَ قِرَاءَةُ كِتَابِ اللّٰهِ کہا ابلیس نے، پڑھنا قرآن کریم کا

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
پس کون چیز مارتی ہے تجھے تازیانے؟	
قَالَ فَمَا يُدْخِلُكَ الْأَرْضُ السَّابِعَةُ السُّفْلٰى فرمایا۔ پس کون چیز تجھ کو داخل کرتی ہے، زمین کے ساتویں طبقے میں جو سب سے نیچے ہے؟	قَالَ صِلَةُ الرَّحِمِ کہا ابلیس نے۔ صلہ رحمی کرنا یعنی ماں باپ اور خویشوں سے سلوک کرنا
قَالَ فَمَا يُنْضِجُ لَحْمَكَ فرمایا۔ پس کونسی چیز پکاتی ہے تیرے گوشت کو؟	قَالَ التَّائِبُ کہا۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا
قَالَ فَمَا تَلْطِمُ خَدَّكَ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کون چیز طمانچے مارتی ہے تیرے گال پر؟	قَالَ الَّذِيْ يَغُضُّ طَرْفَهُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ کہا، وہ شخص جو ڈھانپتا ہے اپنی آنکھوں کو اس سے، جس کو دیکھنا حرام کیا ہے اللہ تعالے نے:

جواب دیا ابلیس نے	جناب اللہ پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَالَ اَلَّذِیْ یُوْفِی الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ کہا۔ جو کہ پورا ناپتا ہے اور بے نقصان تولتا ہے۔	قَالَ فَمَا یَنْقُصُ کِبَرَ اُمَّتِکَ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کون چیز نقصان کرتی ہے تیری بزرگی کو؟
قَالَ اَلذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ کہا اللہ کا ذکر کرنے والے صبح و شام	قَالَ فَمَا یُعَذِّبُکَ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس کون چیز عذاب دیتی ہے تجھ کو!
قَالَ فَمَنْ اَصْحَابُ الصَّلٰوۃِ فِیْ صَفِّ الْاَوَّلِ کہا نمازی لوگ صف اول ہیں	قَالَ فَمَا یُؤْذِیْکَ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کون چیز تجھے ایذا دیتی ہے!
قَالَ شَارِبَ الْخَمْرِ کہا۔ شراب کے پینے والا	قَالَ فَمَنْ حَبِیْبُکَ مِنْ اُمَّتِیْ فرمایا۔ پس میری امت میں سے کونسی چیز تیری محبوب ہے۔!

جناب پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
قَالَ فَمَنْ اِکیْلُکَ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ پس کون ہے تیرے ہمراہ کھانے والا	قَالَ مَنْ لَا یُبَالِیْ مِنْ اَیْنَ اَکَلَ مِنْ حَرَامٍ اَوْ حَلَالٍ کہا ۔ جو کہ نہیں پرواہ کرتا ہے کہ کہاں سے کھایا ۔ حرام سے یا حلال سے
قَالَ فَمَنْ حَبِیْبُکَ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کون ہے تیرا ہم نشیں ؟	قَالَ اَصْحَابُ الْحَرَامِ وَاللَّعِبِ کہا ۔ حرام کار اور کھیل تماشا اور تکرار کرنے والے
قَالَ فَمَنْ نَاصِحُکَ فرمایا ۔ پس کون ہے تیری خیر خواہی کرنے والا ؟	قَالَ مَنِ اکْتَسَبَ مَالًا بِالْاَیْمَانِ الْفَاجِرَۃِ کہا جس نے حاصل کیا تیرا مال جھوٹی قسم کھا کر ۔
قَالَ فَمَنْ رَسُوْلُکَ فرمایا ۔ پس کون ہے تیرا قاصد ؟	قَالَ النَّمَّامُ کہا ابلیس نے ۔ چغلخور

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب نے
قَالَ اَلْحَالِفُ بِالطَّلَاقِ وَ لَوْ کَانَ صَادِقًا کہا۔ قسم کھانے والا طلاق پر اگرچہ وہ سچی ہو	قَالَ فَمَنْ قُرَّةُ عَيْنِكَ فرمایا۔ پس کون ہے تیری آنکھ کی ٹھنڈک
قَالَ لِاَنَّهٗ اِذَا عَوَّدَ لِسَانَهٗ عَلٰی يَمِيْنِ الطَّلَاقِ رُبَمَا يَحْنُثُ وَيُوْفِيْ يَمِيْنِهٖ مَرَّةً فَيَعُوْدُ زَانِيًا اَوْلَادُ الزِّنَا کہا۔ اس لئے۔ کہ تحقیق جب وہ عادت کرے طلاق کی قسم کھا کر (پھر) توڑتا اور وفا کرتا ہے اپنی قسم کو ایک بار، پس پلٹتا ہے (اپنی بیوی کی طرف) زانی ہو کر۔ اور اس کی اولاد زنا کی ہوتی ہے	قَالَ وَلِمَ ذَالِكَ يَا مَلْعُوْنُ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور کس لئے ایسا ہے اے ملعون ؟
قَالَ اَلَّذِيْ عَلِمَ اِنَّهٗ فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَاَخَّرَهَا سَاعَةً	قَالَ فَمَنْ صِدِّيْقُكَ فرمایا پس کون ہے تیرا دوست ؟

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا رسول اللہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے
بَعْدَ سَاعَةٍ کہا ابلیس نے، جس نے جان لیا تحقیق کہ میں نماز کے وقت میں ہوں۔ پس تاخیر کیا اس کو ایک ساعت کے لئے ۔	
قَالَ مَنْ يُّبْغِضُكَ وَهٰؤُلَاءِ وَ اَشَارَ اِلٰى اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا جو کہ آپؐ سے بغض رکھتے ہیں اور ان لوگوں سے عداوت اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی طرف	قَالَ فَمَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيْكَ فرمایا۔ پس لوگوں میں سے تیرے نزدیک کون بزرگ تر ہے ؟
قَالَ اَضَرُّهُمُ النَّاسُ کہا ابلیس نے۔ بہت ضرر پہنچانے والا لوگوں کو سب لوگوں میں سے	قَالَ فَاَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُ عِنْدَكَ فرمایا۔ پس لوگوں میں سے تیرے نزدیک کون افضل ہے ؟

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
قَالَ فَاَیْنَ بَیْتُکَ فرمایا۔ پس کہاں ہے تیرا گھر؟	قَالَ اَلْحَمَّامُ کہا۔ نہانے کی جگہ
قَالَ فَاَیْنَ مَجْلِسُکَ فرمایا۔ پس کہاں ہے تیرے بیٹھنے کی جگہ؟	قَالَ اَلْاَسْوَاقُ کہا۔ بازاروں میں
قَالَ فَمَا اَذَانُکَ فرمایا۔ کیا ہے تیری اذان؟	قَالَ الزَّمَّارُ کہا۔ راگ کے ساز یعنی طنبورہ وسرود وغیرہ
قَالَ فَمَا کِتَابُکَ وَاَعْوَانُکَ فرمایا۔ پس کیا ہے تیری کتاب اور کون ہیں تیری مدد کرنے والے؟	قَالَ اَلَّذِیْ یُؤَذِّنُ النَّاسَ بِغَیْرِ حَقٍّ کہا۔ جو کہ حکم کرتا ہے لوگوں کو ناحق
قَالَ فَمِنْ اَیْنَ تَاْکُلُ فرمایا۔ پس تو کہاں سے کھاتا ہے؟	قَالَ یَا مُحَمَّدُ لَوْلَا النَّاسَ یَنْقُضُوْنَ الْمِیْزَ اِنْ لَمُتُّ جُوْعًا وَلِکُلِّ غَنِیٍّ خَازِنٌ

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فِی الْمُطَفِّفُوْنَ کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر لوگ نہ نقصان کریں اور نہ کم کریں تول کو تو البتہ مر جاؤں میں بھوک کے سبب اور ہر غنی کے لئے ایک خزانچی ہے اور میرا خزانچی ناپ اور تول میں نقصان کرنے والا ہے۔	
قَالَ اَلسُّكْرُ شَرَابِىْ وَالنَّمِيْمَةُ فَاكِهَتِىْ وَالْغِيْبَةُ مَجْلِسِىْ وَالْاِيْمَانُ الْكَاذِبَةُ اُمْنِيَتِىْ وَالْاَكْلُ وَالشُّرْبُ بِالشِّمَالِ شَهْوَتِىْ وَكَشْفُ الْعَوْرَةِ تَجَمُّلِىْ وَلُبْسُ نِعَمَالُ الشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِيْنِ اِرَادَتِىْ وَالْبَوْلُ الْمُسْتَقْبِلِ رِضَائِىْ وَتَلْفِيْقُ	قَالَ فَمَا شَرَابُكَ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس کیا ہے تیرا شربت ؟

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا رسول اللہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے
الاَصَابِعِ تَسْبِیْحِیْ کہا نشے کی چیز میرا شربت ہے اور چغلی میرا میوہ ہے۔ اور غیبت میری مجلس ہے۔ اور جھوٹی قسم کھانا میری تمنا ہے۔ اور کھانا پینا بائیں ہاتھ سے میری خواہش ہے، اور کھولنا شرمگاہ کا میرا تجمل (شان وشوکت) ہے۔ اور پہننا جوتا بائیں پاؤں میں پہلے دائیں پاؤں کے میرا ارادہ ہے، اور پیشاب کرنا روبرو قبلے کے میری رضامندی ہے، اور چٹخانا انگلیوں کو میری تسبیح ہے	
قَالَ اَلشِّعْرُ وَ تَشْبِیْكُ الاَصَابِعِ حَوْلَ الرُّکْبَةِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ صِلَتِیْ وَ نَقْضُ التَّوْبَةِ شُکْرِیْ	قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قِرَاءَتُكَ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تیرا پڑھنا؟

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَالنَّوْمُ عِنْدَ الْعِشَاءِ رَاحَتِیْ وَمَا اَحَدٌ فِیْ طَلَبِ مَالِ حَرَامٍ اِلَّا وَاَنَا رَفِیْقُہٗ وَلَا جَامَعَ اَحَدٌ اِمْرَأَتَہٗ وَلَمْ یُسَمِّ قَبْلَ ذٰلِکَ وَاَنَا مَعَہٗ وَاِنْ لَّمْ تُصَدِّقْنِیْ فَاقْرَءُ الْاٰیَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَشَارِکْھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ کہا۔ شعر پڑھنا۔ اور انگلیوں میں انگلیاں ملانا گرہ دزانو کے رکوع میں میری خوشی ہے۔ اور کاٹنا رحم (رشتہ) کا میرا صلہ ہے اور توڑنا توبہ کا میرا شکر ہے۔ اور سونا نزدیک نماز عشا کے میری راحت ہے، اور نہیں ہے کوئی طلب مال میں اور فرج حرام کے جس کا میں رفیق	

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	نہیں - اور نہیں کوئی مجامعت کرنے والا اپنی عورت سے جس حال میں کہ بسم اللہ نہ پڑھے پہلے اس کے مگر میں رہوں گا اس کے ساتھ یعنی مجامعت کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھنے والے کے ساتھ میں رہتا ہوں ۔ اور اگر آپ مجھے سچا نہیں جانتے ۔ تو پڑھتا ہوں آیت فرمایا اللہ تعالے نے - اور تو شریک ہو ان کے مال اور اولاد میں -
فَقَالَ اَیُّ اَعْمَالٍ اَبْغَضُ اِلَیْكَ پس فرمایا کون سے اعمال تیری طرف زیادہ بغض رکھنے والے ہیں ۔	قَالَ صَلٰوةُ الصَّبِیِّ وَصَوْمُهٗ کہا نماز بچوں کی اور روزہ ان کا ۔
قَالَ هَلْ مِنْ اِمْرَاَةٍ لَمْ	قَالَ نَعَمْ مَرْیَمُ ابْنَتُ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
نَقْدِرُ عَلَيْهَا أَنْتَ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی عورت ہے. جس پر تو قدرت نہیں رکھتا۔	عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَزَوْجَتُكَ خَدِيجَةُ بَعْدَ إِسْلَامِهَا وَفَاطِمَةُ ابْنَتُكَ کہا ہاں! ہے۔ مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ جورو فرعون کی اور بیوی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حضرت خدیجہؓ بعد مسلمان ہونے کے اور بیٹی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حضرت فاطمہؓ
قَالَ فَمِنَ الرِّجَالِ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس وہ کون ہے مردوں میں سے، جس پر تو قدرت نہیں پا سکتا؟	قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى وَجْهِ امْرَأَةٍ غَيْرِهِ وَإِنَّمَا النَّظَرُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِي أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ فِتْنَةَ دَاوُدَ مَا جَاءَتْ إِلَّا مِنْ قِبَلِ النَّظَرِ وَزُلَيْخَا مَا هَمَّتْ بِفَاحِشَةٍ

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	حَتّٰی اَبْصَرَ فَبَارَکَ اللّٰہُ فِی النِّسَآءِ فِیْهِنَّ اَصْیَادُ الرِّجَالِ کہا وہ وہ مرد ہے، جو نہیں دیکھتا ہے کسی اجنبی عورت کے منہ کی طرف اور نہیں ہے نظر کرتا اجنبی عورتوں کی طرف۔ مگر وہ نظر ایک تیر ہے میرے تیروں میں سے۔ یعنی اجنبی عورت پر شہوت سے نظر کرنا ابلیس کا تیر ہے۔ تو نے نہیں جانا اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) فتنہ داؤدؑ کا نہیں آیا۔ مگر نظر کرنے کی طرف سے، اور یوسفؑ سے زلیخا نے قصد کیا بدی کا تب تک نہ دیکھا یوسفؑ کو، پس برکت دی اللہ تعالےٰ نے عورتوں میں کہ مردوں کا شکار ان ہی میں ہے یعنی فریفتہ

جواب دیا ابلیس نے	پوچھا رسول اللہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے
کرتا ان کو	
قَالَ غَنِیٌّ سَارِقٌ وَعَالِمٌ فَاسِقٌ کہا ۔ تونگر۔ جو چور ہے اور عالم، جو بدکار ہے ۔	قَالَ فَاَیُّ الرِّجَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ فرمایا۔ پس کون مرد ہے جو زیادہ دوست ہے تیری طرف
قَالَ غَنِیٌّ سَخِیٌّ وَعَالِمٌ اَوْرَعٌ وَقَالَ الْعَالِمُ الْوَاحِدُ الْوَارِعُ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَ الْمَرْءَةُ الْفَاجِرَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَلْفِ فَاجِرٍ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ الْمُوَکِّلِیْنَ بِالنَّاسِ اِذَا اجْتَمَعُوْا فِی الْمَسَاجِدِ یَطْرَحُوْنَ عَلَیْهِمُ النُّعَاسَ حَتّٰی سَطِّدَا	قَالَ فَاَیُّ الرِّجَالِ اَبْغَضُ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس کون مرد ہے زیادہ بغض رکھنے والا تیری طرف ؟

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	طَهَارَتُهُمْ وَالْآخِرِيْنَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِالْكَيْلِ لَا يُشْرِكُوْنَهُمْ يُوْفُوْنَ حَتّٰى يَأْخُذُوْا أَوْفَاءُ الْكَيْلِ وَالْآخِرِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ شُغْلٌ إِلَّا يُطَالِبُوْنَ النَّاسَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ حَتّٰى يُخَبِّرُوْا فَيَبْطُلُ أُجُوْرُهُمْ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا كَانَتْ سِرًّا كُتِبَ أَجْرُهَا تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَا يُعَذِّبُ أَحَدًا وَكِتَابٌ عَلَيَّ وَلٰكِنْ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ کہا ابلیس نے، وہ تونگر جو سخی ہے، اور وہ عالم جو پرہیزگار ہے

پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	کہا ابلیس نے وہ ایک عالم جو پرہیزگار ہے، سو سخت تر ہے مجھ پر ہزار عابد سے، اور وہ عورت جو فاجرہ ہے، دوست تر ہے میری طرف ہزار بدکاروں سے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تحقیق شیطان جو متعین ہیں لوگوں کے ساتھ جو جمع ہوتے ہیں لوگ مسجدوں میں تو ڈالتے ہیں ان پر خواب، اور اونگھنے کو۔ یہانتک کہ توڑ دیتے ہیں ان کی طہارت کو اور دوسرے شیطان جو متعین ہیں ناپنے والوں کے ساتھ۔ سو نہیں چھوڑتے ہیں ان کو جو بھر کے ناپیں یہاں تک کہ پکڑ لیتے ہیں یعنی روکتے ہیں پورا ناپنے کو۔ اور دوسرے شیطان۔ کہ نہیں ہے انکو کوئی شغل مگر یہ کہ ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو

پوچھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	جواب دیا ابلیس نے
	اس چیز کی طرف، جو وہ لوگ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جانتے ہیں اپنے کاموں کو، پس باطل ہوتے ہیں ان کے اجر، کیونکہ صدقہ جب پوشیدہ ہووے، تو لکھے جاتے ہیں ثواب اس کے ننانوے کے دگنے اور اگر چاہتا پروردگا آپؐ کا۔ تو عذاب نہ کرتا کسی کو۔ اور البتہ توبہ بخشتا اللہ تعالے مجھ کو۔ اور لیکن تمام ہوا کلمہ پروردگار آپؐ کے کا جو ہدیہ ہے۔ پس ایک گروہ بہشت میں ہے، اور ایک گروہ دوزخ ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اٰمِيْنَ

○

لِلتَّقْسِيْمِ وَالتَّوْزِيْعِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لانتفاع والنفع

لِجَمِيْعِ اُمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

لِمَرضاتِ اللّٰہِ تعالیٰ و رسولہِ الکریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم، آمین!

○

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اٰمِيْن

امروز سعید یکشنبہ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۹۰ ہجری لقدس

فہرست مکشوفات منازلِ احسان

جلد پنجم

یا حی
یا قیوم